تذکرہ

ابو المکارم حضرت علامہ

# قاری کریم الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ



مؤلف

ملک محمد سعید مسعودی مجاہد آبادی

ناشر

انجمن فلاحِ عاشقان رسول

مین بازار مجاہد آباد مغلپورہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تذکرہ

عالم باعمل، عاشق رسول، صوفی باصفا،

شیخ الحدیث والتفسیر، مناظر اسلام، ابوالمکارم الحاج،

حضرت علامہ قاری

# کریم الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف

ملک محمد سعید مسعودی، مجاہد آبادی
نگران: ادارہ مظہر اسلام، لاہور

انجمن فلاحِ عاشقانِ رسول
مین بازار مجاہد آباد، مغلپورہ، لاہور

سلسلۂ اشاعت نمبر ۲

نام کتاب —— **تذکرہ قاری کریم الدین سیالوی**

مؤلف —— **ملک محمد سعید مسعودی**

پروف ریڈنگ —— **محمد عبدالستار طاہر**

صفحات —— ۱۱۲

سن اشاعت —— محرم الحرام ۱۴۲۴ھ / مارچ ۲۰۰۳ء (بر موقع پہلا عرس شریف)

تعداد —— ۵۰۰

ناشر —— انجمن فلاح عاشقانِ رسول مجاہد آباد مغلپورہ، لاہور

کمپوزنگ —— الحجاز کمپوزرز اسلام پورہ، لاہور 7225944#

ڈیزائننگ —— راجہ محمد اظہر، مدنی گرافکس، قطب الدین ایبک روڈ، لاہور

مطبع —— شرکت پرنٹنگ پریس، گوالمنڈی، لاہور

جلد ساز —— محمد مشتاق، الحسن مارکیٹ، میکلوڈ روڈ، لاہور 7231460#

قیمت ——

شائقینِ مطالعہ -/ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

رابطہ

## انجمن فلاحِ عاشقانِ رسول

مدینہ لائبریری۔ گلی نمبر ۱۵۔ اے مین بازار، مجاہد آباد مغلپورہ، لاہور کوڈ ۵۴۸۴۰



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# انتساب

عظیم المرتبت والدِ گرامی قدر

جنابِ نور محمد رؤفی شکوری چشتی مدظلہ العالی

کے نام

جن کی —— تربیت، پدرانہ شفقت اور دعاؤں

نے

علماءِ کرام و اولیاءِ عظام

کی

عظمت میرے دل میں بٹھادی

احقر

محمد سعید مسعودی مجاہد آبادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ابتدائیہ

حدیث نبوی ﷺ ہے کہ: ذکر الصالحین کفارۃ ——

نیک بندوں کا ذکر گناہوں کا مٹانے والا ہے۔

حضرات اہل اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ذکر و اذکار سے دل مضبوط ہوتے ہیں۔

یہ تصور کہ صرف اللہ کا ذکر کرو اور کسی کا ذکر نہ کرو، قرآنی تصور نہیں —— اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اپنے محبوبوں اور پیاروں کا کس محبت سے ذکر کیا ہے —— اگر اللہ تعالیٰ کو صرف اپنا ہی ذکر کرانا مقصود ہوتا تو نبیوں رسولوں اور اولیاء اللہ کا کیوں ذکر فرمایا؟ —— سارے قرآن میں صرف اللہ کا ذکر ہوتا —— اور حضور انور ﷺ سے یہ کیوں فرمایا:

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ

(ترجمہ): یہ سب رسولوں کے قصے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ تمہارا دل مضبوط کریں

تو محبوبوں کا ذکر کرنا اللہ کریم جل مجدہٗ کی سنت ہے۔ جو محبوبوں کے ذکر سے روکتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی سنت سے روکتا ہے، جو محبوبوں کے ذکر سے روکتا ہے وہ دلوں کو کمزور کرنا چاہتا ہے۔[1]

شیخ الحدیث والتفسیر عالم باعمل عاشق رسول صوفی باصفا مناظر اسلام ابوالمکارم حضرت علامہ قاری کریم الدین چشتی سیالوی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے نیک بندوں میں سے تھے، اس لیے انکے ذکر خیر سے دلوں کو منور وروشن کیا جارہا ہے۔ دین فروش فرقہ پرستی کے اس دور میں قاری کریم الدین سیالوی علیہ الرحمہ کا وجود غنیمت تھا۔ انکے چلے جانے سے جو خلا پیدا ہوگیا ہے، اس کا پورا ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ انکی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

●

علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کے ختم چہلم کی دوسری نشست کی صدارت اولاد

[1] ابوالسرور محمد مسرور احمد: جمال زندگی، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۹ء، ص: ۹۴

امجاد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پیر طریقت مبلغ اسلام خواجہ محمد عبد اللہ جان نقشبندی مدظلہ العالی (مرشد آباد، پشاور) نے فرمائی۔ آپ نے قاری صاحب علیہ الرحمہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا، اس موقع پر آپ نے زور دیا کہ حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی علیہ الرحمہ کے حالات زندگی پر کتاب ضرور شائع ہونی چاہیے۔

خادم دین اسلام مولانا الحاج حافظ قاری غلام رسول نقشبندی مدظلہ العالی بانی جامعہ تعلیمات اسلامیہ ساہووازی لاہور نے حضرت کے خیال کو بہت سراہا۔

زندہ قومیں اپنے محسنین کو ہمیشہ یاد رکھا کرتی ہیں، چنانچہ اسی جذبہ کے تحت انجمن فلاح عاشقانِ رسول مین بازار مجاہد آباد مغلپورہ، لاہور کے سرکردہ حضرات:

| | |
|---|---|
| ☆جناب ملک محمد امین۔ | صدر |
| ☆جناب محمد الیاس رضوی مسعودی | جنرل سیکرٹری |
| ☆جناب محمد اسلام مغل | نائب صدر |
| ☆جناب محمد نعیم | سیکرٹری نشر و اشاعت |
| ☆جناب محمد اجمل | جوائنٹ سیکرٹری |
| ☆جناب محمد علیم صدیقی | انچارج مدینہ لائبریری |
| ☆جناب محمد یسین بھٹی | ممبر |
| ☆جناب محمد ندیم (ایم۔اے) | ممبر |
| ☆جناب محمد لیٰسین | ممبر |

نے احقر (راقم الحروف) کو عاشق رسول کی سوانح حیات لکھنے کی بھاری ذمہ داری سونپی —— احقر نے اپنی بے بضاعتی اور کم علمی کا ذکر کیا لیکن سب احباب کی خواہش تھی کہ یہ کام احقر کو ہی کرنا ہے۔

لگے ہاتھوں انجمن فلاح عاشقانِ رسول کا ضمناً تعارف و خدمات بھی پیش ہے۔

انجمن فلاح عاشقانِ رسول کا قیام ۱۹۸۷ء میں حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کی



خواہش و سرپرستی میں ہوا۔ آپ اول تا آخر انجمن کے سرپرست رہے۔ انجمن فلاح عاشقان رسول کے احباب نے ہمیشہ قاری صاحب علیہ الرحمہ کی سرپرستی و احکامات کو بلا چون و چرا تسلیم کیا، یہی گہری وابستگی تھی کہ قاری صاحب علیہ الرحمہ اراکین انجمن کے ساتھ والہانہ طور پر شفقت فرماتے تھے۔ قاری صاحب علیہ الرحمہ کے سانحہ وفات کے موقع پر انجمن فلاح عاشقان رسول کے احباب نے گہرا غم لیا، آپ کی وفات کے وقت سے لے کر تجہیز و تکفین، ختم قل شریف، ختم چہلم و دیگر انتظام و انصرام کے مواقع پر انجمن فلاح عاشقان رسول نے دامے درمے سخنے قدمے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور کلیدی کردار ادا کیا۔

۱۶ مارچ ۲۰۰۳ء بروز اتوار کو قاری صاحب کا پہلا سالانہ عظیم الشان ختم شریف و عرس شریف منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں انجمن فلاح عاشقانِ رسول پیش پیش ہے۔

۱۹۸۸ء میں انجمن کے تحت مدینہ لائبریری کا قیام عمل میں آیا۔ یہ علاقہ مجاہد آباد مغلپورہ کی واحد لائبریری ہے، جس میں مطالعہ کا مفت بندوبست کیا گیا ہے۔ لائبریری میں ہزاروں روپے مالیت کی کتب موجود ہیں۔ تشنگانِ علوم کے لیے لائبریری بہت بڑا ذریعہ ہے۔

مقدس کاغذات کی بے حرمتی روکنے کے پیش نظر مختلف جگہوں پر ڈبے لگوانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ فروغ اسلام، لوگوں کے عقائد و اصلاح کے لیے دینی لٹریچر شائع کرنا نیز کتابچہ مضامین میلاد وافر مقدار میں تقسیم کیا گیا۔

لوگوں کے اندر محبت رسول، دین کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے ہر سال بڑی شان و شوکت کے ساتھ ۱۶ سال سے میلاد مصطفےٰ کانفرنس کا انعقاد جاری ہے۔ کانفرنس ہمیشہ قاری صاحب علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں ہوتی تھی۔ علاوہ وازیں غرباء کی امداد وغیرہ بھی کی جاتی ہے۔ دیگر پروگرام اس کے علاوہ ہیں۔ دیگر پروگرام کے مقاصد کی تکمیل کے لیے اہل خیر اہل ثروت انجمن فلاح عاشقانِ رسول کے ساتھ مالی تعاون فرمائیں، جناب ملک محمد امین صدر انجمن فلاح عاشقانِ رسول اور ان کے رفقاء کار قابل صد مبارکباد کے لائق ہیں کہ اس گئے گزرے دور میں دین کی خدمت لوگوں کی فلاح و بہبود کے کام کر رہے ہیں۔

●

مخدوم اہل سنت خادم دین اسلام مولانا الحاج حافظ قاری غلام رسول نقشبندی مدظلہ العالی بانی ادارہ تعلیمات اسلامیہ ساہوواڑی مغلپورہ لاہور نے حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمۃ کے وصال سے لے کر تدفین تک نماز جنازہ کے لئے بروقت جگہ کا انتخاب ختم چہلم کے موقع پر علماء ومشائخ کی بھاری ذمہ داری، دیگر امور بخوبی سرانجام دیئے۔ قاری صاحب علیہ الرحمۃ کے اہل خانہ کے ساتھ ہمدردی وغمگساری اور خصوصی شفقت فرمائی اور بے حدوو دھوپ کی۔ آپ کی اس بے لوث خدمت کے پیش نظر (اہل علاقہ مجاہد آباد) آپ کے بے حد شکر گزار ہیں اور آپ کے لئے دعا گو ہیں۔

●

احقر علماء ومشائخ، دانشور حضرات ودیگر احباب کا ممنون ومشکور ہے، جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات سے وقت نکال کر قاری صاحب علیہ الرحمۃ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے اپنے گراں قدر تاثرات دیئے اور ارسال بھی فرمائے۔

●

احباب کی خواہش تو یہی ہے کہ سالانہ ختم شریف پر کتاب شائع ہو جائے، احقر کی بھی یہی تمنا ہے۔ لیکن وقت کی تنگ دامانی اور صحت کی خرابی نے احقر کو بلا کر رکھ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ۹ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ کا سورج غروب ہو چکا ہے۔ ۱۰ محرم الحرام کی رات کی آمد ہو چکی ہے۔ احقر ابتدائیہ تحریر کر رہا ہے، نیز کتاب کی اغلاط اور فائنل ٹریسنگ ابھی لینا باقی ہے۔ اس کے بعد پیسٹنگ بھی کروانی ہے۔ چھپائی، جلد بندی کا بار الگ سے ہے۔ کوئی معجزہ یا کرامت ہی ہوگا کہ کتاب بروقت شائع ہو جائے؟ لیکن احقر بالکل مایوس نہیں ہے اس کی رحمت پر پورا پورا بھروسہ ہے۔ مالک الملک مجھے سرخرو فرمائے گا کہ کتاب عین وقت پر شائع ہو جائے۔ احقر نے دو روز قبل جناب محمد عدنان صاحب منتظم شرکت پرنٹنگ پریس اور بک بائینڈر (جلد ساز) جناب محمد مشتاق صاحب سے رابطہ کر کے وقت کی نزاکت بتا کر ہفتہ کے روز کام کرنے کا اصرار



کیا۔ الحمدللہ دونوں احباب نے دیگر پہلے سے تمام کاموں کو چھوڑ کر ہماری کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں تعاون کی بھرپور یقین دہانی کروائی ہے۔ جناب محمد اظہر صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر مدنی گرافکس لاہور نے صرف پندرہ منٹ کے قلیل وقت میں ہمیں کتاب کا ڈیزائن تیار کر کے دیا۔ احقر ان تمام احباب کا بے حد شکر گزار ہے۔

ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر جناب سید سعید حسن زیدی منتظم الحجاز کمپوزرز، جنہوں نے اپنے آرام وسکون کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دن رات ایک کر کے ۱۰ محرم الحرام کو کتاب کی فائینل ٹریسنگ دی۔ احقر زیدی صاحب سے شرمسار ہے کہ کیونکہ روٹین سے ہٹ کر ان کو کام کرنا پڑا۔ انشاءاللہ آئندہ ایسی غلطی کو نہیں دہرایا جائے گا۔ انکے تعاون کا بے حد شکریہ۔

برادر طریقت جناب محمد عبدالستار طاہر مسعودی زید مجدہٗ (واہٹن) کے خلوص کا انتہائی شکر گزار ہوں، جنہوں نے اپنے مصروف وقت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کتاب کی پروف ریڈنگ وتصحیح نیز کتاب کی نوک پلک سنوارنے میں بڑی مدد فرمائی۔

جناب ملک محمد امین صدر انجمن فلاح عاشقان رسول، جناب محمد الیاس مسعودی رضوی، جنرل سیکرٹری انجمن فلاح عاشقان رسول جناب محمد یٰسین صاحب، جناب محمد علیم صدیقی صاحب، کتاب چھپنے تک مسلسل میرا پیچھا کرتے رہے۔ کتاب کے کام کی روٹین پوچھتے رہے، وقت بے وقت میری نگرانی کرتے رہے کبھی کبھار ان دیوانوں کے تیور دیکھ کر ڈر لگنے لگتا۔ ان دیوانوں سے دھمکیاں بھی ملتی رہیں لیکن ان دھمکیوں میں بھی انکی محبت کی خوشبو ہوتی۔ یہ ان کی عقیدتوں کا ثمرہ ہے کہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

●

قارئین کرام واہل علاقہ مجاہد آباد سے احقر درخواست کرتا ہے کہ حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی علیہ الرحمۃ نے اپنی زندگی کا ایک بیشتر حصہ ہم میں گزارا، آپ نے بے لوث دینی ومذہبی خدمات سرانجام دیں، آپ کا وجود علاقہ کے لئے نعمت متبرکہ سے کم نہ تھا۔ آپ کی یاد مدتوں نہ بھلائی جا سکے گی۔ آپ چاہتے تو دنیاوی مال ودولت سے گھر بھر لیتے لیکن

عاشق رسول کی درویشانہ طبیعت نے گوارانہ کیا۔ میری معلومات کے مطابق قاری صاحب علیہ الرحمہ کا کوئی گردونواح بلکہ دور دور تک خونی رشتہ دار نہیں ہے۔ جبکہ قاری صاحب علیہ الرحمہ آج ہم میں نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اعلیٰ علیین میں حاضر ہو چکے ہیں۔

انکی اولاد میں سوائے محمد ابو بکر جاوید کے حضرت قاری صاحب کے تمام صاحبزادگان زیر تعلیم ہیں جبکہ تین صاحبزادیاں بھی ہیں —— ہمیں خوشی وغمی کے موقع پر قاری صاحب علیہ الرحمہ کو یاد کرتے ہوئے ان کے اہل وعیال کو فراموش نہ کریں۔ انکی ہر ممکنہ مدد فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے قاری صاحب علیہ الرحمہ کی روح پر فتوح خوش ہوگی۔

●

احقر کو اپنی کم علمی ونالائقی کا پورا پورا احساس ہے۔ امید ہے کہ احقر کی کوتاہیوں اور غلطیوں کو درگزر کیا جائے گا۔ جو حضرات بھی اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں، احقر کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

کتاب میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو اسے احقر کی نااہلی تصور کیا جائے، اگر کتاب میں کوئی خوبی ودلکشی ہے تو سب کچھ میرے ولی نعمت سیدی ومرشدی نازش اسلاف فخر اخلاف، تاجدار اہل سنت ماہر رضویات سعادت لوح وقلم، شیخ المشائخ قبلہ حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی (کراچی) کا فیضان نظر ہے، وگرنہ من آنم کہ من دانم —— اللہ تعالیٰ حضرت کا سایہ ہم اہل سنت پر تادیر سلامتی کے ساتھ قائم ودائم رکھے۔ آمین

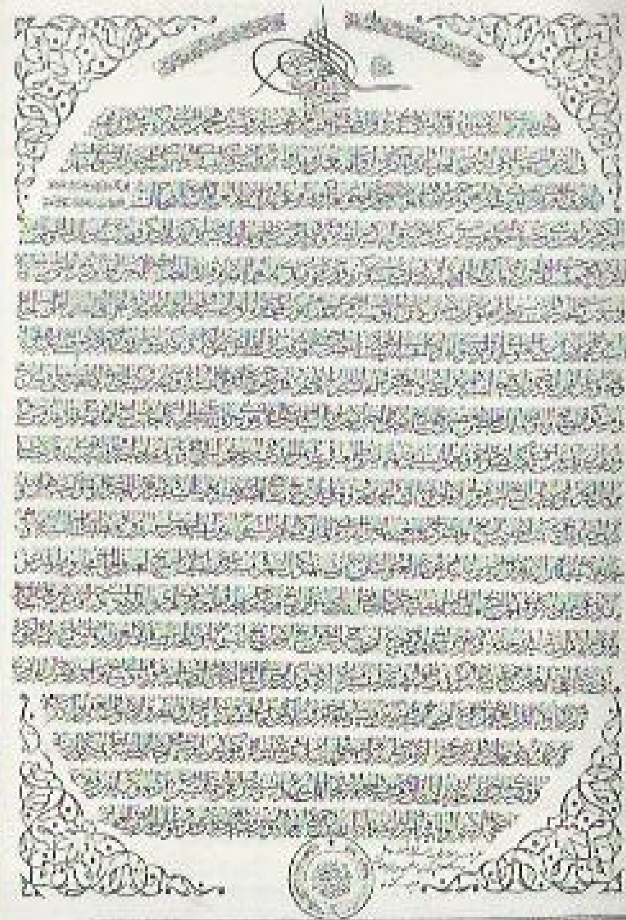
والسلام

۹ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ / مارچ ۲۰۰۳ء — **محمد سعید مجاهد آبادی**

بوقت رات 10:00 بجے — نگران: ادارہ مظہر اسلام، لاہور



## باب نمبر ۱ — عکس سندات و اشتہارات



عکس: سند فراغت (درس نظامیہ) دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف، لاہور

## سند القراءة والتجويد للفرقان الحميد



عکس: سند القرآت والتجوید للفرقان الحمید ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۳ء، مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم، ملتان



## سند القراءة والتجويد للفرقان الحميد



عکس: سند القرآت والتجوید للفرقان الحمید


Board of Unani and Ayurvedic Systems of Medicine Pakistan

*Certificate of Registration*

CATEGORY A B

**This is to certify** *that*

*Hakim/Waid* Mohammad Karim-ud-din,

*son/daughter of* Mohammad Sulaiman,

*resident of* Jamia Masjid, Main Bazar, Hanjarwal, Mughalpura,

*District* Lahore.

*Practising at* As above,

*is a Registered Practitioner within the meanings of "The Unani, Ayurvedic & Homoeopathic Practitioners Act, 1965" (II of 1965) Section* 25(1)

*Registration No.* II-5023 CATEGORY

*This certificate is issued under the seal of the Board.*

(S. MASROOR HASAN) REGISTRAR

*(S. Masroor Hasan)*
*Registrar*

*(Hakim Mohammad Hassan Qarshi)*
*Shifa-ul-Mulk*
*President.*

*Dated, Rawalpindi, the* ____________ *196*

عکس سند: طب (نیشنل کونسل طب، اسلام آباد)



اے آمدنت باعثِ آبادیِ ما ○ ذکرِ تو بود زمزمۂ شادیِ ما

# ورودِ مسعود

قائدِ اہلسنت و صدر جمیعت العلمائے پاکستان بطلِ حریت

# جناب مولانا شاہ احمد نورانی صاحب ایم اے ایم این اے

کا ۲۴ نومبر ۱۹۷۴ء بروز اتوار

## تاریخی خطاب

بعد از نمازِ عشاء، جامع مسجد مجاہد آباد (مغلپورہ) میں

— زیرِ صدارت —

ابو الکلام مولانا قاری کریم الدین صاحب خطیب جامع مسجد و صدر جمیعت العلمائے پاکستان علاقہ مجاہد آباد (مغلپورہ) لاہور

— دیگر مقررین حضرات —

جناب شعلہ بیاں ملک محمد اکبر صاحب ساقی جنرل سیکرٹری جمیعت العلمائے پاکستان صوبہ پنجاب

جناب مولانا احمد علی صاحب قصوری نائب سیکرٹری جمیعت العلمائے پاکستان

جناب مولانا محمد عارف صاحب قادری خطیب سلامت پورہ۔ سٹیج سیکرٹری

— مسلمانانِ لاہور سے شرکت کی اپیل ہے —

الداعیان الی الخیر اراکین جامع مسجد ٹرسٹ کمیٹی جمیعت العلمائے پاکستان مجاہد آباد مغلپورہ لاہور

اہالیان مجاہد آباد کیلئے پیغام مسرت

حضرت علامہ قاری کریم الدین صاحب

خطیب جامع مسجد حنفیہ رضویہ مجاہد آباد کے ۳۳ سالہ عرس کی تقریب سعید

بسلسلۂ ختم قرآن حکیم

# علم و عرفان کی بارش

اس مبارک موقع پر رحمت خداوندی اور فیضان مصطفےٰ کو اپنے دامنوں میں سمیٹنے کیلئے اس نورانی محفل میں جوق در جوق تشریف لاکر علمائے کرام کے ارشادات سے اپنے قلوب کو منور فرمائیں!

تلاوت: قاری منظور الٰہی صاحب

بمقام

جامع مسجد حنفیہ رضویہ مین بازار مجاہد آباد، لاہور

مورخہ ۱۴ شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ بمطابق ۲۸ جون ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء

زیر صدارت: شیخ الحدیث حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی شارح بخاری امیر دار العلوم حزب الاحناف لاہور

مقررین

- حضرت مولانا غلام رسول صاحب
- حضرت مولانا محمد عبد العلیم صاحب
- حضرت مولانا محمد حسین صاحب
- حضرت مولانا عبد الخالق صدیقی صاحب
- حضرت مولانا احمد شاہ صاحب خطیب مسجد مجاہد آباد
- حضرت مولانا فضل دین صاحب
- حضرت مولانا محمد عبد القیوم صاحب
- جناب حضرت مولانا قاضی مظفر اقبال صاحب
- حضرت مولانا سید طالب حسین صاحب
- حضرت مولانا محمد عارف صاحب
- حضرت مولانا ولی الرحمٰن صاحب
- حضرت مولانا قاری غلام محمد صاحب

الداعیان: اراکین کمیٹی جامع مسجد حنفیہ رضویہ مجاہد آباد لاہور



عالم باعمل عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابو المکرم

# ختم چہلم

# حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی

5 مئی بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد حنفیہ رضویہ مین بازار مجاہد آباد مغلپورہ لاہور

- مناظر اسلام حضرت علامہ سید محمد عرفان مشہدی
- حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
- حضرت مولانا محمد عبد اللہ جان نقشبندی
- پیر محمد فضل قادری
- ڈاکٹر سرفراز نعیمی
- پیر مظہر قیوم مشہدی
- مفتی عبد القیوم ہزاروی
- قاضی محمد مظفر اقبال رضوی
- پیر نور الحق قادری
- نذیر حسین
- مرغوب احمد
- محمد علی جاوید
- خرم اور ان

مسجد کمیٹی و اہل علاقہ مین بازار مجاہد آباد مغلپورہ لاہور

بمقام جامع مسجد حنفیہ رضویہ مین بازار مجاہد آباد درام گڑھ مغلپورہ لاہور

ختم شریف

سالانہ

قاری کریم الدین سیالوی

16 مارچ 2003ء

12 محرم الحرام 1424ھ بروز اتوار بعد نماز ظہر

سید مظہر قیوم مشہدی

میاں غلام قادر احمد

میاں ریاض محمود

خطابات

حضرت علامہ ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی صاحب

پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی صاحب

ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی

عبدالعلیم سیالوی

محمد ظفر اقبال

الٰہی بخش قادری

منیر احمد یوسفی

عبدالحکیم شرف قادری

جاوید برادران انجمن فلاح عاشقان رسول مین بازار مجاہد آباد و جامع مسجد ٹرسٹ کمیٹی



| باب نمبر ۲ | مناقب |
|---|---|

منقبت حضرت قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ

حسب فرمان: حضرت قاری غلام رسول صاحب دوبئی والے

نتیجہ فکر: قاری منظور احمد ناظم صابری، رحیم یار خاں

قاری قرآن تھے قاری کریم الدین

بہت ہی نیک انسان تھے قاری کریم الدین

سادہ تھے، پُروقار تھے، بارعب و بردبار

عظمت کا اک نشان تھے قاری کریم الدین

وہ عاشق رسول تھے، عالم باکمال

سنیوں کی اک پہچان تھے قاری کریم الدین

وہ صاحب بصر بھی اور صاحب نظر بھی تھے

اور صاحب عرفان تھے قاری کریم الدین

ظاہر میں اک فقیر تھے، عظمت میں تھے امیر

رکھتے مگر اعلیٰ شان تھے قاری کریم الدین

وہ صاحب کردار تھے، بارعب و پُرجلال

مسلک حقہ کے ترجمان تھے قاری کریم الدین

خدمت قرآن میں زندگی گزار دی

بے لوث خادم قرآن تھے قاری کریم الدین

پیکر اخلاق تھے، سراپا محسن شفیق تھے

طلباء پر نہایت مہربان تھے قاری کریم الدین

قراء کے خوب استاد تھے وہ زینت القراء

وہ محفلوں کی جان تھے قاری کریم الدین

محبت سے جنکی قاری قرآن کی بنے
وہ مخزن فیضان تھے قاری کریم الدین
عابد بھی تھے، زاہد بھی تھے، عالم باعمل
پیرسیال کا فیضان تھے قاری کریم الدین
طلباء کی جسم و جان پر وہ ناظم صابری
رحمت کا سائباں تھے قاری کریم الدین

●

منقبت قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ

خامہ اثر: نذیر حسین نظامی

واہ کریم الدین" قاری عامل قرآن تھا
حرف حرف عشق محمد ﷺ اس کا توعنوان تھا
دل میں تھا عشق محمد ﷺ انکے ایسا جاگزیں
اُن پہ قربان دل سے ہر اک صاحب ایمان تھا

●

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت: حضرت علامہ مولانا قاری کریم الدین چشتی سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ

مرد آگاہ ، حق گو صبح شام
بوالمکارم ، عاشق خیر الانام
وقت کے نباض، خطیب لاکلام
تھے سراپا خیر ، خیر خاص وعام
تھے کریم الدین ، منظور قمر رحمۃ اللہ علیہ
عابدوزاہد ، تھے لائق احترام



تھے علوم دینیہ میں منفرد
اور تصوف میں تھے بیشک وہ امام
نیک طینت، نیک سیرت، رہنما
جن کی عظمت پر ہیں شاہد خاص و عام
مسلک حق کے فدائی، ذی وقار
عاشق محبوب حق،صاحب المقام
تھا وظیفہ آپ کا یہ صبح و شام
آمنہ کے لال پر لاکھوں سلام
ان کے اوصاف جمیلہ کا بیاں
کر نہیں سکتا منیر ناتمام

اصلاح وتصحیح
حضرت مولانا محمد منشاتابش قصوری
جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ، لاہور

محمد منیر احمد کریمی
ابن مولانا علامہ قاری کریم الدین رحمہ اللہ تعالیٰ
مورخہ 13-03-2003

منقبت بحضور عالم باعمل صوفی باصفا عاشق رسول

## حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

جانب حق اک صدا قاری کریم الدینؒ ہیں
باوقار و باوفا قاری کریم الدینؒ ہیں

نورِ قمرالدینؒ کی آنکھوں کا تارہ جو رہے
باکمال و باصفا قاری کریم الدینؒ ہیں

فیض جن کا ہر گھڑی جاری رہا ہر دور میں
وہ فقیر بے نوا قاری کریم الدینؒ ہیں

والد سلیمان نے رب سے جو مانگی تھی کبھی
اپنی پشتوں کی دعا قاری کریم الدینؒ ہیں

اس طرح کے لوگ پیدا روز ہوتے ہیں کہاں
عاجزی کی انتہا قاری کریم الدینؒ ہیں

عشق و مستی میں سدا پڑھتے رہے آقاؐ پر درود
عاشق خیرالوریٰ قاری کریم الدینؒ ہیں

ہو کے وہ بے خوف حق کی بات کرتے تھے سدا
جس نے حق کا ساتھ نہ چھوڑا قاری کریم الدینؒ ہیں

وہ امام اہلسنت کے بڑے مداح تھے
نائب احمد رضاؒ قاری کریم الدینؒ ہیں

زندگی اپنی سدا صبر و رضا سے بسر کی
پیکر صبر و رضا قاری کریم الدینؒ ہیں

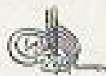
ان کو جو دولت ملی قسمت سے حق سے بے نیاز
جن پہ راضی ہے خدا قاری کریم الدینؒ ہیں

☆ ☆ ☆

ہدیۂ تبریک سگ درگاہ بندو ماہی
انسپکٹر ... رفیق ضیاء قادری
...



### باب نمبر ۳



## سوانح:۔۔۔۔ قاری کریم الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

تبلیغ اسلام کے لئے برصغیر پاک و ہند میں علماء کرام و مشائخ عظام اہل سنت و جماعت نے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔ یہی وہ چمکتے ستارے ہیں جنہوں نے اپنی زندگیوں کو فروغ اسلام کے لیے نچھاور کر دیا۔ احیائے اسلام کی سربلندی کے لیے لوگوں کے قلوب میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع روشن کرنے کے لیے اپنی زندگی کو وقف کر دیا۔ ان چمکتے ستاروں میں شیخ الحدیث والتفسیر عالم باعمل صوفی باصفا عاشق رسول ابوالکارم حضرت علامہ قاری کریم الدین چشتی سیالوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

### ولادت:

آپ مشرقی پنجاب ہندوستان کی ریاست ''جیند'' میں ۱۹۳۷ء میں ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام محمد سلیمان تھا۔

### ابتدائی حالات:

۱۹۴۷ء میں جب ملک تقسیم ہوا تو آپ والدین کے ہمراہ ہجرت کر کے تقریباً نو سال کی عمر میں پاکستان کے شہر لاہور میں وارد ہوئے۔ کچھ عرصہ مہاجر کیمپ والٹن میں گزارا۔ پھر والدین کے ہمراہ صوبہ سندھ کے ضلع سکھر کے علاقہ دادو میں مستقل سکونت اختیار کی۔ جب رہن سہن کا قدرے اطمینان ہو گیا تو آپ کو علم دین حاصل کرنے کا شوق دامنگیر ہوا۔ آپ اس کیلئے پنجاب رہنے گئے۔

### ابتدائی تعلیم:

آپ نے ابتدائی تعلیم کا آغاز مدرسہ غوثیہ جامع العلوم، خانیوال سے کیا۔ جہاں مولانا عبدالقادر اور مولانا مفتی عبداللطیف سے درس نظامی کے اسباق کی ابتداء کی۔ یہیں قاری

علی احمد روہتکی صاحب سے قرآن کی ابتدائی تعلیم بھی حاصل کی۔ جبکہ قرأت کی تعلیم قاری عبدالرحمٰن بلوچستانی سے حاصل کی۔ قرأت وتجوید میں آپ کے دیگر اساتذہ کرام بھی ہیں۔ اسکے بعد جامعہ انوار العلوم، ملتان میں حضرت غزالی زماں رازی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ کے سایہ عاطفت میں تعلیم حاصل کی۔ صرف ونحو کے اسباق یہاں پر مفتی امید علی علیہ الرحمہ اور دیگر اساتذہ سے حاصل کئے۔ نیز موقوف علیہ کے کچھ اسباق غزالی زماں سے بھی پڑھے۔ سکھر میں بھی کچھ دن حضرت مفتی محمد حسین قادری علیہ الرحمہ کے مدرسہ میں بھی رہے۔

## اعلیٰ تعلیم:

عروس البلاد شہر لاہور میں علم کا چرچا سنا تو اپنی علمی پیاس کو بجھانے کے لیے مادر علمی داتا کی نگری لاہور کیلئے رخت سفر باندھا۔ دارالعلوم جامعہ نعیمیہ چوک دالگراں میں استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اساتذہ سے کسب علم کیا۔ ادیب ملت حضرت علامہ مولانا مہر دین علیہ الرحمہ کے جامعہ مغلیہ لاثانیہ (نیویں مسجد) چوک متی کے پاس عربی ادب اور اصول فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ حضرت علامہ مہر دین کے ذہین ترین طلبہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ پھر دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ، لاہور میں جامع معقول ومنقول شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر آپ سے اور مولانا مولوی مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اور دیگر اساتذہ سے مختلف علوم کی کتب پڑھیں۔

## فراغت:

درجہ موقوف علیہ کی تکمیل کے بعد تکمیل درس نظامی اور دورہ حدیث شریف جامعہ حزب الاحناف اندرون دہلی گیٹ، لاہور میں شیخ الحدیث والتفسیر مفتی اعظم پاکستان استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کیا اور اعزاز کے ساتھ سند فراغت حاصل کی۔ قبلہ سید صاحب علیہ الرحمہ نے آپ کے لیے خصوصی طور پر دستار تیار کرائی جو کہ صاحبزادگان کے پاس موجود ہے۔ قبلہ سید صاحب آپ پر



بہت زیادہ شفقت فرماتے تھے۔

## اساتذہ کرام:

جیسا کہ آپ نے گزشتہ صفحات میں ملاحظہ فرمایا کہ قاری صاحب نے وقت کے ماہرین فن سے اکتساب فیض کیا۔ یہاں ان کے اساتذہ کرام کی فہرس پیش کی جاتی ہے:

1. مفتی اعظم پاکستان استاذ العلماء حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمہ
2. غزالی زماں رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ
3. شارح بخاری جامع معقول ومنقول حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی علیہ الرحمہ
4. حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمۃ شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو، لاہور
5. مفتی محمد حسین سکھروی علیہ الرحمہ
6. تفتازانی دوراں حضرت علامہ مولانا مولوی مہر دین علیہ الرحمہ
7. شیخ الحدیث مفتی محمد عبداللطیف علیہ الرحمہ
8. مفتی عبدالقادر سعیدی علیہ الرحمہ
9. مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
10. قاری علی احمد روہتکی۔ ۱۱۔ قاری عبدالرحمٰن بلوچستانی

## علمی مقام:

آپ کا علمی مقام مسلمہ تھا۔ علاقہ کے گردونواح کے علماء آپ سے علمی مسائل کے حل کے لیے حاضر ہوتے اور آپ سے صلاح مشورہ کرتے اور ذہنی تسکین پاتے۔ علماء آپکی تصدیق سے مطمئن ہو جاتے۔

راقم الحروف کو ماہر رضویات پیرومرشد قبلہ حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ (کراچی) اکثر وبیشتر خطوط میں تحریر فرماتے کہ کتاب کی صحت وحوالہ جات کے لیے حضرت علامہ قاری کریم الدین صاحب سے مشورہ کرلیا کریں۔

عالم اجل محدث جلیل حضرت ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمہ بانی دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور کے پاس کوئی فتویٰ یا مسئلہ پوچھنے کے لیے آتا تو آنے والے سے پوچھتے کہ ''آپ کہاں سے آئے ہو'' آنے والا اگر بتاتا کہ مغلپورہ سے آیا ہوں تو فرماتے کہ:

''بھئی میں نے آپ کے علاقہ میں قاری کریم الدین کو جو بھیجا ہوا ہے اُن سے فتاویٰ و مسائل پوچھ لیا کرو۔ میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں''۔

مغلپورہ کے کثیر لوگ اس بات کے گواہ ہیں۔ حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ:

''جن دنوں میں جامعہ انوار العلوم میں زیر تعلیم تھا تو حضور غزالی زماں سب شاگردوں میں مجھے زیادہ عزیز رکھتے۔ نیز فرمایا کہ میں نے چند نئی علمی مثالیں قائم کیں۔ بعض کتابوں مثلاً اصول شاشی۔ وغیرہ میں سو (۱۰۰) میں سے (۱۰۰) نمبر حاصل کئے۔ جس پر غزالی زماں عش عش کر اٹھے اور فرمایا:

بلاؤ ہمیں بھی دکھاؤ وہ کون ہے جس نے اتنی اچھی کارکردگی دکھائی۔''

پھر فرمایا: بیٹا اور محنت کرو۔

آپ نے جامعہ انوار العلوم میں ایسی علمی کامیابیاں حاصل کیں کہ جلد ہی حضرت غزالی زماں کے منظور نظر بن گئے۔ آپ اکثر سو (۱۰۰) میں سے (۹۸) اور (۹۹) نمبر حاصل کرتے۔ حضرت غزالی زماں علیہ الرحمہ علامہ قاری کریم الدین کی علمی لیاقتوں کے معترف تھے۔ بلکہ آپ کی موجودگی میں کسی دوسرے عالم دین کی بجائے قاری کریم الدین کی اقتداء میں نماز پڑھنے کو ترجیح دیتے تھے۔ جامعہ انوار العلوم میں رات 9 بجے کے بعد کسی طالب علم کو لائٹ جلانے کی اجازت نہ تھی لیکن غزالی زماں علیہ الرحمہ نے آپکے ذوق مطالعہ کو دیکھتے ہوئے آپ کو لالٹین عطا فرمادی تھی۔

ایک مرتبہ حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ آپکی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضرت غزالی زماں اپنے سامنے چند کتابیں کھولے ہوئے تھے۔ ایک کتاب آپ



کے ہاتھ میں تھی۔ ایک مسئلہ کاغذ پر لکھا سامنے رکھا تھا۔ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ نے حضرت غزالی زماں علیہ الرحمہ سے کتاب اور کاغذ لیا اور مسئلے کا حل پیش کردیا۔ غزالی زماں علیہ الرحمہ نے آفرین کی اور موجود لوگوں سے خوش ہو کر فرمایا:

''میرے بعد مولانا قاری کریم الدین علیہ الرحمہ سے مسائل حل کروایا کرنا۔''

**حافظہ اور علم حدیث:**

حضرت علامہ قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ کا حافظہ کمال کا تھا۔ وہ جس کتاب کا ایک دفعہ مطالعہ فرمالیتے تو اس کی تمام جزئیات انہیں ازبر ہو جاتیں۔ پھر دوبارہ آپ ان کتابوں کا مطالعہ نہ فرماتے بلکہ بطور حوالہ ان کتابوں کی جلد اور صفحہ تک بتادیتے۔ جب کوئی آپ سے مسئلہ پوچھتا تو آپ بغیر کسی کتاب کھولے ڈھیر ساری کتابوں کا حوالہ پیش فرمادیتے تھے۔ اگر کوئی حوالہ مانگ لیتا تو اپنے بیٹے محمد عمر کو فرماتے:

''جاؤ فلاں کتاب کا فلاں صفحہ یا فلاں باب نکالو''

حیرت انگیز طور پر مطلوبہ حدیث یا حوالہ وہاں موجود ہوتا، آپ نے بے شمار ضخیم کتب کا صرف ایک دفعہ مطالعہ فرمایا ہوا تھا مگر اُن کے حوالہ جات تو ہر وقت پیش فرماتے مگر ان کتب کو ہاتھ صرف حوالہ دکھانے کیلئے لگاتے تھے۔

آپ بعد نماز فجر درس قرآن دیا کرتے تھے مگر درس کی تیاری کے سلسلے میں بھی کتابوں کا مطالعہ نہ فرمایا، اس کے باوجود آپ حوالہ جات کا ڈھیر لگا دیتے تو سامعین کو حیرت ہوتی، آپ اکثر اوقات کسی موضوع پر اتنی احادیث پیش فرمادیتے کہ علماء حیران رہ جاتے۔

ایک مرتبہ محمد جمیل سیالوی کے گھر خواجہ فخر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے بوجہ کمزوری نظر ایک نایاب حدیث کی کتاب سے ایک حدیث پڑھنے کو فرمایا۔ جب آپ نے انتہائی روانی کے ساتھ دلکش انداز میں حدیث پڑھی تو خواجہ سیالوی عش عش کر اٹھے اور دیر تک تعریف فرماتے رہے۔ اسکے راوی قاری عبداللطیف سیالوی مہتمم جامعہ افتخار مدینہ ہیں۔

حضرت علامہ قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ کو سندھ اور پنجاب کے بعض مدارس سے حدیث

پڑھانے کی درخواست بھی کی گئی۔

## تقویٰ:

حضرت علامہ قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ انتہائی متقی اور پرہیزگار شخص تھے، آپ نے اپنی زندگی کا کوئی لمحہ بھی یادِ الٰہی کے بغیر نہ گزارا۔ آپ کی ہر ہر سانس یادِ الٰہی اور یادِ رسول ﷺ سے لبریز تھی۔ گویا آپ کی زندگی مجسمۂ نور تھی۔ آپ کا ہر ہر فعل خیر تھا۔ آپ نے تمام زندگی شریعت سے سرمو انحراف نہ کیا۔ آپ کی زندگی سیرت مصطفی ﷺ میں ڈھلی ہوئی تھی، آپ ہمارے اسلاف کا عکس جمیل تھے۔ آپ کی عبادت کا یہ عالم تھا کہ ایام نوجوانی میں رمضان المبارک کی پہلی رات سے لے کر آخری رات تک کبھی بھی اپنی کمر کو بستر سے نہیں لگنے دیتے تھے۔ ساری ساری رات قیام میں گزار دیتے۔ جب نیند کا غلبہ ہوتا تو چائے کی چند چسکیاں لے لیتے اور پھر عبادت میں مصروف ہو جاتے۔ اپنی زندگی کے آخری سالوں کے دوران جب وہ عارضۂ دل میں مبتلا ہو گئے تو یہ معمول کم ہو گیا۔ مگر پھر بھی ان ایام میں کثرت سے ذکر و اذکار میں مصروف رہتے۔ سچ ہے کہ جوانی کی ایک رات کی عبادت بڑھاپے کی کئی رات کی عبادتوں سے بہتر ہے۔ کیونکہ جوانی حضور اکرم ﷺ کی اتباع ہی کیلئے بنائی گئی ہے اور حضرت علامہ قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بجا طور پر جوانی کا حق ادا کیا۔ قبر میں جب اُن سے جوانی کے ایام کے بارے میں سوال کیا گیا ہوگا تو انہوں نے بجا طور پر فرمایا ہوگا کہ:

میری جوانی آقا ﷺ کی غلامی میں گزری ہے۔

آپ کے ہم جماعت ساتھیوں کا کہنا ہے کہ حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ زمانہ طالب علمی میں بھی انتہائی متقی اور پرہیزگار رہتے۔ فضول باتوں اور مذاق ٹھٹھا سے اجتناب کرنے والے تھے۔ آپ کی پرہیزگاری کا اعتراف آپ کے اساتذہ کرام کو بھی تھا۔ جب آپ حضرت غزالی زماں کے دارالعلوم میں زیر تعلیم تھے، اُن ایام کا ذکر ہے کہ وہاں مدرسے میں ایک مائی صاحبہ کھانا پکایا کرتی تھیں، آپ کے استاد محترم روزانہ آپ کو دیسی گھی کا ایک پیالہ دیتے اور فرماتے خود ہانڈی میں ڈالنا، آپ تعمیل ارشاد کر دیتے طویل عرصہ یہ سلسلہ



چلتا رہا، آخر ایک دن تنگ آکر فرمانے لگے: آخر اس کام کیلئے صرف میں ہی کیوں؟ تو ہنس کر وہ فرمانے لگے:

''بیٹا باقی طلباء یا مائی باورچن گھی بچا کر کھا جاتے ہیں مجھے پورے مدرسے میں صرف آپ پر اعتماد ہے اس لئے آپ کے ذمہ یہ کام کیا گیا ہے۔''

آپ کے ساتھیوں کا بیان ہے کہ آپ ان ایام میں جلد ہی رات کو اٹھ کھڑے ہوتے ہم رات کو اٹھتے تو دیکھتے کہ حضرت علامہ قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ انتہائی سوز و گداز کے ساتھ اپنے رب کی بارگاہ میں مناجات میں مشغول ہیں، کبھی قرآن سر پر اٹھا کر کہتے کہ:

''یا اللہ! مجھے بھی زمرۂ علماء میں شامل فرمالے۔''

ایک مرتبہ ایک عورت آپ سے دعا کروانے کے لیے آئی تو بعد از دعا آپ کی خدمت میں مبلغ ایک ہزار روپے بطور نذر پیش کیے، آپ کو اس رقم کی بابت شک تھا۔ آپ نے لینے سے انکار کر دیا، حالانکہ آپکے بیٹے کو کالج کی داخلہ فیس کے لئے ایک ہزار روپے کی ضرورت بھی تھی۔ اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے انتہائی محتاط زندگی بسر کی۔

## عشق رسول ﷺ:

آپ سچے عاشق رسول تھے، آپ میں عشق رسول ﷺ کی دولت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ عشق رسول ﷺ آپ کی زندگی کا خاصہ تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ کی زندگی اتباع رسول ﷺ میں ڈھلی ہوئی دکھائی دیتی تھی، اسی لئے آپ کے نام کیساتھ عالم باعمل لکھنا ہر شخص ضروری خیال کرتا تھا، یاد رہے اتباع رسول ﷺ کسی عاشق کیلئے سختی نہیں ہوا کرتی، بلکہ عاشق کیلئے محبوب کی ہر ہر ادا گلاب کے پھول سے کہیں حسین ہوا کرتی ہے، آپ کی اسی اتباع کو بعض لوگ سختی یا سخت مزاجی سے تعبیر کرتے تھے مگر آپ فرمایا کرتے تھے کہ کاش یہ لوگ بھی عاشق ہوتے اور محبوب کی ہر ہر ادا کو اپنا کر اپنے بیقرار دل کی تسکین کا سامان کرتے۔ آپ حیران ہوا کرتے تھے کہ نجانے یہ لوگ کیسے عاشق رسول ہیں جو اتباع رسول ﷺ کو سختی خیال کرتے ہیں۔

اسی عشق رسول ﷺ کا نتیجہ تھا کہ آپ نے اپنی زندگی کے آخری سالوں میں اپنے

محبوب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور دو کروڑ سے زیادہ درود پاک کا نذرانہ پیش کیا، بعض لوگ اس کی تعداد سوا تین کروڑ بھی بتاتے ہیں۔

حضرت علامہ قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ کے عشق رسول ﷺ کا یہ عالم تھا کہ جب بھی کوئی قریبی دوست حج یا عمرہ کی سعادت کیلئے حرمین طیبین کی طرف عازم سفر ہوتا تو آپ اس سے فرماتے کہ میرے لئے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہر سے روٹی کے ٹکڑے لانا، پھر آپ ان ٹکڑوں کو بڑے شوق سے تناول فرماتے۔

اسی عشق رسول اور اتباع کا نتیجہ تھا کہ وقت نزع آپ کے ہونٹ پر جو الفاظ بے اختیار جاری ہوگئے وہ یہ تھے:

"یا اللہ یا رسول اللہ"

آخر یہ عنایات کیوں نہ ہوں، آپ زندگی میں نہ صرف آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع سے سر مو انحراف سخت ناپسند کرتے تھے، بلکہ حضور ﷺ کی ذرا بھر بھی مخالفت دیکھ کر سخت جلال میں آجاتے، گستاخان رسول اور بدمذہبوں کیلئے تو آپ "اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ" کی عملی تفسیر تھے۔ آپ دنیا کی ہر نعمت اور اپنی ہر ذاتی خواہش کو اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرضی پر قربان کر دینا ہی زندگی کی معراج سمجھتے تھے۔ اسی جہاد بالنفس کا صلہ تھا کہ آپ نے شہداء کی رات یوم عاشورہ کو وفات پائی۔ گویا انعام در انعام سے آپ کو نوازا گیا۔

## اخلاق کریمانہ:

آپ انتہائی حلیم مزاج اور نرم خو تھے، جو بھی آپ کو ایک مرتبہ مل لیتا تو بس پھر وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا، کیونکہ آپ ہر ایک کے ساتھ ایسی شفقت ومحبت کا مظاہرہ کرتے کہ ہر آنے والا یہ سمجھتا کہ سب سے زیادہ الطاف کریمانہ مجھ پر ہیں۔ انکی مثال اس مٹھائی کی سی تھی کہ وہ جہاں رکھی ہو تو وہاں کثرت سے چیونٹیاں اُمڈ آتی ہیں، آپ کے ملنے والوں میں ہر طرح کے لوگ ہوتے لیکن آپ ہر ایک سے یکساں سلوک کرتے۔ آپ کسی سے نفرت نہ کرتے آپکا



کردار ایک بولتی ہوئی تبلیغ تھا۔ آپ نے اپنے کردار سے تبلیغ کی۔ آپ کے اعلیٰ اخلاق سے متاثر ہو کر کئی لوگوں کی زندگیاں بدل گئیں۔

## بیعت:

قاری کریم الدین علیہ الرحمہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی علیہ الرحمہ سے بیعت تھے۔

## شیخ طریقت کی شفقت:

قاری صاحب کے برادر طریقت مولانا حافظ عبدالمجید کوکب سیالوی بیان کرتے ہیں: کہ شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ:

"مولانا قاری کریم الدین سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک خیر ہی خیر ہیں"۔

مولانا حافظ عبدالمجید کوکب سیالوی مزید فرماتے ہیں: کہ قبلہ قاری صاحب نے زمانہ طالب علمی کا واقعہ سنایا کہ میں ملتان میں پڑھتا تھا اور سیال شریف حاضری کیلئے آیا، سرگودھا سے بس پر بیٹھا، کنڈکٹر کو بتایا سیال شریف اتار دینا۔ لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ میں بس میں سو گیا اور بس سیال شریف سے آگے نکل گئی۔ جب میری آنکھ کھلی تو میں نے کنڈکٹر سے پوچھا، ارے بھائی سیال شریف ابھی نہیں آیا؟ تو اس نے کہا سیال شریف تو پیچھے رہ گیا، وہاں پر میں اتر گیا، چونکہ اس زمانے میں ٹرانسپورٹ کم تھی، وہاں سے سیال شریف واپس آیا جب اڈے پر پہنچا تو دیکھا سامنے حضوت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی علیہ الرحمہ خود بنفس نفیس موجود ہیں، میں قدم بوسی کیلئے آگے بڑھا تو حضرت نے ارشاد فرمایا: قاری صاحب آج بہت تکلیف اٹھانی پڑی۔ اللہ اللہ۔ کوئی جانے تو کیا جانے کوئی سمجھے تو کیا سمجھے۔۔۔ دو عالم کی خبر رکھتا ہے دیوانہ محمد ﷺ کا۔ ساتھ ہی حجام کی دوکان تھی، دوکاندار بابا جی کو حضرت نے ارشاد فرمایا: کہ قاری صاحب کیلئے کھانے کا انتظام کرو۔

## شیخ طریقت کی دعا:

آپ کے برادر طریقت قاری عبداللطیف سیالوی راوی ہیں کہ ایک مرتبہ شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی علیہ الرحمہ مدرسہ میں تشریف لے گئے جس میں قاری کریم الدین علیہ الرحمہ زیرتعلیم تھے۔ مدرسہ کے طلباء مختلف دعاؤں کی درخواست کر رہے تھے، اسی اثناء میں علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ بھی حاضر ہوئے اور حضور شیخ الاسلام سے عرض کیا:

''حضور میرے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ کریم مجھے عشق رسول ﷺ عطا فرمادے۔''

شیخ الاسلام بہت خوش ہوئے پھر آپ کے لئے طویل دعا فرمائی، نیز شیخ الاسلام نے دوسرے طلباء سے فرمایا کہ بچو ایسی دعا منگوایا کرو۔

## شیخ طریقت سے آپ کی عقیدت:

حضرت قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کو بھی اپنے شیخ طریقت سے حد درجہ محبت و عقیدت تھی۔ شیخ طریقت کا ذکر انتہائی والہانہ انداز میں کرتے، اور اسی طرح ان کے فضائل بیان کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ قاری علامہ کریم الدین علیہ الرحمہ عرصہ دراز سے ہر ماہ رمضان المبارک (یوم وصال حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی) کو حضور شیخ الاسلام کی یاد میں اپنے گھر ایک انتہائی عظیم الشان محفل منعقد کرتے، جس میں کثیر تعداد میں لوگ شرکت کرتے۔ حضرت خواجہ کی یاد منائی جاتی اور حاضرین کی بہترین افطاری کے بعد پرتکلف کھانا پیش کرتے۔ جبکہ حاضرین اس محفل کا شدت سے انتظار کرتے تھے۔

**فضائل وخصائل:** حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ گوناگوں فضائل وخصائل کے مالک تھے۔ عالم باعمل تھے۔ نیک وزاہد تھے۔ پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ انتہا درجہ کے غیور انسان تھے۔ زندگی بھر کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا۔ رگ رگ میں خودداری بدرجہ اتم موجود تھی۔ آپ کے پائے استقامت میں کبھی لغزش نہ آئی۔ اہل علاقہ برکت کے حصول کے لیے آپ سے خصوصی طور پر نکاح پڑھواتے۔ آپ نے کبھی نکاح کی فیس وصول نہ کی۔ اسی طرح نومولود



کی پیدائش پر آپ کو دعا کے لئے لے جایا جاتا۔ آپ کا وجود علاقہ مجاہد آباد کے لیے نعمت مترکہ سے کم نہ تھا۔ آپ کے جنازہ میں اکثر شرکاء نے کہا ''مجاہد آباد آج علمی طور پر یتیم ہو گیا۔ دکھوں کے مارے امیر وغریب سب آپ کو اپنا دکھ درد بتاتے جیسے کوئی اپنے سگے بھائی یا والد کو دکھ سنا رہا ہو۔ یہ مرد درویش ہر ایک کی دلجوئی کرتا، انکے مسائل کا حل پیش کرتا، انکے غم بانٹتا، جینے کا حوصلہ دیتا۔ دعاؤں سے نوازتا۔

آپ کے ختم قل شریف کے موقع پر راقم الحروف کو حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی مدظلہ العالی پرنسپل جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور نے فرمایا کہ اب آپ لوگوں کو ایسا ہمدرد مخلص سادہ انسان نہیں ملے گا۔

## یومیہ معمولات:

آپ تہجد گزار تھے۔ نماز فجر باجماعت ادا فرماتے بعد نماز فجر درس قرآن دیتے۔ نماز اشراق ادا کرتے پھر قریب ہی خانقاہ درس بڑے میاں (حضرت میاں محمد اسماعیل علیہ الرحمہ) کے مزار پر انوار پر حاضری دیتے۔ مراقبہ وفاتحہ خوانی کرتے۔ گھر تشریف لاتے۔ ناشتہ کرتے۔ اخبار کا مطالعہ کرتے بعد ازاں کچھ دیر آرام کرتے، پھر دوبارہ مسجد میں حاضر ہو جاتے، وہاں بیٹھتے کتب بینی کرتے، اعمال وظائف کرتے۔ اس دوران احباب ملنے کے لیے آتے سب کو خندہ پیشانی سے ملتے، ہر ایک کے مسائل کا حل بتاتے، تعویذات دیتے۔ آنے والوں سے ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملتے۔ کبھی ناگواری کا تاثر نہ دیا۔ آپ سے ملنے کے لیے وقت کی کوئی قید نہ تھی۔ کوئی لے جانے کے آتا تو فوراً اس کے ساتھ تشریف لے جاتے۔ حتیٰ کہ رات بارہ بجے بھی کوئی آیا تو بالکل ناراضگی کا اظہار نہ کیا۔ اکثر لوگ رات بارہ بجے تک آتے جاتے رہتے خود کسی کو بھی جانے کے لیے نہ کہا۔ نماز ظہر ادا کرنے کے بعد گھر قیام رکھتے۔ اکثر اوقات نماز عصر کے وقت تا مغرب تک مسجد میں قیام رکھتے۔ اس دوران احباب آپ سے دینی مسائل پوچھتے، پھر خصوصی مجلس بھی ہوتی۔ مغرب کی نماز پڑھ کر کھانا تناول کرتے۔ نماز عشاء

باجماعت ادا کرتے پھر احباب کی محفل ہوتی اس موقع پر آپ لوگوں کی دینی وروحانی تربیت فرماتے۔

## آداب خوردونوش:

آپ ہمیشہ حلال غذا کھاتے گھر میں کبھی کچھ فرمائش کرکے نہ پکوایا۔ جو کچھ ملتا تناول فرمالیتے البتہ عشق رسول ﷺ کے پیش نظر کبھی کبھار کدو شریف ضرور پکواتے۔ نیز علماء کرام کی دعوت کے مواقع پر آپ دیگر لوازمات کے علاوہ کدو شریف ضرور پکواتے۔ کھانا کھانے کے دوران کوئی ملنے کے لیے آجاتا تو تو آنے والے کو ضرور کھانا پیش کرتے۔

## شرم وحیا کا پیکر:

آپ میں شرم وحیا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جب بھی کوئی غیر عورت روحانی علاج معالجہ کے لیے آتی تو دم دعا کرتے وقت عورت کے جسم کو مس نہ کرتے، بلکہ اس مقصد کے لیے آپ نے الگ سے ایک چھڑی بنوا رکھی تھی جس کے ذریعے دم و دعا کرتے تھے۔ نوجوان لڑکیوں اور عورتوں نے دست شفقت کے لیے کہا تو ہمیشہ ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر سر پر پیار دیا۔ یہ تھی آپ کی شرم وحیا۔

## معمولات جمعہ:

آپ جمعۃ المبارک کے روز تا وقت جمعہ نہ پڑھ لیتے بالکل سفر نہ کرتے۔ بلکہ گھر سے اسٹیشن جانے تک کے لیے تیار نہ ہوتے۔ اول وقت میں تیاری شروع کردیتے، غسل فرماتے سفید کپڑے زیب تن کرتے۔ کپڑوں کو استری کرنے کی بھی ضرورت محسوس نہ کرتے۔ جمعہ کی نماز کے بعد مسجد میں تشریف رکھتے۔ تشنگان علوم آپ کے گرد دائرہ بنا کر بیٹھ جاتے۔ اس موقع پر دینی، مذہبی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی مسائل پر آپ سے استفسار کرتے۔ آپ ہر شخص کے سوال کا جواب قرآن وحدیث اور فقہ کی روشنی میں پیش کرتے۔ یہ سلسلہ عصر سے کچھ دیر قبل ختم ہوتا۔ اس دوران آپ اکثر وبیشتر چائے ورس سے تواضع کرتے۔ عصر کی نماز کے بعد مغرب



تک مسجد میں مراقبہ کرتے۔ تقریباً اکثر وبیشتر اس موقع پر کلام کرنے سے پرہیز کرتے۔ اس وقت آپ پر استغراق کی کیفیت طاری ہوتی تھی۔

## اہتمام عبادات:

آپ پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ سفر وحضر میں بھی نماز کی ہمیشہ حفاظت کی جس کا راقم کو بخوبی اندازہ ہے۔ زندگی کی آخری نماز عشاء بوجہ عارضہ قلب منہ میں گولی رکھ کر کھڑے ہوکر ادا کی۔ رمضان المبارک میں ہمیشہ اعتکاف بیٹھتے۔ اس موقع پر خوب عبادت وریاضت کرتے۔ آپ کی زندگی کا کثیر وقت مسجد میں تعلیم وتربیت، عبادات واذکار کرتے گزرا۔ اگر آپ کو نماز کا حافظ کہا جائے تو یہ آپ کے لئے موزوں ہے۔

## حج وزیارات حرمین شریفین:

حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ ۱۹۸۴ء میں حج وزیارت کے لیے حجاز مقدس تشریف لے گئے۔ مناسک حج ادا کرنے کے بعد روضۃ الرسول ﷺ پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ دربار رسالت ﷺ سے روحانی وجمالی برکات حاصل کیں، نیز سرکار دو عالم ﷺ کے جانثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات پر حاضر ہوکر فیوض وبرکات حاصل کیے۔

## حق گوئی وبے باکی:

آئین جوانمردی حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ نے ہمیشہ وقت کے حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی۔ اپنے موقف کو بے خوف وخطر بیان کیا۔ اس سلسلہ میں اپنے بیگانے کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ انہوں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ فلاں بات کہہ دی تو مسجد کی کمیٹی ناراض ہوجائے گی لوگ مخالف ہوجائیں گے۔

یہی وجہ تھی کہ جب انتظامیہ مسجد کمیٹی میں سے چند احباب نے آپ کو لاؤڈ اسپیکر پر

نماز پڑھانے کے لیے زور دیا تو آپ نے بہانگ دہل لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھانے سے یکسر انکار کر دیا۔ کسی طرح کا دباؤ قبول نہیں کیا۔

آپ کے دیرینہ دوست حضرت علامہ قاضی مظفر اقبال رضوی بیان فرماتے ہیں کہ:

''ایک دفعہ علامہ قاضی عبدالنبی کوکب علیہ الرحمہ کی مسجد میں یوم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منایا جارہا تھا۔ علامہ عبدالغفور ہزاروی علیہ الرحمہ کی تقریر تھی۔ اتنے میں فوٹو گرافر آگیا اور تصویریں اتارنے لگا۔ مولانا قاری کریم الدین علیہ الرحمہ نے کھڑے ہو کر فرمایا میاں تمہیں شرم نہیں آتی مسجد میں تصویریں اتارتے ہو۔ آپ کی اس بے باکی پر تمام شرکاء محفل حیران تھے۔ علامہ عبدالغفور ہزاروی فرمانے لگے کہ یہ طالب علم درست کہتا ہے۔

گزشتہ سولہ سال سے انجمن فلاح عاشقان رسول مجاہد آباد ہر سال عظیم الشان میلاد مصطفیٰ کانفرنس منعقد کرتی ہے جو کہ علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کی زیر نگرانی میں ہوتی تھی۔ کانفرنس کی ویڈیو بنوانے کے لیے انتظامیہ میں شوق پیدا ہوا۔ قاری صاحب کو علم ہوا تو آپ نے فوراً ویڈیو بنوانے سے سختی کے ساتھ منع کیا۔

آپ کا یہ طرۂ امتیاز تھا کہ حکومتی مشینری میں آفیسر سے لے کر وزیر اعظم، صدر تک کوئی کوتاہی کرتا تو آپ جمعہ کی تقریر میں ٹھوک بجا کر گرفت کرتے اور قرآن و حدیث کی روشنی میں اصلاح کے لیے کہتے۔ حق گوئی پر آپ کو دھمکیاں بھی دی گئیں۔ آپ پر حملہ کے منصوبے بھی بنے لیکن آپ نے حق و صداقت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

**اولیاء کرام سے محبت وعقیدت:** حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کو اولیائے کرام و صوفیائے عظام سے بے حد محبت و عقیدت تھی۔ عقیدت کا یہ عالم تھا کہ مسجد کے محراب کے دونوں طرف اکابر و مقتدر اولیائے کرام کے ناموں کے ساتھ انکی تاریخ ولادت و وفات درج کروائی۔ اولیائے کرام سے فیوض و برکات حاصل کرنے کے لیے دور دراز کے سفر اختیار کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے ہندوستان کا سفر بھی کیا وہاں آپ نے عطائے رسول



حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ دہلی میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ، خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمہ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ، بریلی شریف میں خانقاہ امام احمد رضا پر حاضری دی۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمہ۔ حضرت مولانا حشمت علی خاں علیہ الرحمہ پیلی بھیت کے مزارات پر بھی حاضری دی۔

آپ اکثر و بیشتر داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے مزار پر انوار پر بھی حاضر ہو کر فیض و برکات حاصل کرتے۔ اپنی رہائش گاہ مجاہد آباد سے روزانہ درس بڑے میاں (میاں محمد اسماعیل سہروردی علیہ الرحمہ) کے مزار پر فاتحہ خوانی کے لیے جانا معمول تھا۔ نیز دونوں عید کے مواقع پر درس بڑے میاں خانقاہ پر ضرور حاضری دیتے۔ وصال پر جگہ بھی اللہ کے ولی کی چوکھٹ پر ملی۔ بلکہ آخری آرام گاہ کے لیے منظوری لینے کے لیے جایا کرتے تھے۔

**خصوصی محافل کا سالانہ اہتمام:** حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ ہر سال بڑی پابندی سے خصوصی اہتمام کے ساتھ تین محافل کا انعقاد کرتے۔ ان محافل کی برکات سے لوگوں کو آگاہ کرتے، ان محافل میں کثیر تعداد میں لوگ حاضر ہوتے۔ ان محافل میں تلاوت، نعت، مواعظ حسنہ سے لوگوں کی تربیت کی جاتی۔ بعد ازاں حاضرین کو پرتکلف کھانا پیش کرتے۔ لوگ ان روحانی خصوصی محافل کو سال بھر یاد رکھتے وہ محافل یہ ہیں:

1. یادِ شہید کربلا و یوم عاشورہ ۱۰ محرم الحرام۔
2. عید میلاد النبی ﷺ۔
3. ۱۷ رمضان المبارک یوم شہدائے بدر/ یاد حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ۔

**واعظ و تقریر:** علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ نے جامعہ مسجد حنفیہ رضویہ مین بازار مجاہد آباد میں ۳۷ سال سے زائد عرصہ واعظ و خطابت کرتے گزارا۔ آپ دوران واعظ قرآن و حدیث و فقہ سے استدلال کرتے۔ آپ اپنی تقریر میں دیگر موضوعات کے علاوہ خصوصی طور پر عقائد کے حوالہ سے گفتگو فرماتے۔ آپ کی تقریر دلپذیر اور علمی ہوتی۔ دوران تقریر لطیفہ و ہلکی

مذاق ہرگز ہرگز نہ کرتے۔ انتہائی سنجیدگی کے ساتھ تقریر کرتے۔ آپ کو یہ ملکہ حاصل تھا کہ وقت کی مناسبت سے اپنے موضوع کو خوب نبھانا جانتے تھے۔ بغیر سپیکر کے دور دور تک آپ کی آواز سنائی دیتی تھی۔ ماہر رضویات حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی (کراچی) کی معیت میں جناب عبدالسلام قریشی مظہری صاحب کے گھر ایک محفل میں حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ نے خطاب کیا۔ آپ نے حج کے موضوع پر خطاب کیا۔ حج کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے ایسے علمی نکات پیش کیے کہ حاضرین کے علاوہ حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ العالی آپ کی تقریر سے بہت محظوظ ہوئے اور اعتراف کیا کہ حج کے موضوع پر ایسی تقریر پہلی مرتبہ سنی ہے۔

اسی طرح ایک اور محفل جس میں حضرت مسعود ملت کے علاوہ پروفیسر محمد صدیق اکبر، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر الوری۔ جناب پروفیسر قاری محمد رفیق صاحبان و دیگر علمائے کرام موجود تھے۔ یہ محفل دی لعل انجمل سکول کے جناب سید رحیم حسین غازی صاحب مدظلہ العالی کے گھر منعقد ہوئی تھی۔ تقریباً ۲۵۰ کے قریب افراد موجود تھے۔ اس میں حضرت علامہ قاری کریم الدین صاحب کا خطاب ہوا۔ آپ کا خطاب اتنا پر اثر تھا کہ لوگ عش عش کرا تھے۔ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ نے اتنی کثرت سے زبانی احادیث بیان کیں کہ جناب پروفیسر قاری محمد رفیق گورنمنٹ کالج شرقپور شریف نے متاثر ہو کر احقر کے روبرو علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کو بے حد خراج تحسین پیش کیا۔ اور آپ کی علمی قابلیت کا اعتراف کیا۔

آپ اپنی تقریر میں احقاق حق رد ہائے باطلہ کرتے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی کی تحقیقات و نظریات کی روشنی میں بیان کرتے۔ آپ کی علمی قابلیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے علامہ خواجہ بشیر احمد چشتی صاحب خطیب جامع مسجد محمدی، واران کرین ہالدن، انگلینڈ نے متعدد مرتبہ ۱۹۷۲ء سے ۱۹۸۰ء تک مسلسل کوشش کی کہ آپ لندن میں آکر عوام کی کچھ رہنمائی فرمائیں۔ مولانا نے خود آکر وہاں پر لے جانے کی کوشش کی،



قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کے جملہ احباب سے بھی کوشش کروائی، لیکن آپ نے پاکستان کی سرزمین کو ہر معاملے پر ترجیح دی۔ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ نے کبھی بھی واعظ و تقریر کا معاوضہ وصول نہ کیا۔

**مجاہد امام احمد رضا:** حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کو امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ سے حد درجہ عشق تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے بریلی شریف جا کر آپ کے روضۂ اقدس پر حاضری دی۔ آپ اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ و علمی تحقیقات کو حق جانتے اور مانتے امام احمد رضا کی تحقیق سے سرمو انحراف نہ کرتے تھے، فرمایا کرتے تھے کہ جو اگلی تحقیق پر اپنی تحقیق پیش کرتا ہے، ہمیشہ منہ کی کھائے گا۔ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ نے سلف صالحین خصوصاً حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کے افکار نظریات تعلیمات کا تحفظ کیا۔ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ امام احمد رضا کے نظریات کے بہت بڑے داعی تھے۔ بلکہ اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ کو روئے زمین کے علماء کے فتاویٰ پر ترجیح دیتے تھے۔

قاری کریم الدین علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ "دور حاضر کے کل علماء، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے سامنے بونے ہیں اور چھوٹے قد کے ہیں۔ چنانچہ آپ نے وقت کے کسی مفتی کو قطعاً کوئی ترجیح نہ دی، بلکہ ہر معاملہ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے فتاویٰ سے رجوع فرمایا۔

یہی وجہ ہے کہ اپنی وفات سے کچھ ماہ قبل مدینہ لائبریری مجاہد آباد مغلپورہ میں، جس کی آپ عرصہ ۱۵ سال سے سرپرستی فرما رہے تھے، خصوصی طور پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کا جدید فتاویٰ "العطایا النبویہ فی فتاوی الرضویہ" کی ۲۲ جلدیں اپنی سرپرستی میں خرید کر مدینہ لائبریری میں عوام الناس کے مطالعہ کے لیے رکھوائیں۔

آپ مسلک رضا کی بولتی تصویر تھے۔ کسی کی رورعایت نہ فرماتے۔

جب بھی امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی کوئی نئی کتاب یا رسالہ چھپتا تو راقم الحروف کو حکم کر

رکھا تھا کہ فوراً میرے لیے خرید لیا کرو، پھر ایسا ہی ہوتا کتاب رسالہ ملنے پر بہت خوشی کا اظہار کرتے، پھولے نہ سماتے۔ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ عقائد کے فقہ اعمال میں امام احمد رضا کے مقلد تھے۔ قاری صاحب کی تمام زندگی فکر رضا کا عکس تھی۔

**مختلف تحریکات میں کردار:** دین اسلام پر جب بھی کوئی ایسا وقت آیا یا وقت کے یزیدوں نے دین اسلام میں رخنہ اندازی ڈالنے کی کوشش کی تو عاشقان مصطفیٰ ﷺ نے ہمیشہ باطل کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بنادی۔ آپ نے مملکت خداداد پاکستان میں تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ و ختم نبوت و مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کی خاطر جمعیت علمائے پاکستان کے پلیٹ فارم پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، اپنے علاقہ میں قیادت کی اور بے باک مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ تحریکات میں حصہ لینے کی پاداش میں قید و بند کی تکالیف برداشت کیں۔ علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کی سیاست عین دین تھا، آپ نے جمعیت علمائے پاکستان میں رہ کر بھی اندرون خانہ حق و صداقت کی بات کی۔ جس کا اعتراف جمعیت علمائے پاکستان کے ممبران کو ہے۔

۲۴ نومبر ۱۹۷۷ء بروز اتوار مسجد حنفیہ رضویہ مین بازار مجاہد آباد میں ایک تاریخی جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت قاری کریم الدین علیہ الرحمہ نے فرمائی۔ اس جلسہ میں جناب مولانا شاہ احمد نورانی (ایم۔این۔اے) کا خطاب ہونا تھا۔ اس موقع پر انتظامیہ کمیٹی نے ایک اشتہار بھی شائع کیا۔ بسلسلہ ریکارڈ اس اشتہار[ل] کا عکس صفحہ نمبر 15 پر شائع کیا جارہا ہے۔

**درس قرآن:** آپ قرآنی علوم کے ماہر تھے۔ درس و تدریس میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ تبلیغ کے اسرار و رموز سے بخوبی واقف تھے، یہی وجہ تھی کہ لوگوں میں قرآن حکیم کا شغف بیدار کرنے کے لیے قرآن پاک کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے اس وقت کی انتظامیہ کمیٹی جامع مسجد حنفیہ رضویہ مین بازار مجاہد آباد، لاہور نے حضرت علامہ ابوالمکارم قاری کریم الدین صاحب

ل۔ یہ اشتہار ہمیں حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی محمد مظفر اقبال رضوی خطیب اونچی مسجد ٹیکسالی گیٹ لاہور سے ملا ہے جو کہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کے خاص دیرینہ دوست ہیں۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ سعید مسعودی



علیہ الرحمہ کو درس قرآن کے فرائض سونپے۔ آپ بلا ناغہ بعد نماز فجر درس قرآن دیتے۔ درس میں علمی نکات بیان کرتے، تفسیر و شرح کرتے، براہ راست قرآن حکیم سے لوگوں کو مستفیض کرتے اور یوں لوگوں کے دلوں میں قرآن حکیم کی عظمت و محبت کا نقش جماتے چلے جاتے۔ آپ نے قرآن حکیم کا مکمل درس قرآن ۱۳ سال کی مدت میں اختتام پذیر کیا۔ درس قرآن کے اختتام پر اس وقت کی انتظامیہ نے اظہار تشکر کے لیے ایک عظیم الشان جلسے کا انعقاد کیا۔ اس موقع پر ایک اشتہار شائع کیا گیا۔ اس اشتہار کا عنوان ''علم و عرفان کی بارش'' تھا۔ یہ جلسہ تاریخ ۱۴ شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ بموقع شب برات ۲۸ جون ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مسجد میں ہی منعقد ہوا۔ مفسر قرآن حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے نامور جید علماء کرام کو دعوت خطاب دی گئی۔ طوالت کے خوف کے باعث یہاں پر علماء کا نام درج کرنے سے معذور ہوں۔ قارئین کے ذوق نظر کے لیے اس اشتہار کا عکس من و عن صفحہ نمبر 16 پر شائع کیا جارہا ہے۔

**آخری درس قرآن:** قدرت خدا کی رنگ آفرینی تو دیکھئے کہ حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی علیہ الرحمہ کے آخری درس قرآن میں بالکل وہی رونق دیکھنے میں آئی جو آپ کے ابتدائی دور کے درس قرآن میں ہوا کرتی تھی۔ قرآن کیا تھا بس آپ کی زندگی کا نچوڑ تھا۔ آپ درس قرآن دیتے ہوئے اسی آیت پر پہنچے:

''قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ـ'' ترجمہ: کامیاب ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو پاک کیا اور اپنے رب کا ذکر کیا اور نماز پڑھی۔

اب ہمیں کیا پتا تھا کہ یہی کامیابی ہم آج کی رات کے آخری پہر دیکھ لیں گے۔ آپ کا انتقال کیا تھا، عظیم کامیابی کا عظیم منظر تھا۔ اب ہمیں سمجھ آئی کہ آپ نے آخری درس میں جو ''کامیابی'' بتائی وہ یہ ہے۔ لوگوں کو بتا گئے کہ دیکھو یہ ہے میری کامیابی اور میری زندگی کھلی کتاب کی طرح ہے۔ آپ کا آخری درس کامیابی کے موضوع پر تھا۔ ہمیں بہت بڑا درس و سبق

دے گئے اور حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کے بارے میں یہ درس بہت پختہ ہوتا گیا۔

گہ ہے بات دل کو سمجھانے کی

**حلقہ اثر:** آپ کا حلقہ اثر بہت وسیع وعریض تھا۔ جبکہ آپ ایک سادہ درویشانہ طبیعت کے مالک تھے۔ خلقت کثیر آپ کے پاس آتی، اپنے علاقے کے علاوہ ملنے والوں میں علماء، وزراء، امراء، وکلاء، طلباء، آرمی آفیسر، سیاسی وسماجی شخصیت بھی تھے۔ لیکن کبھی کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کیا۔

**کرامات:** اللہ کریم اپنے نیک بندوں کو نوازتا ہے۔ اللہ کا دوست کرامت دکھانے کا پابند نہیں ہوتا۔ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کی سب سے بڑی کرامت آپ کی سراپا سنت زندگی تھی۔ ایک عالم باعمل شخصیت تھے۔ سنت رسول پاک کے اہتمام میں التزام برتنے میں کم ہی کسی کو پایا۔ اس قدر سادگی پسند تھے کہ پہلی بار ملنے والا انکے علمی مقام ومرتبہ سے متعلق گمان نہیں کرسکتا تھا۔ کہ کس پائے کی علمی شخصیت سے مل رہا ہے۔

حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کے صاحبزادگان کا بیان ہے کہ:

چونکہ حضرت قاری صاحب زمیندار اور کاروباری گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے خاندان میں زیادہ پڑھنا پڑھانا نہ تھا۔ بلکہ کم سنی میں بچوں پر بھاری ذمہ داریاں سونپ دی جاتیں۔ اس لئے قاری صاحب کے والد آپ سے تعلیم چھوڑنے پر اصرار کرتے اور تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھنے کے آپ سے کوئی خاص مالی تعاون نہ کرتے تھے۔ آپ کو اکثر مالی مشکلات کا سامنا رہتا۔

قاری صاحب بیان فرماتے ہیں کہ:

میں روزانہ دارالعلوم سے تین چار میل دور پیدل کسی مولوی صاحب سے کوئی کتاب پڑھنے جاتا کیونکہ کرایہ کیلئے پیسے نہ ہوتے، فرماتے ہیں، چل چل کر میرے پاؤں میں چھالے پڑ جاتے، فرماتے ہیں، ایک مرتبہ راستہ میں میں نے رومال بچھا کر



نماز پڑھی اور گڑگڑا کر دعا مانگی: یا اللہ! میں یہ تمام مشکلات صرف تیرے دین کیلئے جھیل رہا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: کہ دعا مانگ کر میں نے رومال اٹھایا تو اس کے نیچے معقول رقم پڑی تھی۔

قاری صاحب نے یہ واقعہ متعدد مرتبہ گھر میں بیان فرمایا، اہل خانہ اس کے راوی ہیں

(۲)

آپ کی رحلت کے موقع پر تین کرامتیں دیکھنے میں آئیں:

1. موسلادھار بارش۔
2. نماز جنازہ پڑھانے سے قبل اسپیکر کا خاموش رہنا[1]
3. معاندین کی زبان سے اعترافات عظمت۔

**حاضر جوابی:** حضرت مولانا قاری کریم الدین علیہ الرحمہ میں حاضر جوابی بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب آپ حضرت مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمہ کے زیر سایہ جامعہ نعیمیہ چوک دالگراں میں زیر تعلیم تھے، کہ ایک دن آپ کا ایک غیر مقلد مولوی سے مباحثہ و مناظرہ ہوگیا۔ کثیر طلباء اسی موقع پر جمع ہوگئے۔ وہ مولوی کہنے لگا حضور اکرم ﷺ کو علم غیب کیسے ہوگیا؟ ثبوت یہ پیش کیا کہ ایک دفعہ ایک حبشی عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی، جب وہ عورت کئی دن نظر نہ آئی تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ وہ بوڑھی مائی کہاں گئی؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا وہ فوت ہوگئی؟ پھر فرمایا وہ کب فوت ہوئی؟ پھر فرمایا اس کی قبر کہاں ہے؟ پھر صحابہ کرام کو ساتھ لے کر آپ ﷺ اسی مائی کی قبر پر حاضر ہوئے اور نماز پڑھی۔

وہ مولوی کہنے لگا کہ حضور اکرم ﷺ کو علم غیب کیسے ہوا؟ آپ (ﷺ) تو نہ صرف موت سے بے خبر رہے، بلکہ آپ مائی کی قبر تک نہ جانتے تھے بلکہ اس کیلئے بھی آپ (ﷺ) کو صحابہ کرام کی ضرورت پڑی۔

۱۔ کیونکہ آپ نے ۳۵ سال بغیر سپیکر کے نماز پڑھائی آپ کی استقامت تھی کہ بے زبان اسپیکر کو بھی حیا آگئی لیکن عقل کے بندوں کو عقل آکر بھی نہ آئی۔

مولانا قاری کریم الدین علیہ الرحمہ فرمانے لگے کہ بھئی یہی حدیث تو علم غیب کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ اور اسی حدیث کو پڑھ کر میں آپ ﷺ کے علم غیب کا قائل ہوا۔ مجمع پر سکوت طاری تھا۔ آخری وہ مولوی بولا بھئی کیسے اسی حدیث سے علم غیب کا ثبوت ملتا ہے۔ کچھ تو سمجھاؤ تو مولانا قاری کریم الدین فرمانے لگے کہ بھئی حضور اکرم ﷺ کو معلوم تھا کہ اس زمانہ کے کچھ مولوی لوگوں کو قبروں پر جانے سے روکیں گے۔ تو آپ نے انکے تدارک کے لیے امت کو عملاً یہ تبلیغ کی کہ قبر پر نہ صرف اکیلے نہیں گئے بلکہ صحابہ کی جماعت ساتھ لے کر گئے، اور امت کو یہ تعلیم دی کہ نہ صرف خود قبروں پر جاؤ بلکہ لوگوں کو بھی ساتھ لے کر جاؤ۔ اور بتا دیا کہ اس فرقہ کے لوگ جھوٹے ہیں۔ بس یہ سننا تھا کہ ان مولوی صاحب کے تن بدن سے جیسے جان نکل گئی ہو وہ لاجواب ہو گئے۔

حضرت مفتی محمد حسین نعیمی صاحب کہیں قریب ہی یا کسی قریبی کمرے میں تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے قاری صاحب کو بلایا اور فرمایا سچ سچ بتاؤ آپ نے یہ جواب کہاں سے لیا۔ آپ نے تو کمال کر دکھایا۔ قاری صاحب نے عرض کیا یہ جواب میں نے خود اپنی طرف سے دیا ہے۔ تو مفتی صاحب آپ سے بہت خوش ہوئے اور تحسین فرمائی۔

**داتا روحانی شفاخانہ:** قاری صاحب علیہ الرحمہ کو طب و حکمت و عملیات میں خصوصی مہارت حاصل تھی۔ طب میں آپ سند یافتہ تھے۔ جبکہ مخفی علوم میں آپ نے سخت مجاہدات، چلہ کشی سے روحانی منازل طے کیں۔ آپ بہت زیادہ اسمائے الٰہیہ کے عامل و کامل تھے۔ اس میں متعدد بزرگوں سے اجازت بھی حاصل تھی۔ آپ کو خواب میں واضح اشارات کے ذریعہ آستانہ عالیہ سیال شریف بلوایا گیا، جہاں آپ نے خصوصی طور پر روحانی فیض حاصل کیا۔ آپ کے کتب خانہ میں طب و حکمت و عملیات علم جفر و نجوم پر نادر و نایاب کتب موجود ہیں۔

مشکلات میں پھنسے ہوئے لوگ علاج و معالجہ کے سلسلہ میں آپ کے پاس حاضر ہوتے۔ آپ ان کو نماز پنج گانہ کی تلقین کرتے اور ساتھ ہی عملیات و وظائف بتاتے۔ آپ یہ سلسلہ خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کے لیے کرتے کئی ایک کو اپنے پاس سے دوائیں دے دیتے۔



کسی قسم کا لالچ نہ کرتے۔ اہل علاقہ کی خواہش پر مجاہد آباد میں آپ نے داتا روحانی شفاخانہ قائم کیا۔ لیکن آپ کی درویشانہ طبیعت اور علمی مصروفیت نے آپ کو شفاخانہ بند کرنے پر مجبور کر دیا۔ دوبارہ پھر لوگوں کے پرزور اصرار پر آپ نے اپنے بڑے صاحبزادے محمد ابوبکر جاوید کو اپنی نگرانی میں خصوصی طبی و روحانی تربیت کی نیز علم جفر و نجوم کے متعلق آشنائی کروائی اور اپنے خاص طبی اسراری مجربات نقوش و عملیات سے نوازا۔ اپنی زندگی میں ہی داتا روحانی شفاخانہ صاحبزادہ ابوبکر جاوید کے سپرد کر دیا۔ اس طرح ابوبکر جاوید صاحب زید مجدہ بڑی عمدگی اور مہارت سے قاری صاحب کی یادگار یعنی داتا روحانی شفاخانہ کو خلق خدا کی خدمت کے لیے بڑی کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ واضح ہو کہ صاحبزادہ محمد ابوبکر جاوید صاحب زیدہ مجدہ ڈاکٹر آف ہومیو پیتھک کے آخری سال میں ہیں۔ ماشاء اللہ اپنے عظیم المرتبت والد گرامی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے داتا روحانی شفاخانہ کے پلیٹ فارم سے خدمت خلق میں مصروف کار ہیں۔

**اولاد امجاد:** حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کو اولاد کے سلسلہ میں اللہ کریم جل مجدہ نے کثیر تعداد میں نوازا۔ آپ کے پانچ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں ہیں، جبکہ دو صاحبزادیوں کی شادی خانہ آبادی ہو چکی ہے۔

آپ نے صاحبزادگان کا نام خلفاء رسول ﷺ کے ناموں پر رکھا ہے۔ ماشاء اللہ قاری صاحب کی تمام اولاد نیک اور بردبار ہے۔ اپنے والد گرامی کی طرح سادہ اور صاف گو طبیعت کی مالک ہے۔ خودداری اور سچائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

صاحبزادوں کے نام اور مختصر تعارف درج ذیل ہے:

**1۔ صاحبزادہ محمد ابوبکر جاوید زید مجدہ:** آپ قاری صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ بڑے ہونہار اور سلیقہ کار ہیں۔ ڈاکٹر آف ہومیو پیتھک کے آخری سال میں ہیں۔ بڑی محنتی اور ذمہ دار ہیں۔ قاری صاحب نے اپنے تمام طبی نسخہ جات و مجربات نقوش و عملیات کی آپ کو اجازت دے رکھی ہے۔ نیز داتا روحانی شفاخانہ بڑی عمدگی کے ساتھ چلا رہے ہیں۔

**2۔ محمد عمر زید مجدہ:** آپ قاری صاحب کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔ ایف۔ اے کرنے

کے بعد بی۔اے کی تیاری میں مصروف کار ہیں۔ پابند صوم وصلوٰۃ ہیں۔ دینی و مذہبی علوم میں بڑی واضح معلومات رکھتے ہیں۔ خاموش طبع و نیک سیرت ہیں۔

**۳۔ حافظ محمد عثمان:** آپ حافظ قرآن ہیں۔ مطالعہ کا بہت شوق رکھتے ہیں۔ قبلہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کے ہم شکل ہیں۔ آپ گورنمنٹ کالج باغبانپورہ میں زیر تعلیم ہیں۔

**۴۔ محمد علی جاوید زید مجدہٗ:** آپ چوتھے صاحبزادے ہیں، میٹرک کرنے کے بعد جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو میں درس نظامی میں داخلہ لیا۔ ایک سال کے بعد جامعہ نعیمیہ سے جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں منتقل ہو چکے ہیں۔ بڑے محنتی اور ہونہار ہیں۔ نعت خواں بھی ہیں۔ نعت وسلام بڑی خوش الحانی سے پڑھتے ہیں۔ اس کے علاوہ بڑی کامیاب کمپیئرنگ بھی کرتے ہیں۔

**۵۔ منیر احمد زید مجدہٗ:** آپ سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ ماشاء اللہ آپ نے بھی درس نظامی کے پہلے سال میں جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ میں داخلہ لے رکھا ہے۔

الغرض تمام صاحبزادگان اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر ہیں۔ نیک سیرت و نیک خو ہیں۔ مولیٰ کریم صاحبزادگان کو سلامت باکرامت رکھے۔ آپس میں محبت و اتفاق عطا فرمائے۔ صاحبزادگان کو حضرت قاری صاحب علیہ الرحمہ کا صحیح جانشین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

**عظیم موت:** كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کے مصداق ہر ذی روح نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ ہمارے ممدوح شیخ الحدیث والتفسیر عاشق رسول صوفی باصفا عالم باعمل ابوالمکارم حضرت علامہ الحاج قاری کریم الدین نور اللہ مرقدہٗ رضائے الٰہی سے عارضہ قلب کی وجہ سے کارڈیالوجی ہسپتال میں مورخہ ۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ/۲۵ مارچ ۲۰۰۲ء یوم عاشورہ بروز پیر رات سوا ایک (1:15) بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ بوقت وصال آپ کی عمر ۶۵ سال تھی۔

اللہ کے برگزیدہ بندوں کا جینا مرنا عظیم ہوتا ہے، یہی وجہ تھی کہ وقت نزع میں بھی آپ کے لبوں پر یا اللہ یا رسول اللہ کے الفاظ جاری ہو گئے، پھر آپ نے کلمہ طیبہ پڑھا اور پھر اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔ ۱۰ محرم الحرام (یوم عاشورہ) یعنی اللہ کریم کے پسندیدہ دنوں میں



سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کو وصال کے لیے اپنا محبوب ترین دن یوم عاشورہ (عاشورہ کی شب) عطا فرمایا۔ مزید انعام در انعام یہ کہ اسی روز حضور ﷺ کا محبوب دن عطا کیا۔ یہ کیسی سعادتیں اور نعمتیں ہیں۔

وقت وفات جناب سید رحیم حسین غازی، پرنسپل دی لٹل اینجل سکول جناب محمد علیم صدیقی انچارج مدینہ لائبریری، صاحبزادہ محمد ابوبکر جاوید ہسپتال میں قاری صاحب علیہ الرحمہ کے پاس تھے، بلکہ قاری صاحب کو اپنی کار پر ہسپتال لے کر جانے کی آخری سعادت و خدمت کا شرف بھی سید رحیم حسین غازی صاحب کو حاصل ہوا۔

**غسل:** آپ کی میت کو غسل دینے کے لیے درج ذیل احباب نے شرکت کی:

1. علامہ نسیم مصطفائی۔
2. چوہدری محمد صدیق سیکرٹری۔
3. ماسٹر عبدالقیوم۔
4. لیاقت علی مستری۔
5. شیخ مبین احمد نقشہ نویس۔
6. شیخ محمد احمد مسعودی۔
7. ظہور الٰہی ابن حافظ قاری منظور الٰہی۔

چوہدری محمد صدیق سیکرٹری نے غسل کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ بوقت غسل قاری صاحب کا جسم بالکل نرم و تر و تازہ تھا جس طرف بھی اعضاء کو موڑنا چاہا با آسانی مڑ گیا۔ مولانا کے جسم میں کسی قسم کا کوئی عیب نہ تھا، چہرہ پر انوار کی بارش تھی۔

**سفر آخرت:** آپ کی وفات کی خبر لوگوں پر بجلی بن کر گری، لوگ لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے، گرد و نواح کے بازار آپ کے سوگ میں بند ہو گئے تھے۔ آپ کے جنازہ میں کم و بیش پندرہ ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی، جنازہ میں اکابر علماء و مشائخ کے علاوہ دینی سیاسی و سماجی، آفیسرز ہر طبقہ کے لوگوں نے بڑھ چڑھ کر شرکت کی، عوام الناس کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کو دیکھتے ہوئے آپ کی چارپائی کے ساتھ لمبے رسّے باندھے گئے۔ علاقہ مجاہد آباد کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ دیکھنے کو نہیں آیا۔ کیوں نہ ہو عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے اُٹھے

آخری دیدار کے وقت عوام الناس کا سیلاب سنبھالا نہ گیا۔ بعد نماز مغرب فوراً کلمہ طیبہ کے ذکر کی گونج میں آپ کی رہائش گاہ سے جنازہ اٹھایا گیا۔ خلقت کے ہجوم کی وجہ سے بیشتر افراد کندھا نہ دے سکے۔ آپ کی نماز جنازہ پی۔ آر۔ ہائی سکول مغلپورہ کی وسیع و عریض

گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ گراؤنڈ وسیع تر ہونے کے باوجود اپنی تنگ دامانی کا احساس دلا رہی تھی۔ لوگ مجبوراً گراؤنڈ سے باہر نماز جنازہ کے لئے کھڑے ہوئے۔ صف بندی بڑی مشکل سے ہو پائی۔ اس دوران لاؤڈ اسپیکر سے مسلسل نظم وضبط کا اعلان ہوتا رہا۔ نماز جنازہ کے لیے خلقت کا وہ ہجوم کہ تاحد نظر سر ہی سر تھے۔

نماز سے قبل لاؤڈ اسپیکر آن کیا گیا لیکن اس مرد مومن نے رخصت کے سفر میں اپنی استقامت با کرامت ظاہر فرمادی اور عین وقت پر لاؤڈ اسپیکر نے ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔

برادرم محمد عبدالستار طاہر بیان کرتے ہیں کہ:

میرے پاس ہی انتظامیہ کا ایک آدمی کھڑا کہہ رہا تھا: "سیٹ تو اچھا بھلا تھا، ہم نے چیک کیا سارا کام ٹھیک تھا، یہ عین وقت پر اسے کیا ہوا سمجھ نہیں آئی۔

کچھ انہیں خاک آتی۔ ساری عمر نہ سمجھ پائے، اب ہی سمجھ جاتے۔ یوں بغیر سپیکر کے قاری صاحب کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

آپکی نماز جنازہ آپ کے استاد گرامی مفتی اعظم پاکستان حضرت العلامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور / شیخوپورہ نے پڑھائی۔

آپ کی تدفین عظیم روحانی خانقاہ حضرت میاں حافظ محمد اسماعیل سہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ المعروف (ورس بڑے میاں) مجاہد آباد کے خاص ملحقہ اندرونی قبرستان میں کی گئی، ٹھیک عشاء کی اذان کے دوران وقت آپ کے جسم اقدس کو قبر مبارک میں اتارا گیا۔

حضرت میاں محمد اسماعیل علیہ الرحمہ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنی رفاقت آپ کو دیدی۔ یہ عشق ومحبت کی بات ہے، وگرنہ کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ قاری صاحب اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ولی اللہ کے پاس دفن ہوں گے۔ کیونکہ آپ کے ظاہری و مالی حالات اس کی اجازت نہ دیتے تھے کیونکہ اوقاف گورنمنٹ کی فیس اور فوری اجازت کے اہل خانہ متحمل نہ ہو سکتے تھے۔ جبکہ علاقہ کے ہر امیر وغریب کی خواہش یہ ہے کہ قبر کی دو تین گز جگہ ولی کامل کے قدموں میں مل جائے۔

شبنم کی طرح ستھرا، اجلا نکھرا وہ مرد باصفا بزم جہاں سے اٹھ گیا تو ہر کس وناکس نے



خود کو تہی دست پایا، خود کو کڑی دھوپ میں کھڑا پایا۔ دھوپ کی تیزی سے جانا کہ کوئی سائبان تھا جو سر سے ہٹ گیا ہے۔ ہاں سفر وہی تھا جو ساتھ کٹ گیا۔ یہ صحرا اب تنہا ہی پاٹنا ہے۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی قبر انور پر کروڑوں اربوں رحمتوں کا نزول فرمائے۔ آمین

**فرمودات کریمیہ:**

1. اپنے معاملات کو ٹھیک رہنے کی تلقین کرتے۔
2. سختی سے نماز کی پابندی کی تلقین کرتے۔
3. حلال روزی کمانے اور حرام سے بچنے کا کہتے۔
4. احباب کو کثرت سے درود شریف کی تلقین کرتے۔
5. طالب علم کے لیے سب سے بڑا وظیفہ اسکا روزانہ کا سبق ہے۔
6. آپ ہمیشہ فرقہ ہائے باطلہ بدمذہبوں سے بچنے کی تلقین کرتے تھے۔
7. مسلمان کی پہلی نماز جب چھوٹنی چاہیے جس دن اس کی موت واقع ہو۔
8. عورتوں کو تلقین کرتے کہ اپنے شوہر کی اطاعت کرے۔

**جامعہ مسجد حنفیہ رضویہ میں مدت قیام** جامع مسجد حنفیہ رضویہ مین بازار مجاہد آباد مغلپورہ، لاہور میں آپ نے اپنی زندگی کے ۳۷ سال گزارے۔ جس میں آپ کی استقامت نظر آتی ہے اور آپ کی مستقل مزاجی کا پتہ چلتا ہے۔ اس عرصہ میں آپ نے انتظامیہ کمیٹی سے کبھی بھی وظیفہ بڑھانے کی درخواست نہ کی، جو ملا صبر وشکر سے لے لیا۔ اپنے کردار وعمل سے مسجد کے محراب و منبر پر کبھی آنچ نہ آنے دی۔ آپ مسجد میں ۱۹۶۵ء میں تشریف لائے تھے۔

**علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کی یاد میں تعزیتی اجلاس:** آپ کی وفات سے دینی مذہبی علمی حلقوں میں خلا پیدا ہو گیا تھا۔ اس موقع پر مختلف مدارس ومساجد تنظیموں میں تعزیتی اجلاس منعقد ہوئے۔ اسی طرح ایک اہم تعزیتی اجلاس جماعت اہل سنت حلقہ مغلپورہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۵ اپریل ۲۰۰۲ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ڈھائی بجے سہ پہر جامعہ مسجد

صدیقی مجاہد آباد مغلپورہ لاہور میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مولانا قاری کریم الدین سیالوی علیہ الرحمہ کی دینی علمی وروحانی ،سیاسی خدمات کوخراج تحسین پیش کیا گیا۔ اور آپ کے کارہائے نمایاں کو اجاگر کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور/شیخوپورہ نے کی۔ جبکہ مہمانانِ خصوصی پروفیسر ڈاکٹر علامہ سرفراز احمد نعیمی، پرنسپل جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو، لاہور۔ حضرت علامہ مفتی مظفر اقبال رضوی، چیرمین سنی ایکشن کمیٹی پاکستان اور حضرت قاری غلام رسول بانی سرپرست ادارہ تعلیمات اسلامیہ لاہور تھے۔ علاوہ ازیں دیگر علمائے کرام، سماجی وسیاسی شخصیات نے شرکت کی۔

### سالانہ ختم شریف وعرس:

مرد درویش کا پہلا سالانہ ختم شریف وعرس مبارک بمطابق ۱۲ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ/ مورخہ ۱۶/ مارچ ۲۰۰۳ء بروز اتوار بعد نماز ظہر جامعہ مسجد حنفیہ رضویہ مین بازار مجاہد آباد مغلپورہ لاہور میں بڑے تزک واحتشام کے ساتھ منایا جائے گا۔ ختم وعرس شریف کے موقع پر صاحبزادگان، انجمن فلاح عاشقانِ رسول مین بازار مجاہد آباد کی طرف سے ایک خوبصورت اشتہار شائع کیا گیا ہے۔ اس اشتہار کا عکس ذوق نظر کے لئے صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں۔ اس ختم شریف وعرس میں جید علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔



## باب نمبر ۴

## تاثرات

ممتاز دانشور ماہر رضویات، سعادت لوح وقلم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وانہ ھو اضحک وابکیٰ وانہ ھو امات واحیاہ

عزیز گرامی بکنار شکیبائی آرام گرفتہ باشید!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

محترم ومکرم علامہ قاری کریم الدین سیالوی علیہ الرحمہ کے انتقال پرملال کی اندوہناک خبر باعث صدغم والم ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۝

زخم وہ دل پہ لگا ہے کہ دکھائے نہ بنے
اور چاہیں کہ چھپالیں تو چھپائے نہ بنے

قاری صاحب علیہ الرحمہ صاحب عزیمت تھے، صاحب استقامت تھے، سلف صالحین کی یادگار تھے۔ اُن کی موت ایک عالم کی موت نہیں ایک عالَم کی موت ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۝ فقیر سے بے لاگ اور مخلصانہ محبت فرماتے تھے۔ اُن کی محبت، اُن کا اخلاص، اُن کی عاجزی وانکساری یاد آتی رہے گی۔

خیالک فی عینی وذکرک فی فمی
وحُبك فی قلبی فکیف تغیب

وہی ہنساتا ہے، وہی رُلاتا ہے، وہی مارتا ہے، وہی جلاتا ہے۔ خوشی وغم اور موت وزندگی اُسی کی طرف سے ہے، جب اُس کی طرف سے ہے تو پھر نعمت ہی نعمت ہے، رحمت ہی رحمت ہے۔

ا۔ تعزیت نامہ بنام برادرم محمد عمر مسعودی ابن قاری کریم الدین علیہ الرحمہ

تیری مرضی جو دیکھ پائی ہے
خلش درد کی بن آئی ہے

سب سے بڑی سعادت یہی ہے کہ اس کریم کی رضا پر راضی رہا جائے۔ ہر حال میں اُسی پر نظر رکھی جائے اور اُسی کو یاد کیا جائے۔ اُسی کی یاد قرارِ دل و جاں ہے۔ وہی بے آسرا کا آسرا ہے۔ وہی ناامیدوں کی امید ہے۔ وہی پالتا ہے، وہی پرورش کرتا ہے، وہ ہماری رگِ جاں سے بھی زیادہ قریب ہے۔ جہاں ہم جاتے ہیں، وہ ہمارے ساتھ ہے۔ کیسا رحیم و کریم ہے کہ اپنے بندوں کو تنہا چھوڑا ہی نہیں، اُس کی حفاظت کے لیے اپنے فرشتے مقرر فرمادیے۔

میرے عزیز! اُس کی طرف متوجہ رہیں، ہرگز مایوس نہ ہوں۔ احساسِ معیت سے ہمت بلند رکھیں۔ ان شاء اللہ سب کام بن جائیں گے۔

اُس کریم کا شکر ادا کریں کہ سالوں حضرت والد ماجد علیہ الرحمہ آپ کے سروں پر سایہ فگن رہے، جدائی کے غم میں وصل کے دن بھی یاد رکھیں تاکہ صبر کے ساتھ ساتھ شکر کی بھی سعادت حاصل ہو۔ مولیٰ تعالیٰ آپ سب کو اس صدمہ جانکاہ پر صبر واستقامت عطا فرمائے اور اُس پر اجرِ عظیم سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

فقیر کی طرف سے سب اہلِ خانہ اور احباب کی تعزیت کردیں۔ فقیر کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ قاری صاحب علیہ الرحمہ کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوارِ قدس میں مقامِ رفیع عطا فرمائے۔ آمین! حضرت مرحوم کی زندگی دین کی خدمت میں گزری۔ یقین ہے کہ ان کو نوازا گیا ہوگا اور اُن کے طفیل آپ کو بھی نوازا جائے گا ـــــ ان شاء اللہ تعالیٰ ـــــ تمام احباب کو سلام کہیں۔

فقط والسلام

**احقر**

محمد مسعود احمد عفی عنہ



●

برادرم زید مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کی مفارقت کا سخت صدمہ ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مولائے کریم اُن کی مغفرت فرمائے اور درجات عالیہ بلند فرمائے۔ آمین۔ سلفِ صالحین کی نشانی تھے۔ حق کے علاوہ کسی کی رورعایت نہ کرتے تھے۔ صاف دل اور صاف گو تھے۔ فقیر سے بے لوث محبت فرماتے تھے۔[1]

●

عنایت نامہ موصول ہوا، قبلہ قاری صاحب کے اچانک انتقال کی خبر سن کر شدید صدمہ ہوا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر درجاتِ عالیہ عطا فرمائے۔ آمین۔ ان کو دیکھ کر سلفِ صالحین کی یاد تازہ ہوجاتی تھی۔ وہ سراپا اخلاص تھے۔ وہ پیکرِ محبت تھے۔ ان کی محبت واخلاص ناقابلِ فراموش ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں خوب خوب نوازے۔ آمین۔ احباب کی جدائی نے دل پر اثر کیا مگر مولائے کریم کی یاد باعثِ تقویت ہے۔ غم بھی اس کی عطا ہے۔

حضرت رابعہ بصری فرماتی ہیں کہ رضا یہ ہے کہ جس طرح اللہ کی نعمت پر خوشی ہو اسی طرح معیت پر بھی خوشی ہو۔ کہ دونوں اس کی طرف سے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ہم بھی کو ہر حال میں اپنی رضا پر راضی رکھے۔ آمین[2]

●

محبی ومخلصی زید مجدکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اس سے قبل ایک عریضہ ارسال کیا جس میں تعزیت

۱۔ گرامی نامہ بنام محمد عبدالستار طاہر، مکتوب محررہ ۲۷ اپریل ۲۰۰۲ء
۲۔ مکتوب گرامی بنام محمد سعید مجاہد آبادی، مکتوب محررہ ۲۲ اپریل ۲۰۰۲ء

نامہ بھی رکھ دیا تھا۔ قاری صاحب علیہ الرحمۃ کے وصال کا سخت صدمہ ہے۔ آپ نے حضرت مرحوم کے بارے میں جو کچھ لکھا حرف بحرف صحیح ہے۔[1] وہ پیکر اخلاص ومحبت تھے۔ وہ جبل استقامت تھے۔ اُن کی جدائی اہلِ سنت کے لیے ایک عظیم المیہ ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

برادر نسبتی سید شکیل احمد بھی اچانک جدا ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ غم والم میں رب کریم کی یاد ہی بڑا سہارا ہے۔

آلام روزگار کو آساں بنا دیا
جو غم ملا اُسے غمِ جاناں بنا دیا

الحمدللہ ثم الحمد للہ دل اُسی کریم کی طرف متوجہ ہے۔ وہی مارتا ہے۔ وہی جلاتا ہے۔ وہی ہنساتا ہے، وہی رلاتا ہے، یہ سب اس کی پیاری ادائیں ہیں۔ محبت کا تقاضا ہے کہ ہر ادا پر قربان ہوں۔[2]

قائد اہل سنت
علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی
چیئرمین جمعیت علمائے پاکستان و
ورلڈ اسلامک مشن، پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر سن کر ملال ہوا۔ حضرت مولانا عالم باعمل اور نظام مصطفےٰ ﷺ کے سچے مجاہد تھے، ان کی زندگی قابل رشک تھی، موت بھی قابل رشک ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے حسنات قبول فرمائے۔

۱۔ احقر نے قاری صاحب کی رحلت کی اطلاع دیتے ہوئے مکتوب میں قبلہ پروفیسر صاحب کو حضرت علیہ الرحمہ کے حالات ووفات کے واقعہ کے متعلق لکھا تھا۔ اسی کے متعلق اشارہ ہے۔ سعید مجاہد آبادی۔
۲۔ مکتوب گرامی بنام ملک محمد سعید مجاہد آبادی، مکتوب محررہ ۶ رمئی ۲۰۰۲ء



ان کی اولاد اور ان کے شاگردوں کو ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

فقیر
**شاہ احمد نورانی**

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی
ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور / شیخوپورہ
رضا فاؤنڈیشن، لاہور

"مولانا قاری کریم الدین علیہ الرحمہ اہل سنت و جماعت کے انتہائی متقی اور صالح عالم دین تھے۔ قاری صاحب نے کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلایا۔ قاری صاحب باکردار انسان تھے۔ اگر ہمیں کوئی کہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی صاحب کردار انسان پیش کریں تو ہم بلا مبالغہ فخر کے ساتھ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کی شخصیت کو پیش کر سکتے ہیں۔ فی زمانہ کئی لوگ علم دین، دنیا حاصل کرنے کیلئے پڑھتے ہیں، لیکن قاری کریم الدین علیہ الرحمہ نے دین صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول کے دین کی خدمت کے لیے پڑھا تھا۔ اس دور میں قاری کریم الدین علیہ الرحمہ جیسے انسان کا ملنا بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

ان کے وصال سے پیدا ہونے والا خلا اور کئی مدتوں تک محسوس کی جاتی رہے گی۔"

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

نوٹ :۔ قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ العالی نے پیر اعجاز ہاشمی کی رہائش گاہ پر حضرت علامہ الحاج قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کے صاحبزادے حافظ محمد عثمان صاحب سے ملاقات کی۔ اور ان سے مرحوم کے بارے دکھ کا اظہار کیا۔ حضرت کی خدمات کو سراہا اور ان کے لئے فاتحہ خوانی و دعائے مغفرت کی۔

محسن اہل سنت

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری برکاتی

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

ناظم تعلیم وتربیت جماعت اہل سنت، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ کو لاہور کے فاضل جلیل، جبل استقامت، عالم باعمل، پیکر اخلاق عالیہ، راسخ العقیدہ سنی عالم دین مولانا علامہ قاری ابوالمکارم کریم الدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ونور مرقدہٗ دار فانی سے رحلت فرماگئے۔ انا للمولیٰ تعالیٰ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o وہ 37 سال تک جامع مسجد حنفیہ رضویہ، مین بازار مجاہد آباد (رام گڑھ) میں امام اور خطیب رہے، نماز مغرب کے بعد پی۔ آر گراؤنڈ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی، نماز جنازہ ان کے استاذ محترم استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی مدظلہ نے پڑھائی، نماز جنازہ میں خلق خدا کا بے پناہ ہجوم تھا، جوان کی مقبولیت کی واضح دلیل ہے، پھر ان کی خوش قسمتی یہ کہ انہیں دربار حضرت بڑے میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے پہلو میں قبر کی جگہ مل گئی۔

فقیر انہیں زمانۂ طالب علمی سے جانتا ہے، جب وہ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں پڑھا کرتے تھے، حضرت استاذ الاساتذہ مولانا علامہ غلام رسول رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ (صاحب تفہیم البخاری) مدرسہ کے مہتمم تھے اور حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی مدظلہ مدرس تھے، فقیر بھی بعض اسباق میں ان کے ساتھ شامل رہا، وہ حضرت مولانا قاری علی احمد روہتکی رحمہ اللہ تعالیٰ (سابق مدرس جامعہ رضویہ، فیصل آباد) کے رشتے دار تھے، اور بڑے محنتی، ہنس مکھ اور زندہ دل۔ یہ اوصاف ان میں زندگی کے آخری سانس تک برقرار رہے۔

حق گوئی اور بے باکی میں اپنی مثال آپ تھے، جو حق سمجھتے تھے ڈنکے کی چوٹ پر کہتے تھے، سچی بات یہ ہے کہ وہ:

''لایخافون لومۃ لائم'' (کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے)

''یخشونہٗ و لایخشون احداً الا اللہ''

وہ اللہ سے ڈرتے اور اس کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔''



کی چلتی پھرتی تصویر تھے، سنا ہے کہ انتظامیہ نے نماز میں لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے پر اصرار کیا تو انہوں نے نماز پڑھانے سے دست بردار ہونا قبول کر لیا، لیکن لاؤڈ سپیکر پر نماز پڑھانے پر تیار نہ ہوئے۔

عرصۂ دراز سے میرا مشاہدہ ہے کہ انہیں جب بھی دیکھا، اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کا ذکر کرتے ہی پایا، گفتگو صرف بوقت ضرورت کرتے پھر ذکر اور درود پاک میں مصروف ہو جاتے۔ بڑے مہمان نواز اور کریم النفس تھے، راقم پر خصوصی شفقت فرماتے تھے، اکثر ملاقات میں یہی مشورہ دیتے کہ ''منڈی بوٹی'' رات کو پانی میں بھگو دیں اور صبح پانی پی لیا کریں، دماغ اور نظر کے لئے بہت مفید ہے، بحمدہ تعالیٰ فقیر اس سلسلے میں کوشش کرتا ہے کہ ان کی ہدایت پر عمل کیا جائے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی اپنے ایک مکتوب (محررہ ۲۲/اپریل ۲۰۰۲ء) میں تحریر فرماتے ہیں:

''ملک محمد سعید صاحب کے خط سے محترم قاری کریم الدین صاحب علیہ الرحمہ کے انتقال کی خبر ملی، سخت صدمہ ہوا، مولا تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے، آمین۔ وہ فقیر سے بہت ہی محبت فرماتے تھے اور عالم ہوتے ہوئے بڑی عاجزی وانکساری سے پیش آتے۔ سلف صالحین کی یادگار تھے، مولا تعالیٰ ان کی دینی خدمات قبول فرما کر اس پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

فقیر اس دعا پر آمین کہتا ہے اور یہ بھی دعا کرتا ہے کہ رب کریم حضرت علامہ قاری کریم الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادوں محمد ابوبکر جاوید، محمد عمر، محمد عثمان غنی، محمد علی جاوید اور محمد منیر احمد صاحبان کو علم دین حاصل کر کے اپنے عظیم والد کی مسند پر بیٹھنے اور ان کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

۱۶/صفر المظفر ۱۴۲۳ھ

۳۰/اپریل ۲۰۰۲ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ

لاہور۔ پاکستان

استاذ العلماء حضرت العلامہ

مفتی محمد عبد العلیم سیالوی

شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علماء ورثہ انبیاء کرام صلوٰۃ اللہ علیہم ہیں۔ انہی کے دم قدم سے کائنات کی بہاریں۔ بھم یُمطرُوْنَ و بھم یُنْتَصَرُوْنَ علی الاعداء ۔ اللہ کریم انہی نفوس قدسیہ کی وجہ سے کائنات کو بارشوں سے نوازتا ہے اور انہی کے صدقے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا ہوتی ہے۔ ان نفوس قدسیہ کے جہاں میں قدم رنجہ فرمانے کی وجہ سے کائنات کی ہر شے شاداں و فرحاں ہوتی ہے، اور ان کے دنیا کے اٹھ جانے پر افسردہ و غمگین۔ ''فما بکت علیھم السماء'' اس پر شاہد کہ کافر مرے تو آسمان کو رنج نہ ہو۔ مفہوم مخالف یہ نکلا کہ اللہ کا بندہ اٹھ جائے تو آسمان و زمین غمناک ہوں۔

حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ اُن علماء دین سے تھے جنہوں نے ہمیشہ حق گوئی و بیباکی سے زندگی بسر کی۔

آئین جوانمرداں حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

طالب علمی کے زمانہ سے لے کر ان کے واصل الی اللہ ہونے تک انہیں ان گنت مسائل سے دوچار ہونا پڑا مگر کبھی ہمت نہ ہاری۔ علمائے حق کی یہی ایک پہچان ہے۔ کتنے ہی صاحب جبہ و دستار وقت کی مصلحتوں کی نذر ہو جاتے ہیں، بندہ مومن وہی ہے جو سب کچھ تج دے مگر دامنِ مصطفےٰ ﷺ کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ عشق مصطفوی جس کی رگوں میں خون بن کر دوڑ رہا تھا۔ کبھی بھی ایسا نہ ہوا کہ اوقات فارغ میں ان کی زبان سے صلوٰۃ و سلام کا ورد جاری نہ ہو۔ حالیہ رمضان المبارک کے بعد اپنے فرزند کو تعلیم دین کے لئے داخلہ کے واسطے



جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو تشریف لائے تو فرمانے لگے۔ درود شریف کے ورد کی (2) دو کروڑ کی تعداد الحمد للہ پوری ہو گئی ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

کسی عالم دین کا ایک ہی مسجد میں ۳۷ سال کا عرصہ گزار دینا۔ ان کے دین سے مخلص ہونے کی بین دلیل ہے۔ عشق و استقامت کا کوہ گراں آج ہم سے جدا ہے مگر اپنی عملی زندگی سے ''یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰۃ وفی الآخرۃ'' کا نمونہ بے بہا پیش کر دکھایا۔ ایسے لوگ بڑی مدت کے بعد دنیا میں آتے ہیں۔ المبطون شھید (کہ پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے) کا درجہ علیا پا کر اپنے مولیٰ کو پیارے ہوئے اور ہمیں اپنی یادوں کے سہارے تنہا چھوڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مدارج کو لحہ بہ لحہ بلند و بالا فرمائے اور متعلقین کو صبر کی توفیق دے۔

خادم العلماء

محمد عبد العلیم سیالوی

مفتی محمد مظفر اقبال قادری رضوی مصطفوی

جگر گوشہ مفتی محمد غلام جان قادری رضوی علیہ الرحمہ

(خلیفۂ امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ)

جامع مسجد حنفیہ رضویہ، اندرون ٹیکسالی گیٹ، لاہور

رفتید ولے نہ از دلِ ما

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُنکی زندگی کا ابتدائی دور بد پرہیزیوں اور تضادات کا مجموعہ ہوتا ہے، عمر کا بیشتر حصہ گزرنے کے بعد ان میں تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ اور نیکی کے حسن کا نکھار اس کی سابقہ گہنائی ہوئی زندگی کو اپنی آغوش میں لے لیتا ہے اور العبرۃ بالخواتیم کے

تحت آخر کاران کا شمار نیکوں میں ہونے لگتا ہے۔

لیکن ہمارے ممدوح حضرت ابوالمکارم مولانا قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ خطیب اعظم مجاہد آباد مغلپورہ، لاہور کا شمار ان نیک سیرت لوگوں میں ہوتا ہے جو اپنی ابتدائی زندگی میں ہی فضولیات اور بدپرہیزیوں سے مجتنب رہ کر تقویٰ کی شاہراہ پر گامزن رہے، وہ اسی خوبی کے سبب اپنے ہمعصروں میں ممتاز اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

راقم الحروف سے اس قدیم دوستی و رفاقت و تعلقات کی یہی بنیادی وجہ تھی جو کہ آخر دم تک قائم رہی۔ فراغت کے بعد آپ نے مختلف مقامات پر خدماتِ دینی سرانجام دیں اور آخر کار مستقل طور پر جامع مسجد حنفیہ رضویہ، گنج مغلپورہ میں خطابت و تدریس کے فرائض سرانجام دینا شروع کئے۔ یہاں پر آپ مسلسل ۳۶ سال تک علم و عرفان کی شمع فروزاں کئے رہے

طریقت میں آپ نے اپنے وقت کے عالم باعمل ولی کامل شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ سیال شریف کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض و غایت کلمۂ حق کو بلند کرنا ہے چاہے وہ کسی ظالم حاکم کے سامنے ہی نہ کرنا پڑے، کیونکہ یہی سب سے بڑا جہاد ہے۔ آپ اس پر سختی سے عمل پیرا رہے۔ اور بلا خوف و خائف اور بلا لومۃ لائم کسی جھجک کے بغیر کسی کی ناراضگی کی پرواہ کئے بغیر کلمۂ حق کو بروقت ادا کیا اور کسی مصلحت کا شکار نہ ہوئے۔

مسلک امام احمد رضا کی حقانیت کو ڈنکے کی چوٹ پر بیان کیا۔ صلح کلیوں سے ہمیشہ مجتنب رہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو آپ قول فیصل سمجھتے تھے۔ اسکے مقابلہ میں آپ کسی کے قول کو پرکاہ کی بھی حیثیت نہ دیتے تھے۔

اپنے علاقہ میں مخالفین مذہب حق اہل سنت و جماعت و گستاخانِ رسول کا ناطقہ بند کئے رکھا۔ اُن کے گمراہ کن خیالات و نظریات کا بروقت نوٹس لیتے اور وہ دندان شکن جواب دیتے کہ مخالفین کا خاموشی کے سوا کوئی چارۂ کار نہ ہوتا۔ مسلک کی اسی پختگی کی وجہ سے لوگ دور دراز سے آپ کے حلقۂ وعظ و تدریس میں شامل ہو کر مستفید ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو



حج بیت اللہ کی سعادت اور حاضری دربار سرکار رسالت مآب ﷺ کا شرف بھی حاصل ہوا۔

راقم الحروف کے ہمراہ:

1. سلطان الہند خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
2. حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ
3. حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ
4. حضرت شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
5. حضرت مولانا وصی احمد صاحب محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ پیلی بھیت
6. امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، بریلی شریف
7. حضرت محمد شیر رحمۃ اللہ علیہ پیلی بھیت اور
8. حضرت مولانا حشمت علی خاں رحمۃ اللہ علیہ پیلی بھیت

کے آستانوں کی چوکھٹ قدم بوسی کا اعزاز بھی حاصل کیا۔

حضرت مولانا قاری کریم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس افراتفری کے دور میں بڑی متوکلانہ زندگی بسر کی، خودی نہ بیچ فقیری میں نام پیدا کر، پر عامل رہے۔ کٹھن سے کٹھن مرحلہ پر بھی انہوں نے کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کر کے اپنی خودداری پر آنچ نہ آنے دی۔ قوت لایموت ان کا اوڑھنا بچھونا رہا۔

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار کی حاضری ہر جمعرات ان کا معمول تھا۔ دربار میاں وڈا جو آپکے بالکل قریب ہے، اکثر حاضری دیتے اور آخری دنوں میں تو روزانہ کا معمول بن گیا تھا۔

وصال سے چند ماہ قبل انہوں نے بعض لوگوں کے ناروا سلوک کا بڑے دکھے دل کے ساتھ کیا اور کہا کہ:

بعض لوگوں نے اپنی انا کے پیش نظر لاؤڈ اسپیکر میں نماز کا آغاز کر دیا ہے اور ۳۶ سالہ معمول کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے، جس سے مجھے دلی صدمہ ہوا ہے اور دل

میں سکون محسوس کرتا ہوں۔ اب وہاں سے میرا دل اچاٹ ہو گیا ہے۔

معلوم نہیں یہ کونسی گھڑی تھی کہ دعا قبولیت کو پہنچ گئی اور وہ مسجد تو کیا دنیا ہی چھوڑ کر چلے گئے۔ آہ! یہ صدمہ انکے لئے جان لیوا ثابت ہوا۔

ہمیشہ سے ملنے والا ساتھی اب ایک ماہ سے زائد عرصہ ہونے کو ہے کہ نہیں مل رہا تا آنکہ شب عاشورہ کو بوقت سحری ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ ریسور اٹھایا تو کسی نے یہ الم کی خبر سنا کر غمزدہ کر دیا کہ آپ کے دوست مولانا کریم الدین آج اس دنیا سے عالم آخرت کی طرف کوچ کر گئے۔ انا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ٥ بوجھل دل کے ساتھ مجاہد آباد والی مسجد میں گیا۔ لوگ تعزیت کیلئے آتے رہے اور اپنے صدمہ کا اظہار کرتے۔ علماء کا ایک جم غفیر موجود تھا۔

وہاں کے نمازیوں نے بتایا کہ کل عصر کے بعد آپ نے درس دیا۔ مغرب کی نماز باجماعت ادا کی۔ عشاء کے وقت دل میں تکلیف محسوس کی۔ اسی عالم میں نماز عشاء گھر پر ادا کی بعدہٗ ہسپتال چلنے کا کہا۔ وہاں پہنچے تو تھوڑی دیر بعد انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔ شب عاشورہ کی مبارک رات وصال ہوا۔ اور پیر کے مبارک دن بعد نماز مغرب نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی نے پڑھائی اور عشاء کی اذانوں کی گونج میں آپ کو حضرت میاں اسمٰعیل المعروف میاں وڈا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بائیں جانب والے احاطہ میں آہوں اور سسکیوں میں انکی آخری آرامگاہ میں اتار دیا گیا۔ جہاں وہ اب محو خواب ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی قبر پر انوار و رحمت کی پھوار برساتا رہے اور جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ آمین!

## رفتید ولے نہ از دلِ ما

محمد مظفر اقبال قادری رضوی مصطفوی

ابن مفتی محمد غلام جان قادری رضوی ہزاروی

جامع مسجد حنفیہ رضویہ اندرون ٹکسالی گیٹ، لاہور



حضرت علامہ محمد منشاء تابش قصوری نوری

سینئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

مہتمم مکتبہ اشرفیہ، مرید کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا سے کیا

انسان کی عظمت و رفعت کا پتہ اس وقت چلتا ہے۔ جب وہ اپنے علم و عمل اور پاکیزہ کردار کے باعث مخلوق خدا میں معروف و مقبول ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ بعض تو حین حیات ہی شہرت و مقبولیت کے فلک پر مہر و ماہ کی مانند دکھائی دیتے ہیں اور بعض خاموشی سے اسلام و سنیت اور انسانیت کی خدمت کرتے کرتے جب جہانِ فانی سے راہی بقا ہوتے ہیں تو دنیا حیران و ششدر رہ جاتی ہے، اور پھر اس کی پاکیزگی، طہارت، تواضع و انکساری، شرافت، علمیت کے گیت گانے لگتی ہے۔

ایسے ہی نیک نفس علماء و فضلاء، حفاظ اور قراء میں لاہور کی بلند مرتبت شخصیت حضرت مولانا علامہ الحاج القاری کریم الدین چشتی سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تھی، جو تقریباً چالیس سال تک مسلک حق اہل سنت و جماعت کی آبیاری میں شب و روز مصروف رہے۔

علاقہ بھر کے عوام و خواص کے دل میں انہوں نے گھر کر لیا تھا۔ جب وصال کی دولت سے بہرہ مند ہوئے تو کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو اشکبار نہ ہو۔ اب جانے کے بعد ان کی عمدہ داستانیں محبت بھری حکایتیں، اور ایمان افروز کہانیاں سناتے نہیں تھکتے۔ مرحوم میرے برادر طریقت تھے۔

حضرت شیخ الاسلام الحاج الحافظ خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات ان سے بے حد خوش تھی، ان کی خوش بختی اور نیک نصیبی پر یہی عظیم ترین دلیل ہے کہ ان کے پیر و مرشد خوش رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قاری صاحب مرحوم کے روحانی فیوض و برکات کو جاری و ساری رکھے، اور انہیں اپنے جوارِ رحمت سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین ثم آمین!

۱۱ر صفر المظفر ۱۴۲۳ھ

بروز جمعرات ۲۵ر اپریل ۲۰۰۲ء

محمد منشاء تابش قصوری

جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

محمد نور احمد ریاض
جامعہ انوار العلوم، کچہری روڈ، ملتان

باسمہٖ سبحانہٗ

۷۸۶
۹۲

**مفکر ملت حضرت علامہ الحاج مفتی علامہ ابوالمکارم مولانا قاری کریم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی چند یادیں**

۱۹۵۰ء میں خانیوال میں ایک عظیم دینی درسگاہ کی بنیاد بدست کرم حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقادر سعیدی رحمۃ اللہ علیہ منصۂ شہود پر ہوئی۔

پاکستان بنے ہوئے تقریباً اڑھائی برس ہوئے تھے جس کا نام مدرسہ غوثیہ جامع العلوم تجویز ہوا —— درس نظامی کے اولین مدرس حضرت استاذی المکرم شیخ الحدیث علامہ مولانا عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوئے، جو اپنی آخری عمر عزیز میں ملک کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ لاہور میں درس حدیث دیتے رہے۔ دیگر حفاظ صاحبان کے علاوہ حضرت قاری علی احمد صاحب رہتکی مدرس رہے۔

۱۹۵۲ء تحریک ختم نبوت میں ایک دبلا پتلا طالب علم کریم الدین نامی داخل ہوا۔ یہ کمزور جسم کا طالب علم جسے دیکھ کر کوئی بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ آگے جا کر مجدد ملت اور پاسبان عقائد اہل سنت کا مرد جلیل ہوگا اور عقائد اہل سنت کا وہ مرد شیر ہوگا۔ جس سے مخالف اہل سنت کانپتے ہوں گے۔ یہ طالب علم بلید الذہن تھا جو پڑھتا بھول جاتا۔ اسباق میں اسے دوسرے طلباء پر کوئی بھی فوقیت نہیں تھی۔ بس کتاب آگے رکھی ہے نگاہ جمی ہوئی ہے، لیکن ذہن میں کچھ نہیں آتا۔ ہاں یہ بات دوسرے طلباء سے اُسے اس لحاظ سے ممتاز کرتی تھی کہ نوافل وتہجد و دیگر شغل اذکار اور پابندی نماز باجماعت مین کوئی بھی اسکا ساتھی اسکا ہمسر نہ ہو سکا۔

رات کو سب حضرات کے سونے پر وہ اٹھ جاتا وضو کرتا اور تا سحر صادق قرآن پاک اٹھا کر روتا رہتا۔ پتہ نہیں اسکا یہ گریہ کب تک جاری رہا۔ خدا معلوم وہ خوش نصیب خواب کیا تھا



جس میں اُسے کسی کے لعاب دہن کی برکت سے پہلے ہی سالانہ امتحان میں سب ساتھیوں سے نہ صرف زیادہ نمبر ملے بلکہ امتیازی اور نمایاں حیثیت سے امتحان پاس کیا۔

کوئی طالب علم کسی جماعت کا ہو اگر بیمار ہوتا تو تیمارداری اور دوائی لانے میں، رات کو سر دبانے اور دیگر خدمات میں یہ طالب علم سب سے نمایاں تھا۔ طلباء کی ہفتہ وار ڈیوٹی کا ایک دن اُسے آٹا گوندھنا ہوتا تو طلباء کی خدمات کا جذبہ ایسا بڑھا کہ مستقل طور پر روزانہ شام کے وقت آٹا گوندھنے کی ڈیوٹی استادوں سے کہہ کر اپنے ذمہ لی۔

مدرسہ اور مسجد کی جھاڑو دینا اپنے طور پر فریضہ سمجھ لیا تھا۔ خواب نہایت عمدہ آتے تھے کبھی خواب کی تعبیر سمجھ نہ آتی تو استادوں سے پوچھ لیتا تھا۔ جس پر عمدہ اور بہترین روحانی خواب دیکھنے پر اساتذہ کرام تحسین فرماتے۔

طالب علمی کے دور میں سبق یاد نہ کرنے یا شرارت پر استادوں کی سزا ہوتی ہے لیکن انہیں کبھی کسی بات پر سزا یا سرزنش ہوتے ہم نے نہیں دیکھی۔ یہ پیاری ہر دلعزیز شخصیت حضرت علامہ مولانا قاری کریم الدین صاحب تھے۔ اُن کا ذوق روحانی دیکھ کر ہمارے ایک استاد محترم حضرت مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو روحانی اور تصوف کی منازل کے آشنا تھے، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے تعلق رکھتے تھے، نے کچھ روحانی مجاہدے کرائے۔ ایک بار سخت مجاہدہ تھا، جس میں جان جاتے جاتے بچی۔ انہوں نے انکا ذوق چشتیہ عالیہ بہشتیہ دیکھ کر کچھ وظائف دیئے کہ اسکی برکت سے تمہیں مرشد کامل کا نشان ملے گا۔

خواب میں کسی نے کہا: "سیال شریف چلے جاؤ۔" صبح اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ سیال شریف، خانیوال سے کس طرف ہے۔ کوئی بھی ساتھی نہ جانتا تھا۔ لہٰذا چپ ہو گئے۔ پھر واضح اشارہ خواب میں ہوا، سرگودھا کی طرف جاؤ، 4 کلومیٹر پہلے سیال شریف ہے نہ صرف اشارہ ہوا بلکہ ایک صاحب خواب میں بس پر سوار ہو کر انہیں سیال شریف لے گئے۔

لیکن یہ خواب ابھی تشنہ تھے کہ وہاں کون سجادہ نشین ہیں کن کی مزارات مقدسہ منورہ کا یہ خطہ پاک مسکن ہے۔ تیسری بار واضح طور پر دیکھا کہ سینکڑوں اولیاء کرام جمع ہیں ہر ایک اپنی جگہ تسبیح میں مشغول ہے۔ اُن اولیاء کرام کی محفل میں اپنے آپ کو تسبیح میں مشغول دیکھا۔ کچھ دیر

بعد ایک پُر رعب نورانی چہرہ سفید ریش بزرگ نے کھڑے ہوکر فرمایا:

''بے شک اس زمانے میں شیخ الاسلام والمسلمین حضور خواجہ قمر الدین اللہ تعالیٰ کے بار ب وبلا شک ولی اللہ ہیں۔وہ ولی اللہ ہیں وہ ولی اللہ ہیں۔''

یہ خواب بلا ریب جو بدرجہ الہام تھا، انہیں اپنے مرشد پاک کے قدموں میں پہنچا دیا۔ ۱۹۵۵ء یا ۱۹۵۶ء میں اغلباً شرف مرید بیعت حاصل کیا۔پھر بار بازیارت مرشد کریم سے ظاہری و باطنی نوازے گئے۔ایک بار سفر سیال شریف میں جبکہ سخت گرمی تھی جون کا مہینہ تھا۔عازم سیال شریف ہوئے بس والوں نے غلطی سے بارہ میل پہلے اتار دیا۔اترنے پر اور پوچھنے پر بس والوں کی غلطی معلوم ہوئی تو پیدل گرمی میں سیال شریف چل پڑے۔اس زمانے میں بسیں بہت کم چلا کرتی تھیں۔دو تین گھنٹہ میں بعد ظہر جب خطہ مبارکہ سیال شریف میں پہنچے تو حضور قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین غریب نواز حضرت خواجہ قمر الدین قدس سرہٗ العزیز سیال شریف سے نکل کر راستے میں کھڑے ہوئے تھے، جب مولانا قاری کریم الدین صاحب کو دیکھا تو فرمایا:''آج آپ کو بہت تکلیف ہوئی، بس نے پیچھے اتار دیا۔مولانا نے قدموں پر سر رکھا اور روئے کہ جب سرکار کو سراپا کرم دیکھا ہے تو تکلیف بھول گئی ہے، نہ صرف مرشد کریم کو ان کی تکلیف کا علم ہو گیا بلکہ آگے تک آئے اور اظہار شفقت فرمایا تو پتہ نہیں مخدوم نے کیا دیا خادم نے کیا لیا۔

حضور خواجہ قمر الدین قدس سرہٗ العزیز جب آستانہ عالیہ حضور قدوۃ السالکین حضور خواجہ شمس الدین عارف سیالوی (مرشد کریم حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ) کے دربار میں جاتے تو دروازے بند کر دئے جاتے آپ اکیلے ہوتے کسی اور کو اندر جانے کی اجازت نہ ہوتی تھی۔کسی ایسے موقع پر مولانا قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کی نگاہ سے اوجھل دربار قدسیہ میں رہ گئے۔حضور شیخ الاسلام قدس سرہٗ العزیز نے خوب گریہ کیا انہوں نے اپنا سر سرکار کے قدموں پر رکھ دیا۔پھر پتہ نہیں مرشد کریم نے کیا دیا اور گدائے در حضور پیر سیال لجپال نے کیا لیا۔تنہائی، دروازہ بند، مرشد کریم ہے اور مرید پابوس ہے، حضرات روضہ کے مقابر جو ''رَوضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ'' تھے۔پتہ نہیں اس مرد قلندر کو مرشدی کریم نے کیا دیا۔پیر سیال



لجپال کی نگاہ کرم تھی جس نے حضرت قاری صاحب میں خودداری جیسی عظیم نعمت بھر دی تھی۔اور [illegible]سی مقام عطا فرما دیا۔

خانیوال سے آپ نے مدرسہ انوار العلوم، ملتان میں حضرت امام اہل سنت غزالی زمان حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہٗ العزیز کے مشہور زمانہ دینی درسگاہ علوم اسلامیہ میں کچھ سال تعلیم حاصل کی۔متداول اساتذہ کرام سے علوم میں دیگر ہمدرس حضرات سے سبقت لی۔حضرت قاری القراء قاری تھے۔حضرت قاری عبدالرحمٰن صاحب بلوچستانی جو مدرسہ انوار العلوم میں استاد تھے اور گلی تیراں کی جامع مسجد میں امام و خطیب تھے۔دن کو مدرسہ میں ایک گھنٹہ جو قرأت ہوتا تھا سبق میں قاری کریم الدین بھی شریک ہوتے، پھر شام کو انکی مسجد میں پہنچ کر فن قرأت میں بے حد محنت کرتے امتحانوں میں جہاں دوسرے علوم میں امتیازی نمبر حاصل کرتے۔وہاں قرات میں زیادہ نمبر لے کر استادوں کی نگاہ کرم میں دوسرے طلباء سے زیادہ شفقت پاتے۔

حضرت امام اہل سنت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ آپ سے بے حد محبت کرتے تھے اور اپنی خصوصی شفقتوں سے نوازتے۔

سکھر میں کچھ دن حضرت مفتی محمد حسین قادری علیہ الرحمہ کے مدرسہ میں رہے آخری علوم کیلئے گہوارۂ علوم اسلامیہ مدینۃ العلم لاہور میں آئے۔جامعہ نعیمیہ میں کچھ عرصہ حضرت استاذ العلماء حضرت قبلہ مفتی محمد حسین نعیمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ رہ کر تشنگی علوم کی پیاسیں بجھائیں پھر ادیب ملت حضرت علامہ مولانا مہر دین رحمہ اللہ علیہ کے پاس نبوی مسجد میں عربی ادب اور بلاغت و فصاحت اور اصول فقہ کی تعلیم حاصل کی۔حضرت علامہ مہر دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ذہین طالب علم رہے۔

پھر جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ میں تعلیم حاصل کی اور تقریر مناظرہ میں اعلیٰ مقام حاصل کیا جو انکے ہم درس ساتھیوں کو آج تک معلوم ہے۔فن مناظرہ میں یہ نکھار اسطرح بڑھتا چلا گیا کہ پھر تا حیات کوئی بد مذہب انکے دلائل قاہرہ کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔جناب میاں محمد طفیل صاحب امیر جماعت اسلامی کو ایک مناظرہ میں جو مودودی صاحب کی کسی عبارت پر

تھی نہ صرف لاجواب کر دیا بلکہ ایسا سکہ بٹھا دیا انہیں دوبارہ جرأت مناظرہ نہ ہوئی۔

کوئی بھی بدمذہب آجاتا تو ایسے دلائل دیتے کہ وہ مبہوت رہ جاتا۔ مردان خدا کی عجیب شان انکے اندر نظر آتی تھی۔

لاہور زمانہ طالب علمی میں تانگہ پر بیٹھ کر کہیں جارہے تھے کہ ایک دیوبندی مولوی جو ایک مشہور مدرسہ کا استاذ تھا، پوچھنے لگا: '' برخوردار کیا کرتے ہو؟'' جواب دیا'' پڑھتا ہوں'' پوچھا: '' کہاں پڑھتے ہو؟'' کہا نوریں مسجد میں''۔ دیوبندی نے کہا'' اچھا بدعتیوں کے پاس پڑھتے ہو''۔ قاری صاحب نے کہا:'' بدعتی کسے کہتے ہیں؟ مولوی صاحب نے کہا'' جو قبرستانوں اور قبروں پر جاتے ہیں''۔ قاری صاحب نے کہا:

'' آپ کی بات سے معلوم ہوا قبرستان جانا منع ہے اور یہ بدعتیوں کا کام ہے۔ پھر تو مولوی صاحب جو قبرستان جائے وہ تو بدعتی ہے، یہ تو بتادیں کہ آپ اپنے مردے قبرستان تو نہیں لے جاتے ہوں گے کیونکہ وہاں تو بدعتی جاتے ہیں، پھر تو یہ معلوم ہوگیا آپ اپنے مردے دریائے راوی میں بہا آتے ہوں گے۔''

تانگے کی ساری سواریاں یہ سن کر خوب ہنسیں اور مولوی صاحب تانگہ رکوا کر یہ جا وہ جا۔

فقیر اور قاری صاحب اکثر ہم سبق اور ہم سفر رہتے تھے، راستے میں بس میں یا کسی جگہ کسی بدمذہب نے بات کی نہیں اور منہ کی کھائی نہیں۔ اکثر سفر میں یہ باتیں ہو جاتی تھیں۔

آخر میں آپ نے تکمیل درس نظامی اور دورۂ حدیث شریف جامعہ حزب الاحناف اندرون دہلی گیٹ میں حضرت قبلہ استاذ العلماء، حضرت شیخ الحدیث علامہ سید ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ کیا۔ حضرت کے ذہین ترین طلباء میں شمار ہوتے، قبلہ سید صاحب خصوصی نگاہ شفقت فرماتے۔ آپکی نشست و برخواست اپنے دینی علماء دوستوں کے ساتھ تھی۔ خصوصاً:

❶ حضرت علامہ مولانا مظفر اقبال رضوی

❷ مولانا عبدالعلیم صاحب ❸ مولانا سیف الرحمن چترالوی

و دیگر حضرات جنکے نام اسوقت میرے ذہن میں نہیں ہیں، انکے ساتھ اٹھنا بیٹھنا علمی باتیں کرنا ہوتا تھا۔



یہ سب حضرات انکے ساتھی رہے۔ فقیر بارہا حاضری دیتا تھا میرے استاد بھائی اور دنیا و آخرت کا مضبوط رشتہ پیر بھائی والا تھا۔ میرے والد گرامی حضرت مولانا علامہ محمد عبدالقادر صاحب سعیدی علیہ الرحمہ جو غزالی زماں حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ کے اولین خلیفہ تھے، اُن سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے استاد بھائی اور پیر بھائی کی حیثیت سے فقیر پر نظر کرم ہوتی تھی۔ مشکلات میں پامردی سے رہنا جو ایک مرد مومن کی شان ہے۔ انکی نمایاں خصوصیات تھیں اغلباً کوئی ایسا آدمی نہ ہوگا جسے اُن سے تکلیف پہنچی ہو۔ یہ شان مرد مومن ہے۔ دوستوں کا اکثر تذکرہ کرتے رہتے تھے۔ خصوصی حضرت قاری القرآء حضرت قاری غلام رسول دامت برکاتہم العالیہ کا تذکرۂ کرم ہوتا رہتا تھا۔ جو کسی نہ کسی مشکل، مالی معاملات میں انکی طرف سے عملی شکل میں ہوتا۔ مستحسن الفاظ میں تذکرہ کرتے۔ انکی صحت اور ادارے کیلئے وہ دعا گو رہتے۔

۱۹۷۲ء میں میرے ماموں زاد بھائی مولانا علامہ خواجہ بشیر احمد چشتی جو لندن جامع مسجد محمدی ولزڈن گرین، لندن میں خطیب ہیں۔ بارہا لندن منتقل ہونے کو کہا اور کئی مسجدوں میں انکی طرف سے کاغذات طلبی بھجوائے۔ ایک دفعہ ٹکٹ لے کر خود حاضر ہوئے لیکن قاری صاحب نے کہا:'' میں پاکستان نہیں چھوڑ سکتا''۔ اگر وہ چلے جاتے تو انکی اولاد کم از کم معاش فکرات سے آزاد ہوتی۔

جامع مسجد ٹرسٹ مین بازار مجاہد آباد میں ۳۶ سال مجاہدانہ زندگی گزاری۔ آخر وقت میں ۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ مطابق اپریل ۲۰۰۲ء بروز پیر میں یا اللہ یا رسول اللہ اور کلمہ طیبہ کے ساتھ اس خاکدان عالم سے عالم برزخ میں زیارت رسول ﷺ کیلئے روانہ ہوئے۔

نشانے مرد مومن باتو گویم بات
چوں موت آید تبسم برلبے اوست

سبحان اللہ، اللہ کی ذات کو پاکی ہے۔ جنازہ میں اس قدر مخلوق خدا کا ہجوم تھا جو صرف عاشق رسول ﷺ ہونے کی وجہ سے تھا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ و برتر

یوں معلوم ہوتا تھا کہ آسمانی مخلوق آسمان سے نازل ہوئی ہے۔ اخبارات میں دوسرے دن وصال کی خبر آئی، وفات کی خبر پتہ نہیں کیسے مخلوق خدا کو ہوئی کہ اہل علاقہ نے اتنا اژدحام اور ہجوم عاشقان دیکھا نہیں تھا۔ قبر مبارک بھی حضرت خواجہ محمد اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دامن رحمت کے سایہ میں ملی۔ اللہ تعالیٰ اپنی حکمتیں خوب جانتا ہے کہ آدمی کو کس وقت اپنی جانب راضیۃ مرضیۃ کہہ کر بلاتا ہے۔ ہماری سوچیں ناقص ہیں۔ اس وقت انکی اولاد میں سے کوئی بھی برسرروزگار نہیں، کیسے گزر اوقات ہوگی۔ کیا حکمت تھی کہ ایسے وقت میں چلے گئے۔ امید ہے مرحوم کے روحانی فیض سے انشاء اللہ تعالیٰ اولاد کو فکر معاش میں خدا کے نیک بندوں کی امداد حاصل ہوگی اور اللہ تعالیٰ غیب سے مدد معاون پیدا فرمائیگا۔ فقیر اہل مجلس انتظامیہ مسجد سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ عنداللہ ماجور ہونے کیلئے انکے بچوں کے مستقبل کیلئے ضرور سوچیں۔

کریما کارہا دشوار نیست

حضرت علامہ زینت القراء عالم باعمل حضرت قاری غلام رسول صاحب خصوصی شفقت فرمائیں گے۔ میرے محترم دوست حضرت علامہ مظفر اقبال صاحب بھی انکے بچوں پر اپنے دست شفقت کی کرم نوازیوں سے انہیں محروم نہیں رکھیں گے۔ اور جناب ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی صاحب اپنی خصوصی شفقتوں سے نوازیں گے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

کسی نے کیا خوب کہا ہے یہ شعر مرحوم کی ذات پر کس قدر صادق آتا ہے۔

ہر کہ عاشق شد جمال ذات را
اوست سید جملہ موجودات را

والسلام

محمد نور احمد ریاض غفرلہ

مدرسہ انوار العلوم، کچہری روڈ ملتان



جناب ڈاکٹر سید الیاس علی عباسی
تحریک انجمن تعمیل اسلام، لاہور

مولانا کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی قرآن حکیم کے اس فلسفہ حیات میں گزری جس کے لیے ذات باری تعالیٰ "سورۃ الملک" میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

"میں نے زندگی اور موت کو اس لیے پیدا کیا تا کہ تمہاری آزمائش کروں کہ تم میں کون شخص عمل میں اچھا ہے۔"

قرآن حکیم پر صحیح طور پر عمل پیراء ہونے کے لیے حضور اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ کو پیش نظر رکھنا لازمی ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

"رسول اکرم ﷺ کا عمدہ نمونہ تمہارے لیے موجود ہے۔"

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"آپ ﷺ چلتا پھرتا قرآن تھے۔"

نبی پاک ﷺ کے اسوہ حسنہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سنہری زندگیوں کا ایک ہی حاصل تھا کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے تحت کرتے ہوئے اللہ رب العزت کے دین کا غلبہ دنیا کے چپے چپے پر قائم کریں اور درحقیقت یہی حاصل دین ہے۔ جس کے لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ (سورۃ ۴۸ الفتح آیت ۲۸)

ترجمہ! "وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت دی اور سچا دین (یعنی اسلام) دے کر (دنیا میں) بھیجا ہے تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی گواہ ہے"

اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ:

"مندرجہ بالا آیت کریمہ قرآن حکیم کا مرکز ہے۔ جس کے اردگرد سارا قرآن گھومتا ہے"

مولانا کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ کی روزمرہ کی زندگی میں ایک صحیح مسلمان کے اوصاف نمایاں تھے۔ آپ نے ہمیشہ سادگی، راستگی، حسنِ خلق، محبت، محنت اور رزق حلال کے زریں اصولوں کو اپنایا۔

آپ کا وعظ اور درس بھی قرآن حکیم کی صحیح ترجمانی کے لیے وقف تھا۔ آپ نے ہر حال میں کلمہ حق بلند کر کے حکمرانوں کے خلاف جہاد کیا۔

آپ کی دین کے ساتھ محبت اور لگن کا یہ حال تھا جب بھی مظلوم مسلمانوں کا تذکرہ ان کے سامنے ہوتا تو ان کی آنکھوں سے زاروقطار آنسو بہنے لگتے اور پھر مسلمانوں کی کامیابی و کامرانی کے لیے دعائیں فرماتے۔ ان کا مجاہد آباد مغلپورہ کی آبادی سے جو گہرا تعلق تھا اس کی بنیاد صرف اور صرف اللہ کا دین تھا۔ جس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ جب آپ نے اس جہانِ فانی سے کوچ کیا تو ہر فرد کی زبان پر آپ کے لیے تعریف اور مغفرت کے کلمات تھے اور ہر زبان انہیں ولی اللہ کے نام سے پکار رہی تھی۔

آخر میں یہ کہنا ضرورت سے خالی نہ ہوگا کہ آپ کے صاحبزادگان اپنے والد محترم کی پیروی اس طرح کریں جس طرح کہ مولانا کریم الدین صاحب نے اپنے خالق و مالک کی خوشنودی کے لیے شب و روز گزارے۔ اس سلسلے میں دوسری اہم ترین گزارش یہ ہے کہ ان کے جانشین بھی اللہ تعالیٰ کی دین کے غلبہ کے لیے دن رات کوشاں رہیں۔

مندرجہ بالا قرآنی اوصاف کی تعمیر کیلئے جیسا کہ مولانا کریم صاحب نے رسول اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ کا عمدہ نمونہ کو ہمہ وقت پیش نظر رکھا۔ اسی طرح آج ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ ہم بھی نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے دین و دنیا کی کامیابی کیلئے جدوجہد کریں۔

رب العزت مولانا کریم الدین صاحب کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

ڈاکٹر سید الیاس علی عباسی



پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد رفیق مسعودی
اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیات، گورنمنٹ کالج، شرقپور شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

**خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را**

قارئین کرام اگر کبھی آپ کا گزر ایسے خوبصورت سرسبز شاداب کھیت سے ہو جسے چاروں طرف باڑ کے ذریعے محفوظ کر دیا گیا ہو۔ کھیت کی زمین ہموار ہو، جسے مختلف قطعات میں تقسیم کر دیا گیا ہو، اور ان قطعات میں خوبصورت کیاریاں بنی ہوئی ہوں، ہر کیاری کو پانی دینے کیلئے سیدھی سیدھی نالیاں بنی ہوئی ہوں۔ خوبصورت ترتیب کے ساتھ ہر کیاری میں سبزیوں اور پھلوں کے پودے لگے ہوئے ہوں اور ہر پودے پر رنگ رنگ کی سبزیاں اور خوشبودار رسیلے پھل لٹکے ہوئے ہوں اور مختلف اطراف میں قطار در قطار خوبصورت درخت اس کھیت کے حسن میں اضافہ کر رہے ہوں۔ اور اگر اس کھیت یا باغ میں اس قدر رعنائی، تروتازگی کشش اور رنگینی کا عالم ہو کہ آپ اسے دیکھیں تو بے ساختہ آپکی زبان پر قرآن مجید کی یہ آیت جاری ہو جائے:

''وفی الارض قطع متجورت وجنت من اعناب وزرع ونخیل صنوان وغیر صنوان یسقی بماء واحد ونفضل بعضها علی بعض فی الاکل ان فی ذلک لایت لقوم یعقلون o (الرعد:۴)

''اور زمین میں مختلف قطعات (پلاٹس) ہیں جو ایک دوسرے کے پاس پاس ہیں، جن میں انگوروں کے باغات ہیں، کھیتی ہے اور کھجور کے درخت ہیں۔ ایک تھالے سے اگے ہوئے اور رنگ رنگ۔ ان سب کو پانی تو ایک ہی دیا جاتا ہے اور ان پھلوں کو ہم ایک دوسرے پر فضیلت عطا کر دیتے ہیں۔ بے شک اس میں

عقلمندوں کیلئے نشانیاں ہیں۔"

یقیناً ایسا کھیت یا باغ اگر ایک طرف قدرت خداوندی کا منہ بولتا ثبوت ہوگا تو دوسری طرف باغباں یا کسان کی محنت، لگن اور جذبے کا ترجمان ہوگا۔ باغ کا حسن زبان حال سے کہہ رہا ہوتا ہے کہ مجھے یہ مقام ہرگز نہ ملتا اگر باغباں پہلے ہل نہ چلاتا، زمین ہموار نہ کرتا، بیج نہ ڈالتا، پانی نہ دیتا، یا میری حفاظت نہ کرتا۔

جس طرح باغ کے حسن سے باغباں کی محنت کا اندازہ لگایا جاتا ہے، یونہی قاری صاحب قبلہ کی ذات اور ان کے مقام ومرتبہ کو اگر سمجھنا ہو تو جامع مسجد حنفیہ رضویہ کی زیارت کی جائے۔ جہاں قاری صاحب نے اپنی ساری زندگی گزار دی۔ مسجد کی مکمل عمارت، دیواریں، گیلری، محراب، اطراف وجوانب، اذان کی جگہ، اعتکاف بیٹھنے کی جگہ، الغرض ہر سمت قابل زیارت ہے۔ محراب مسجد کے دائیں بائیں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا عکس ایک خاص منظر پیش کرتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ بندہ ان پاکیزہ مقامات میں گویا حاضری دے رہا ہے۔ کہیں صحابہ کرام کے اسمائے گرامی، کہیں اہل بیت کرام کی محبت سے لبریز اشعار، بعض اشعار میں عقیدہ توحید اور محبت رسول ﷺ کی جھلک اور کہیں عقائد اہل سنت کی حقانیت کی ترجمانی اور سامنے دیکھیں تو اولیاء کرام کے اسماء گرامی اور ان کا سن وصال دیواروں پر کندہ ہے۔

الغرض لاہور شہر میں مساجد تو ہزاروں ہیں لیکن قاری صاحب نے اس مسجد کو محبت خداوندی اور محبت رسول ﷺ کا گلشن بنا دیا تھا۔ اور مسجد کے در و دیوار رہتی دنیا تک ہر آنے والے کو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی محبت، صحابہ کرام اور اہل بیت کی عقیدت اور اولیاء کرام کی محبت کا درس دیتے رہیں گے۔ اور قاری صاحب کی نیکیوں اور درجات میں اضافہ کرتے رہیں گے۔

اس کے علاوہ باغ یا کھیت میں کسان اس لیے محنت کرتا ہے کہ وہ اس کی پیداوار اور پھلوں کو منڈیوں میں فروخت کر کے سرمایہ اور دولت حاصل کرتا ہے۔ جبکہ قاری صاحب نے



اپنی ساری زندگی مسجد میں خدمت کی محنت کی۔ کون سا سرمایہ حاصل کیا۔ کتنے پلاٹ خریدے؟ کون سی کوٹھیاں بنائیں۔ بنک میں کتنا سرمایہ جمع کیا؟ یقیناً ہر سوال کا جواب نفی میں ہوگا۔

ان کا سرمایہ تبلیغ دین اور عقائد اہل سنت کی ترجمانی تھا۔ وہ ساری عمر گمنامی، درویشی اور سادگی میں گزار گئے مگر ہزاروں لاکھوں افراد کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی شمع روشن کر گئے۔ اور ہمارے لئے یہ پیغام چھوڑ گئے۔

کروں مدح اہل دول رضا
پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا
میرا دین پارۂ ناں نہیں

اللہ کریم قاری صاحب کے درجات بلند فرمائے، اور پسماندگان کو صبر جمیل اور قاری صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

۲۸؍اپریل ۲۰۰۲ء — احقر قاری محمد رفیق مسعودی

**پروفیسر چوہدری اکرام الدین**
**گورنمنٹ کالج، لاہور**

میرے لئے یہ بات باعث صد مسرت ہے کہ میں حضرت علامہ الحاج قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ کی بابت چند سطور رقم کر رہا ہوں۔ آپ سے میری وابستگی اس دن سے ہے جس دن سے آپ نے جامع مسجد (مجاہد آباد) میں خطابت کے فرائض انجام دینا شروع کئے۔

آپ نے ساری زندگی نہایت سادگی، ارشاد خداوندی اور اطاعت رسول ﷺ میں ایک ولی کامل کی طرح بسر کی اور دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا کو اپنے پر غالب نہ آنے دیا۔ آپ کی شخصیت میرے نزدیک ایک محقق۔ عالم باعمل اور سچے عاشق رسول کی تھی۔

مجھے اگر کسی مسئلہ میں دشواری پیش آتی تو میں حضرت کی خدمت میں آجاتا آپ نہایت عمدگی اور عالمانہ انداز سے مسئلہ کا حل فرما دیتے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور آپ کا سایہ مجھ پر قائم رکھے۔ آمین

پروفیسر چوہدری اکرم الدین

**حافظ ملک عبدالمجید کوکب سیالوی**

خطیب جامع مسجد الفردوس، باغبانپورہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''کریم الدین خیر ہی خیر ہے۔''

یہ الفاظ اُس عظیم ہستی کی زبان سے ادا ہوئے، جو اقلیم ولایت کے تاجدار، میدان علم کے شہسوار تھے یعنی حضور شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ حافظ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ، حضور پیر سیال کا ارشاد ہے کہ:

''کامل پیر وہ ہے جو مرید کا چہرہ دیکھ کر اُس کی دلی کیفیت کو بھانپ لے۔''

حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے درویش صفت مرید حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ:

''کریم الدین سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخنوں تک خیر ہی خیر ہے۔ پیر سیال کے ان الفاظ کی حقیقت قبلہ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سفر آخرت میں نظر آتی ہے۔''

اہل ایمان کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اُس عاشق رسول ﷺ کو الوداع کہنے آیا تھا، جو زندگی بھر خیر کا اور محبت رسول کا درس دیتا رہا۔ اور جسکی زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ محبوبانِ خدا کے ذکر سے تر رہتی تھی۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

راقم الحروف کا قبلہ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ۱۹۸۸ء سے تعلق قائم ہوا۔ یہ



تعلق دو واسطوں سے ہے۔ ایک تو پیر بھائی ہونے کے ناطے اور دوسرا برادر اکبر مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب قبلہ قاری صاحب کے ہم سبق تھے۔

لیکن اول الذکر رشتہ زیادہ مضبوط بھی تھا اور محبوب بھی۔ ناچیز کو قبلہ قاری صاحب سے ایسا قلبی لگاؤ تھا کہ جب ذرا طبیعت بے چین ہوتی تو قاری صاحب کی خدمت میں حاضر ہو جاتا جس سے طبیعت کو تسکین مل جاتی۔ قبلہ قاری صاحب کے ارشاد پر کہ:

یار حافظ سیال شریف کا پروگرام بنائیں تاکہ حضرت خواجہ فخر الملت خواجہ فخر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ (جو اس وقت حیات تھے) برادر حضور شیخ الاسلام والمسلمین کی زیارت بھی کر آئیں۔ اور ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پڑھنے کی اجازت حاصل کرنی ہے۔

غالباً ۱۹۹۷ء کی ایک صبح کو اپنے ایک مہربان دوست حاجی چوہدری محمد سلیم مرحوم (جن کا قبلہ قاری صاحب کے تین دن بعد انتقال ہوا) کی گاڑی میں سیال شریف حاضر ہوئے

راقم الحروف کو جب کبھی کسی دینی و روحانی مسئلہ کے حل کے لیے کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو میں حضرت علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تو آپ اسی وقت بغیر کسی حیل و حجت سے مسئلہ حل فرما دیتے۔ اور بے حد شفقت فرماتے۔ آپ نے بجا طور پر علاقہ مغلپورہ کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔

عصر حاضر میں قبلہ قاری صاحب جیسے مخلص اور دین وملت کا درد رکھنے والے کم ہی ملتے ہیں۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے سچ کہا ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

شرافت، دیانت، صداقت، سادگی اور حق گوئی قبلہ قاری صاحب کی زندگی کا جزو لاینفک تھی۔ اتباع شریعت آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔

کتنا بڑے سے بڑا اجتماع ہو، لیکن شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی پر سر محفل آوازہ حق بلند کرنا یہ صرف قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ کا شعار تھا۔ شاید ڈاکٹر اقبال نے آپ جیسے مردانِ خدا کیلئے کہا تھا۔

نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز — یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کیلئے

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

اللہ کریم بہ طفیل محبوب کریم ﷺ ہم سب کو ایسے مردانِ خدا کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

گدائے پیر سیال حافظ عبد المجید کوکب سیالوی

## میجر منصور احمد
### پاک آرمی

حضرت علامہ مولانا قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کی تمام زندگی دین کی تبلیغ و اشاعت میں گزری۔ علم کی دولت سے مالا مال ہونے کے باوجود آپ نے فقیرانہ زندگی پر اکتفا کیا۔ عجز و انکساری سے بھرپور اور بے لوث حیاتِ عارضی میں آپ نے ہمیشہ ابدی حیات کو ترجیح دی۔ تبلیغ دین میں فرقہ واریت کو ترک کر کے توحید و رسالت پر تمام لوگوں کی توجہ مرکوز کی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا سے رخصتی کے وقت تمام فقہ کے لوگوں نے آپ کی تدفین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

خاکسار کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ علیہ الرحمہ کے زیرِ سایہ چند برس خدمتِ اقدس میں گزارے۔ آپ علیہ الرحمہ نے جس انداز سے دین کی اصل روح سے خاکسار کو روشناس کیا اس کا احسان بندہ ناچیز کی نسل در نسل پر مثلِ شمع دمکتا اور چمکتا رہے گا۔

آپ کا اس فانی دنیا سے اچانک یوں رخصت ہونا نہ صرف مقامی لوگوں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے لیے ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ اللہ جل شانہ آپ علیہ الرحمہ کے مراتب پر اپنا فضل و کرم عطا فرمائے اور آپ علیہ الرحمہ کی نسلوں میں آپ کا ثانی مقرر فرمائے۔ آمین!

میجر منصور احمد



## حاجی ملک محمد یعقوب سیالوی
### قاری صاحب کے برادرِ طریقت
مجاہد آباد، لاہور

قبلہ قاری صاحب سے میری وابستگی تقریباً تین نسلوں سے تھی۔ میرے والد گرامی حاجی ملک کرم الدین مرحوم عرصہ بیس سال اُن کے فیوض و برکات سے مستفید ہوئے۔ میں اور میرے بچے (جو کہ اب بچوں والے ہیں) آپ کی حیاتِ طیبہ میں آپ سے رہنمائی حاصل کرتے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے اُن کے پیر بھائی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ میرا بہت سا وقت (۳۰ سال) آپ کے ساتھ گزرا ہے۔ میں دینی و دنیاوی ہر دو معاملات قبلہ کے سامنے پیش کرتا اور اُن سے رہنمائی حاصل کرتا۔ حتیٰ کہ اپنے گھریلو، عزیزوں کے معاملات میں مجھے جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تھی میں آپ سے رجوع کرتا۔ دعا اور دوا دونوں سے مستفید ہوتا قبلہ کو نے غصہ اور پیار دونوں حالتوں میں اللہ جل جلالہٗ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے عین مطابق پایا۔ فرمایا کرتے تھے: "اَلْحُبُّ لِلّٰہِ اَلْبُغْضُ لِلّٰہِ" جو عمل یا وظیفہ مجھ ناچیز یا اپنے مقتدیوں کو فرمایا کرتے تھے اس کا قبلہ کو بندہ نے مکمل طور پر عامل پایا۔ جب بھی اُن کے دولت کدہ پر حاضری کا شرف حاصل ہوتا۔ حضرت کو مطالعہ کرتے ہوئے پاتا۔

میرا ایمان ہے کہ قبلہ قاری صاحب اب بھی ہمارے اردگرد موجود ہیں اور اپنے چاہنے والوں کو اسی طرح راہنمائی اور دادرسی فرماتے رہیں گے۔ صرف ہماری آنکھیں اُن کو دیکھنے سے قاصر ہیں۔ دُعا ہے کہ خداوندِ قدوس آپ کی قبر انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ اور آپ کے پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

دُعاؤں کا طالب

حاجی ملک محمد یعقوب سیالوی

## بشیر احمد نظامی

صدر جمعیت علمائے پاکستان، ضلع لاہور

مولانا اہل سنت کی عظیم شخصیت تھے، اپنی پوری زندگی دین کے لیے وقف کی، اور اپنی زندگی میں جاء الحق وزهق الباطل کو مدنظر رکھتے ہوئے دین کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ آپ نے تحریک نظام مصطفےٰ میں اپنے علاقے کی نمائندگی کا حق ادا کیا۔ اور کسی قسم کا حکومتی دباؤ خاطر میں نہ لائے۔ آپ نے جابر سے جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق بلند کیا۔ ان کی کمی سے پیدا ہونے والا خلا پورا ہونا ناممکن ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

محررہ۔ ۱۹؍جون ۲۰۰۲ء

## ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی

پرنسپل جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو، لاہور
ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس، پاکستان

حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی صاحب کا شمار ان عظیم علمی شخصیات میں ہوتا ہے جو علم اور عمل کا پیکر تھے، اور جس کی زندگی میں یک رنگی ہی یک رنگی تھی۔ جس چیز کو اپنی رائے میں صحیح سمجھتے تھے، اس کو بغیر لومت ولائم بیان کر دیتے تھے اور یہ اس سچائی کی بنا پر آپ اپنے جمعات کے خطبات میں بغیر یہ دیکھے کہ سامعین کی رائے کیا ہے اور میرا موقف کیا ہے۔ اس میں سامعین کی جانب سے بے شک منفی تاثر ہی کیوں نہ ابھرتا ہو۔ وہ ان کے اس منفی رائے کو کبھی بھی اپنے خاطر میں نہ لاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ عوام اور نمازیوں نے ان کے اس کردار اور سیرت کی قدر کی۔

آپ کا شمار ان علماء کرام میں ہوتا ہے جو دنیاوی حرص کے بغیر دین اسلام کی خدمت میں مگن رہتے ہیں۔ دنیا کی چاہت، اس کی محبت اور اس کے اندر اپنے مقام اور عظمت مصنوعی



طور پر قائم کرنے کی آپ نے کبھی کوشش نہ کی چاہے وقتی طور پر دنیاوی نقصان ہی کیوں نہ اٹھانا پڑے۔ اسلام دشمن طاقتوں کی سازشوں، عیاریوں، چالاکیوں اور فریب کاریوں پر بھی مکمل نگاہ رکھتی تھی، اور عالم بساط پر پھیلائی جانے والی سازشوں کو نہ صرف سمجھتے تھے بلکہ ڈنکے کی چوٹ پر ان کے خلاف صدائے حق بلند کرتے رہتے تھے۔ امریکہ نے افغانستان کے عوام اور شہریوں کو جس بے دردی سے ہلاک اور ویران کیا اور عالم اسلام کو اپنی ریشہ دوانیوں کے ذریعے خوف زدہ کیے رکھا۔ اور خاص طور پر مسلمان حکمرانوں کو جس انداز اور طریقوں سے اپنے جال میں پھنسائے رکھا، علامہ مرحوم نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں ان طاقتوں اور حکمرانوں کے خلاف مجاہدانہ کردار ادا کیا جو اہل سنت کے لیے قابل فخر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس عظیم مجاہد حق اور بے باک عالم دین کو اپنی رحمتوں کے سائے میں ہمیشہ ہمیشہ رکھے۔ آمین۔

(محررہ ۱۹؍جون ۲۰۰۲ء)

## حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی

خطیب زینۃ المساجد وامیر جماعت رضائے مصطفےٰ، گوجرانوالہ

عاشق رسول عالم باعمل مولانا علامہ محمد کریم الدین سیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان درددل رکھنے والے علماء کرام میں سے تھے۔ جن کی اس دور میں بڑی ضرورت ہے۔ مگر

مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ
ضرورت جتنی جتنی بڑھ رہی ہے صبح روشن کی
اندھیرا اور گہرا اور گہرا ہوتا جاتا ہے

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ بوسیلہ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء ان کی مغفرت فرمائے۔ ان کی دینی خدمات کی جزاء خیر عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد و متعلقین میں سے کوئی ان کی جگہ پُر کرنے والا پیدا فرمائے۔ اور ان کی دینی تبلیغی فیضان جاری و ساری رہے۔ آمین ثم آمین!

(محررہ۔ ۱۹؍جون ۲۰۰۲ء)

## سید بادشاہ تبسم بخاری

ایم۔اے (اردو) بی۔ایڈ

موضع: ہستال، ڈاکخانہ فتح جنگ ضلع اٹک

یہ جان کر کہ شیخ الحدیث حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی وصال فرما گئے ہیں۔ از حد دلی صدمہ پہنچا، آپ کی وساطت سے ان سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ کیا پتہ تھی کہ وہ اتنی جلدی داغ مفارقت دے جائیں گے۔ ان کی محبت، شفقت اور عنایت لوح دل پہ نقش رہے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین![1]

## رحمت خان

سپرنٹنڈنٹ، محکمہ پوسٹ آفس، لاہور

میرا علامہ قاری کریم الدین صاحب سے ۱۹۶۵ء سے جب آپ خطیب جامع مسجد مقرر ہوئے تعلق تھا۔ اسی وقت کی کمیٹی نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ کتنا وظیفہ لیں گے تو قاری صاحب نے جواب دیا کہ میں نے دین اللہ کیلئے پڑھا ہے، وظیفہ کیلئے نہیں پڑھا ہے۔ بہر حال کمیٹی جو وظیفہ دیتی، بغیر گنے جیب میں ڈال لیتے۔ کمیٹی والے کہتے کہ پیسے گن لیا کریں۔ مگر میں نے ان کو کبھی پیسے گنتے نہیں دیکھا۔ اور نہ میں نے ان کو ۳۷ سال میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرا وظیفہ بڑھا دو۔

آپ صبر و استقامت کے پیکر تھے، انتہائی قلیل تنخواہ کے باوجود کبھی دست سوال دراز نہ کیا۔ میں نے اکثر انکو گھر سے کھانا کھلانے کی پیشکش کی، مگر فری ہونے کے باوجود منع کر دیتے، جب آپ کے بچے آبائی گھر، سکھر چلے جاتے تو میں ان کو ناشتہ پکا کر دیتا، جھاڑو دیتا اور برتن دھوتا اور پھر دفتر جاتا۔ جس کا صلہ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ دیا کہ میں میٹرک کرنے کے بعد کلرک پھر گریجوایشن کی اور آجکل میں گریڈ ۱۷ میں کام کر رہا ہوں۔ میں اس گریڈ کے اہل

[1] مکتوب بنام محمد سعید مجاہد آبادی محررہ ۱۳ ربیع الاول شریف ۱۴۲۳ھ، بمطابق ۲۶ مئی ۲۰۰۲ء



نہیں، حالانکہ میری کوئی دنیاوی سفارش نہ تھی۔ میں جب بھی مالی پریشانی کا شکار ہوتا تو یہ تڑپ جاتے اور کسی سے سفارش کر کے مجھے قرض دلا دیتے۔ میں جب شوگر میں مبتلا ہوتا تو بہت پریشان ہوئے مجھے اپنے پاس سے دوائیاں بنا کر دیتے اور دعائیں دیتے۔

جب مجھے ۱۹۹۹ء میں سرکاری کوٹھی ملی تو رنجیدہ ہو کر کہنے لگے تم چوبرجی نہ جاؤ، میرے مکان میں فری رہ لو۔ اگر خرچہ دینے کا شوق ہے تو پیسے ریٹائرمنٹ کے وقت دے دینا۔

میں نے انکو بہت نیک، متقی اور پرہیزگار پایا، ہر وقت اللہ کی یاد میں مشغول رہتے۔ بہت ہی زیادہ وظائف کرتے تھے۔ تہجد گزار تھے۔ تمام رمضان شریف میں رات جاگ کر گزارتے۔ فقہ، عربی، فارسی، ادب، اور علم ہیئت و علم جفر کے بڑے ماہر تھے۔

یہ حقیقت ہے کہ اس دنیا میں کروڑوں میں ایسا نیک انسان ملتا ہوگا۔ کیونکہ ان کو کبھی شریعت اور سنت کی خلاف ورزی کرتے نہیں پایا گیا۔ اللہ ہم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

محررہ ۱۸/ جون ۲۰۰۲ء

## چوہدری محمد یونس

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (ر) پنجاب، لاہور

حضرت علامہ قاری کریم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک ہمہ گیر شخصیت کے حامل تھے۔ جن کو میرے والد محترم چوہدری غلام قادر صاحب، جو اس وقت جامع مسجد حنفیہ مین بازار مجاہد آباد کے صدر تھے، نے لوگوں کی رائے کے مطابق بطور خطیب مسجد مقرر کیا۔ صدر کمیٹی کے وظیفہ کے متعلق دریافت کرنے پر قاری صاحب نے فرمایا کہ میں نے دین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی کیلئے حاصل کیا ہے، دنیا پانے کیلئے نہیں۔

قاری کریم الدین صاحب ایک بہت بڑے عالم دین ہونے کے باوجود عجز و انکساری کے پیکر اور سادگی کا عملی نمونہ تھے۔ ان میں تکبر کا شائبہ تک نہ تھا۔ دینی مسائل پوچھنے کیلئے آنے والوں کا بڑی خندہ پیشانی سے استقبال کرتے اور ان کو اس وقت تک اٹھ کر جانے

نہ دیتے جب تک زیر بحث مسئلے کے متعلق ان کی تشفی نہ ہو جاتی۔

ہماری تین پشتیں (والد صاحب۔ میں اور میرے بچے) ان کی صحبت سے فیضیاب ہوئے ہیں۔ میرے والد چوہدری غلام قادر صاحب کے ان کے بڑے معترف تھے۔ وہ ان کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور میں بھی زیادہ وقت قاری صاحب کی صحبت میں گزارتا تھا۔ اور دقیق مسائل کے متعلق ان سے رجوع کرتا تو نہایت شفقت اور مدلل جواب سے تشفی فرماتے

آپ کو حضور اکرم ﷺ سے بے پناہ محبت اور عقیدت تھی۔ اور عملی طور پر آپ سنت کے عملی نمونہ تھے۔

تحریک نظام مصطفےٰ میں آپ نے عملی طور پر حصہ لیا۔ جس کے نتیجہ میں آپ نے قید و بند کی صعوبتیں اٹھائیں۔ یقیناً یہ شعر ایسے ہی مرد مجاہد کیلئے رقم کیا گیا ہے:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

قاری کریم الدین صاحب ایسے خوددار شخص تھے کہ باوجود قلیل مشاہرہ کے آپ نے کبھی کسی شخص کے سامنے دست سوال دراز نہیں کیا تھا۔ محض اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر مکمل بھروسہ کیا۔ وہ ہر وقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے اور ان کو دنیا سے اتنا لگاؤ نہ تھا۔

قاری صاحب کی بے وقت موت نے اس علاقہ میں اتنا بڑا خلا پیدا کر دیا ہے۔ جس کا پر ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

محررہ۔ ۱۹/جون ۲۰۰۲


**ملک محمد عارف اعوان**

ایڈووکیٹ ہائیکورٹ، لاہور


حضرت علامہ مولانا قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ کا نام میرے لئے انتہائی قابل احترام ہے۔ اس لیے کہ میں عرصہ دراز سے ایک ایسی شخصیت سے ملنے کا خواہشمند تھا کہ جس



کے پاس علم و عمل کی دولت، ظاہر و باطن میں یکسانیت کلمہ حق کہنے کی صلاحیت اس انداز میں ہو کہ ہر موقع اور ہر جگہ پر غالب رہتی ہو، دنیاوی لالچ، عہدوں، خوشامد اور مادی چیزوں پر توکل نہیں بلکہ حقیقت میں صرف اور صرف ذات خداوندی پر بھروسہ کر کے حیات کو بسر کرنا یا انکی زندگی کا اصول تھا۔ اپنی زبان سے جو مسئلہ یا نکتہ بیان کرتے۔ اس کا حوالہ قرآن و حدیث سے دیتے۔ لوگوں کو خدا کی وحدانیت اور رسول ﷺ کی رسالت اور آقائے دو جہاں ﷺ کے ساتھ والہانہ عشق و محبت اور عقیدت کا درس دیتے۔ زندگی میں اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کی عملی تصویر دکھائی دیتے تھے۔ آپ کے سامنے اگر کوئی بھی غلط بات کہتا تو بلا امتیاز اس کی نشاندہی کر کے اصلاح فرماتے۔ بلاشبہ آپ اس دور کی عظیم شخصیت تھے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ان کے لواحقین پر اپنا خاص فضل و کرم کرے۔ آمین!


**صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی**

معتمد ادارہ مظہر اسلام، لاہور

پیر کالونی، والٹن، لاہور کینٹ


## ''ایسا کہاں سے لائیں، تجھ سا کہیں جسے''

سنا آپ نے بھی!

''کریم الدین سراپا خیر ہی خیر ہے''

یہ تمغۂ امتیاز ان کے پیر مُنیر نے عطا فرمایا، جس شخص کے اخلاص و اخلاق کا ہر کس و ناکس معترف تھا۔ اس بات کی شہادت ان لوگوں نے بھی دی جنہیں اس سچائی کے ماننے میں تردد تھا، لیکن جب چاند نکلے تو تاریکیاں چھٹنے لگتی ہیں —— وہ عمر بھر خیر کے ہی طالب رہے اور خیر ہی بانٹتے رہے۔

جواں عمری بالعموم لغزشوں، ٹھوکروں سے عبارت ہوتی ہے۔ لیکن اس پر آشوب دور میں بھی کنوئیں سے اینٹ خشک ہی نکلی —— ان کے ہم درس و ہم سبق ان کی تنہائیوں کے عینی

شاہد ہیں، وہ بتلاتے ہیں —— کہ کریم الدین سے کبھی بھولے سے بھی گناہ نہیں ہوا —— دل شکنی بظاہر معمولی بات ہے لیکن کریم الدین نے شرارتاً یا مذاقاً بھی کسی سے ایسی بات نہیں کی جس سے شک رنجی کا اندیشہ ہو۔ شرارت تو گویا ان کے پاس سے گزری نہ تھی۔

آدھی رات کے سمے جب سب نیند کی آغوش میں ہوتے تو یہ دل گرفتہ چپکے سے اپنا بستر چھوڑ دیتا۔ موسم کی پرواہ کیے بغیر اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا، تہجد و تسبیح و تہلیل میں رات کٹ جاتی۔

اس پر فزوں صبح تازہ دم اسباق میں حاضر، ہم درس حیران در حیران!

پیر کی پیروی میں انسان کا پیر کی ہر بات میں صاد کرنا فطری بات ہے —— لیکن اللہ کے اس نیک بندے نے دین میں اتھارٹی وقت کے امام، اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ ہی کو مانا —— کہا کہ سب باتیں ٹھیک، لیکن اس راہ میں اس عہد میں ان سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ اللہ رے وارفتگی شوق!

اصرار کیا گیا کہ سارا زمانہ سپیکر پر نماز پڑھتا پڑھاتا ہے، آپ بھی ایسا کریں —— فرمایا: ”ناممکن! امام احمد رضا نے اسے ناپسند فرمایا — میں کیسے پسند کروں ایسا نہیں ہو سکتا۔“

زور دیا گیا کہ نہیں زمانے کے ساتھ چلیں۔ بزبان حال فرمایا کہ فقیر زمانے کے ساتھ نہیں چلتے، زمانے ان کے ساتھ چلا کرتے ہیں۔“

ساری عمر بغیر سپیکر کے نماز ادا فرمائی۔ عمر کے آخری دنوں میں اس معاملے میں جبر کیا گیا۔ آپ کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ بلکہ اس استقامت کو دم واپسیں بھی برقرار رکھا۔

نماز جنازہ کے لیے خلقت کا وہ ہجوم ہے کہ تا حد نظر سر ہی سر ہیں۔ نماز سے قبل سپیکر آن کیا گیا۔ لیکن فقیر نے رخصت کے سفر میں اپنی استقامت با کرامت ظاہر فرما دی۔ اور عین وقت پر سپیکر نے ساتھ دینے سے انکار کر دیا —— احقر کے پاس ہی انتظامیہ کا ایک آدمی کھڑا کہہ رہا تھا، کہ سیٹ تو اچھا بھلا تھا، ہم نے ٹیسٹ کیا، سارا کام ٹھیک تھا۔ یہ عین وقت پر اسے کیا ہوا، سمجھ نہیں آئی۔“



سمجھ نہیں کیا خاک آتی —— ساری عمر نہ سمجھ پائے، اب ہی سمجھ جاتے۔

میرے پیر و مرشد قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب سے بے لوث محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ ”اس دور میں اس مرد کامل کی مثل کوئی نہیں۔“

اگر کوئی بیعت کیلئے رہنمائی چاہتا تو فرماتے: ”میاں ڈاکٹر مسعود صاحب سے بہتر آج کوئی نہیں۔ ان کے ہاتھ پر بیعت کرو، ان کا دم غنیمت ہے۔“

خود چشتی سیالوی تھے، لیکن اپنے دو بڑے بیٹوں کو قبلہ ڈاکٹر صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کرایا۔ اس نسبت پر قاری صاحب بہت شاداں و فرحاں تھے۔

صحابہ کرام اور اولیاء کرام سے ان کی محبت دیدنی تھی۔ اپنے تمام بیٹوں کے نام صحابہ کرام بالخصوص خلفاء راشدین کے نام پر رکھنے کی سعادت حاصل کی:

بڑے بیٹے ابوبکر، ان سے چھوٹے عمر، منجھلے عثمان اور چوتھے علی ہیں۔

گھر سے قریب دربار بڑے میاں کا مزار ہے، بلاناغہ ان کے مزار پر فاتحہ خوانی کے لیے جانا معمول تھا —— وصال پر جگہ بھی وہیں ملی۔ شاید منظوری لینے کے لیے جایا کرتے تھے کہ اپنے قدموں میں تھوڑی سی جگہ دے دیں —— آخر کار دل کی سنی گئی اور چاہت والوں کے پاس گھر مل گیا۔

قاضی مظفر صاحب نے بتایا کہ ان کے ہمراہ بہت سے بزرگوں کے مزارات پر حاضری کا شرف حاصل ہوا:

صاف دل و صاف گو قاری صاحب اتنے سادہ طبیعت تھے کہ پہلی نظر میں وہ عام سے مولوی معلوم ہوتے —— باتیں بھی اتنے سادہ انداز میں کرتے کہ بھولپن کا گمان گزرتا۔ لیکن جیسے جیسے بات چلتی، محترم قاری صاحب کے تہہ در تہہ علم کی پرتیں کھلنا شروع ہو جاتیں۔ اور مخاطب حیرت میں گم ہو جاتا اور پھر قاری صاحب کی علمی ہیبت اپنی گرفت میں لے لیتی۔

حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ علیہ الرحمہ کا دستر خوان بہت وسیع تھا۔ مہمانوں کو طرح طرح کے کھانے کھلا کر بڑی مسرت کا اظہار فرماتے، اور فرمایا کرتے کہ:

"سید کھا کر نہیں کھلا کر خوش ہوتا ہے۔"

قاری صاحب سید نہ تھے لیکن سادات کی تعلیمات اوڑھنا بچھونا تھیں۔ آپ کھانے کے نہیں، کھلانے کے رسیا تھے۔ دوسروں کو کھلا کر بہت خوش ہوتے۔

سال بھر میں دو تین خصوصی محافل کا ذاتی طور پر ضرور اہتمام فرماتے ——— اور یار لوگ ان کا انتظار کرتے ——— رمضان شریف کی افطاری تو دیدنی ہوتی۔ احقر کو بھی شامل ہونے کا اتفاق ہوا ہے۔ قسم قسم کی چیزیں، مشروبات ——— اور پھر نماز کے بعد کھانے کا بھی اہتمام ہوتا۔ اس دوران قاری صاحب اس بات کا خیال رکھتے کہ کوئی آنے والا ایسا تو نہیں جسے کوئی چیز نہ ملی ہو ——— اول تو اس بات کی نوبت ہی نہ آتی کہ انتظام میں شامل نوجوان خود اس بات کا خیال رکھتے۔

شبنم کی طرح ستھرا، اُجلا، نکھرا وہ مرد باصفا بزم جہاں سے اُٹھ گیا تو ہر کس و ناکس نے خود کو تہی دست پایا، خود کو کڑی دھوپ میں پایا، دھوپ کی تیزی سے جانا کہ کوئی سائبان تھا جو سر سے ہٹ گیا۔ ہاں سفر وہی تھا جو ساتھ کٹ گیا ——— یہ صحرا اب تنہا ہی پاٹنا ہے۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

محررہ۔ ۴ر مئی ۲۰۰۲ء

حضور خواجہ حمید الدین چشتی نظامی سیالوی
جگر گوشہ شیخ الاسلام والمسلمین
سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف، سرگودھا

علامہ قاری کریم الدین سیالوی سچے عاشق رسول۔ حقیقی طالب راہ طریقت تھے۔ ان کا اپنے شیخ طریقت سے عشق اپنی مثال آپ تھا۔ ساری زندگی اتباع رسول ﷺ میں گزاری اللہ کریم ان کی جدوجہد قبول فرمائے اور اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے اعلیٰ درجات پر فائز فرمائے۔ آمین



مناظر اسلام علامہ محمد اشرف آصف جلالی
فاضل صدام یونیورسٹی (عراق)
مہتمم: جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر اسلام، سراج پارک۔ مومن پورہ روڈ، داروغہ والا، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم رسولہ الکریم

عالم ربانی، عاشق رسول ﷺ، حضرت مولانا قاری محمد کریم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ متصلب اور راسخ العقیدہ علماء میں سے تھے۔ وہ اکثر اوقات میں سرور کائنات جناب رحمۃ اللعالمین ﷺ کی ذات گرامی پر درود بھیجنے میں مصروف رہتے۔ ان کی زندگی قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کرتے گزری۔ ان کے دل میں اہل سنت وجماعت کے غلبہ کے لئے بڑا درد تھا، جب کبھی بھی ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اس سلسلے میں اپنے جذبات، احساسات اور آراء کا اظہار کیا۔ انہوں نے امامت وخطابت کے ساتھ تدریس کیلئے بھی خدمات سرانجام دیں، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بیٹوں کو ان کا جانشین بنائے۔ آمین!

خطیب اہل سنت حضرت علامہ الٰہی بخش ضیائی قادری (ایم۔اے)

## زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

۷۸۶
۹۲

آہ! مجاہد ملت، محسن اہلسنت حضرت علامہ مولانا قاری کریم الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ آخر وہ بھی ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

آپ اعمال صالحہ کا نہایت خوشنما گلدستہ تھے۔ آپ یقیناً عالم ربانی تھے۔ علم وعمل کا حسین امتزاج تھے۔ حق وصداقت کی پہچان تھے۔ حق کے علمبردار تھے۔ اور باطل کی چٹانوں سے ٹکرا جانے میں لذت محسوس کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں اور سرکار مدینہ ﷺ کے

سچے جانثاروں میں شامل تھے۔ صاحب کردار شخصیت تھے۔ جن کے حسن عمل نے رام گڑھ کو مجاہد آباد بنا دیا۔ انشاء اللہ العزیز یہ علاقہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مجاہد آباد ہی ثابت ہوگا۔

یہ بھی آپ کی کرامت تھی کہ جامع مسجد مجاہد آباد کی قریباً ۲۷ سال خطابت کی جس میں آئے دن تبدیلیاں کرنی اس کی ہواؤں میں شامل تھی۔ مگر آپ نے اپنی استقامت سے اس رسم کے خلاف مضبوط بند باندھ دیا۔

انشاء اللہ العزیز اب یہ جامع مسجد قیامت تک اہل سنت و جماعت کا مرکز رہے گی۔ اور آپ کی روحانیت اس میں جلوہ فرما رہے گی۔

جامع مسجد کی انتظامیہ اور اہل محلہ خوش نصیب ہیں۔ ان کے اہل وعیال کے ساتھ حسن سلوک کی دولت نصیب ہو اور اپنی بھلائی کو قائم رکھ سکیں۔ (آمین) اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد سب اہل محلہ کے لئے مثالی نمونہ بنائے۔ آمین!۔ اور آپس میں بڑوں کا ادب اور چھوٹوں سے شفقت عطا فرمائے، اگر آپ کے بچوں میں یہ خوشگوار حالات قائم رکھے تو آپ یقیناً ولی کامل تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت فرمائے اور سرکار مدینہ کی زیارت اور شفاعت عطا فرمائے۔ آمین!

حضرت علامہ سید شمس الدین بخاری مہروی
امیر: جماعت اہل سنت پاکستان، لاہور ڈویژن۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاضل جلیل، عالم نبیل، حجۃ الاسلام، فخر الصلحا، حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات اہل سنت و جماعت کے لئے ایک عظیم سانحہ اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ایسے مرد حق اور کامل شخصیتیں بڑی مدت کے بعد نصیب ہوتے ہیں۔ آپ جلیل القدر عالم دین، عظیم مبلغ، مطیع کامل اور متبع سنت شخصیت کے مالک تھے۔ آپ نے ساری زندگی مسلک حق اہل سنت و جماعت کی کامل تبلیغ اور ترویج و اشاعت میں گزاری۔ قرآن و حدیث کا



درس آپ کا محبوب عمل رہا۔ صحیح عقیدہ کی ترجمانی فرماتے ہوئے دوران درس قرآن و حدیث اور اقوال بزرگان دین سے بڑے نفیس اور عمدہ دلائل اس انداز سے بیان فرماتے کہ حاضرین و سامعین آپ کے دلائل سن کر مطمئن ہو جاتے۔ بندہ کو عرصہ دراز سے حضرت موصوف کے ساتھ ملاقات کا شرف نصیب رہا۔ متعدد بار حضرت کی معیت میں محافل ومجالس کی حاضری کا موقع ملا۔ ملفوظات طیبات سے مستفیض ہوا۔ آپ کی گفتگو میں ہمیشہ مسلک حق اور صحیح عقیدہ کی حقانیت کے دلائل ہوتے اور ہر جملہ میں حضور آقاء دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت جھلکتی ہوئی نظر آتی۔ کیونکہ حضرت علامہ رحمہ اللہ تعالیٰ بہت بڑے عاشق رسول (ﷺ) تھے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں فاضل ومحدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار ونظریات کے حامی اور عامل کامل تھے۔ فکر رضا کی ترجمانی اور پاسبانی میں زندگی بسر فرمائی۔ آپ صلح کلی اور بد مذہبوں، بدعقیدوں سے اتحاد کے سراسر مخالف تھے۔ مسلک و مذہب میں لچک رکھنے والوں سے سخت نفرت فرماتے، ہر معاملے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کو پیش نظر رکھتے۔

آپ کا شماران روحانی شخصیتوں میں ہے، جن کا دیدار کفارہ سیئات ہوتا ہے۔ آپ بہت بڑے عابد، زاہد اور ذاکر تھے۔ اپنی زندگی میں کروڑوں، مرتبہ درود شریف پڑھا، ہر وقت باوضو رہتے اور اپنی زبان کو پاک اذکار میں مصروف ومشغول رکھتے۔ بندہ کو کئی مرتبہ حضرت کی موجودگی میں بلکہ آپ کی زیر صدارت محافل میں معروضات پیش کرنے کا موقع ملا۔ جب آقاء دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان وعظمت کی باتیں ہوتیں تو بہت فرحت کا اظہار فرماتے اور عقائد باطلہ کی تردید کو بہت پسند فرماتے ہوئے داد بھی دیتے اور خوشی سے تھپکی بھی دیتے۔

آپ عالم حق شناس اور متقی و پرہیز گار شخصیت تھے اللہ تعالیٰ آپ کے مدارج ومراتب عالم برزخ میں بلند فرمائے اور رسول اللہ ﷺ کے محبوں اور متبعین کو جو عظمتیں اور راحتیں عطا فرماتا ہے وہ تمام آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان وصاحبزادگان کو

تاجدار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صدقہ ہر قسم کی نعمتوں سے بہرہ ور فرمائے، اور جمیع اہل سنت کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ بجاہ حبیبک الکریم علیہ اطیب الصلوٰۃ واکمل التسلیم۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ کے نیک بندے کی شان وعظمت کی چند باتیں تحریر کرنے کی بنا پر رب العالمین بندہ ناچیز کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین!

مناظر اسلام مولانا سعید احمد اسعد
مہتمم: جامعہ امینیہ رضویہ، شیخ کالونی، جھنگ روڈ، فیصل آباد

مولانا قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ عالم دین تھے۔ آپ نے اپنی تمام عمر عشق مصطفےٰ ﷺ میں بسر کی۔ شریعت مطہرہ پر سختی سے عمل کرتے۔ نہایت سادگی پسند تھے۔ ہمیشہ حق سچ کا ساتھ دیتے اور کلمہ حق بلند کرتے چاہے کوئی ناراض ہو جائے اس کی پروا نہ کرتے۔

مولانا قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ کو اولیاء کرام سے بھی بہت محبت تھی۔ خصوصاً اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فاضل بریلی سے والہانہ لگاؤ تھا، اور قاری صاحب علیہ الرحمہ پوری زندگی مسلک امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ پر سختی سے کاربند رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تمام زندگی عشق رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

مولانا قاری کریم الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے وہ صدیوں پورا نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ آپ صرف ایک عالم نہ تھے بلکہ آپ عالم باعمل تھے۔ صوفی باصفا تھے۔ اور بہت بڑے عابد اور زاہد تھے۔ بلکہ بلا مبالغہ اللہ تعالیٰ کے ولی کامل تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو مزید بلند فرمائے اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

شہزادہ محدث اعظم مولانا قاضی محمد فضل رسول حیدر
آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان، فیصل آباد

عزیزم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج شریف!



یہ جان کر انتہائی دکھ ہوا کہ میرے استاذ مکرم حضرت علامہ قاری علی احمد صاحب روشنی رحمۃ اللہ علیہ کے چچازاد بھائی اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں میرے ساتھ زمانہ طالب علمی گزارنے والے حضرت مولانا قاری کریم الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ ہمیں داغ مفارقت دے گئے ہیں۔

مولانا سچے عاشق رسول، راسخ العقیدہ مسلمان اور مسلک حقہ کے پکے وفادار اچھے دوست تھے۔ مولانا شروع ہی سے پابند صوم وصلوٰۃ نیک وخوش خصال، نرم خو اور صوفی منش انسان تھے۔ مولانا نے ساری زندگی پروقار انداز میں گزاری۔ آپ بلاشبہ عالم باعمل اور نہایت خوددار تھے۔ دعا ہے اللہ کریم نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کے صدقے سے مولانا صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور اعزا واقربا کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین![1]

حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی
مدیر اعلیٰ: ماہنامہ "سید ھا راستہ" دین پورہ، لاہور

## جراتوں کے علمبردار

انمایخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ یہ وہ فرمان الٰہی ہے جو علمائے ربانی کی عظمت وشان بیان کرتا ہے۔ ہر دور میں علمائے ربانی کا وجود مخلوق رب ذوالجلال والاکرام کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے میدان عمل میں آفتاب ومہتاب کی طرح فیض پہنچانے میں مصروف رہتا ہے۔ ان علمائے ربانی میں، عالم ربانی، مبلغ اسلام، فاضل جلیل شمع توحید ورسالت کے پروانے، یبیتون لربھم سجدا وقیاما کی عملی تفسیر، مفکر اسلام، سرمایہ اہل سنت، جراتوں کے علمبردار، حق گو اور بے داغ کردار کے حامل حضرت علامہ مولانا ابوالمکارم قاری محمد کریم الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ جو عرصہ دراز تک مجاہد آباد کے مسلمانوں کے قلوب کو محبت الٰہی اور عشق مصطفےٰ ﷺ سے منور فرماتے رہے۔ آپ علماء میں عالم تھے اور صوفیاء میں

[1] مکتوب بنام محمد ابوبکر جاوید بن قاری کریم الدین، مکتوب محررہ ۲ جنوری ۲۰۰۲ء

بلند مرتبہ صوفی تھے۔ عاجزی اور انکساری کا حسین پیکر تھے۔ سلف صالحین کا نمونہ تھے۔ شریعت وطریقت کے علوم کا حسین امتزاج تھے۔ ہر قسم کی مخالفتوں اور مخالفوں سے بے خوف، مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کی صحیح معنوں میں ترجمانی فرماتے تھے۔ آپ کے خطبات قرآن مجید اور سنت مبارکہ کی تعلیمات سے بھرپور ہوتے تھے، فقہی اور علمی مسائل کو آپ خوبصورت انداز میں اور مدلل طریقے سے بیان فرماتے تھے۔ مجاہد آباد میں اسلام کے اس عظیم مجاہد نے لوگوں میں جرائتوں کی داستانوں کو رقم کیا۔ باطل پرست اور بدعقیدہ لوگ آپ کے دلائل قاہرہ کے سامنے لاجواب اور بے بس ہوتے تھے۔ ان کی زندگی کا مشن لوگوں کے عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی تھی۔ عقائد صحیحہ اہل سنت و جماعت کی تبلیغ و تشہیر میں کسی قسم کے بیرونی یا حکومتی دباؤ کو ہرگز قبول نہ کرتے تھے۔ آپ کی زندگی صاف شفاف اور قابل نمونہ زندگی تھی۔ اپنے حلقہ احباب اور علمائے اہل سنت و جماعت میں قابل تکریم اور قابل صد تعظیم شخصیت تھے ایسے لوگ یگانہ روزگار ہوتے ہیں۔ ایسے عالموں کا اس دنیا سے جانا موت العالم موت العالم کی طرح ہوتا ہے۔

ایک عرصہ دراز تک آپ کے کردار اور گفتار کی جامع شخصیت سے لوگ فیض یاب ہوتے رہیں گے۔

بندہ ناچیز منیر احمد یوسفی آپ کے مداحوں میں شامل ہے۔

ثار احمد میاں، ایم۔ اے جرنلزم (گولڈ میڈلسٹ)

لب مہر نبی آبادی، ہرنس پورہ، لاہور

قاری کریم الدین صاحب کی بے وقت جدائی میرے لیے بہت بڑا نا قابل تلافی نقصان ہے۔ جاننے والے اور نگاہ رکھنے والے جانتے ہیں کہ قاری صاحب بہت بڑے آدمی تھے۔ قاری صاحب کا ساتھ میرے لئے کسی رحمت سے کم نہ تھا۔ میرے لیے یہ بات باعث حیرت تھی کہ قاری صاحب میرے جیسے گنہگار کو کتنی عزت دیتے تھے، اور تمام ضروری کام چھوڑ کر



مجھے ملتے تھے، وہ اپنے بچوں کی طرح مجھے عزیز سمجھتے تھے۔ میں تمام عمر کف افسوس ملتا رہوں گا کہ میں قاری صاحب جیسے عظیم انسان کے لیے کچھ نہیں کر سکا۔ پورا پاکستان پھرنے کے بعد قاری صاحب جیسا نیک اور سچا پیار کرنے والا انسان ملا تھا۔ وہ بھی بہت جلد ہم سے جدا ہو گیا۔ یقیناً مجھے زندگی میں قاری صاحب جیسا انسان نہیں ملے گا۔

میاں محمد منیر

سابق رکن قومی اسمبلی (حلقہ ۹۸) لاہور

قاری صاحب کا میرے ساتھ تقریباً بیس برس ساتھ رہا۔ جب بھی مجھ پر کوئی مشکل گھڑی آتی ہم قاری صاحب کو بلاتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور قاری صاحب کے وسیلہ اور دعاؤں سے میری تمام مشکلیں آسان ہو جاتیں۔ بغیر کسی لالچ اور مفاد کے قاری صاحب فوراً ہمارے پاس آجاتے اور بغیر کچھ مانگے انتہائی عاجزی کے ساتھ وہ اپنے گھر چلے جاتے۔ آج کے اس نفسا نفسی اور مفاد پرستی کے دور میں قاری صاحب جیسا درویش اور نیک انسان ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا۔ ان کی وفات ہمارے لیے بہت بڑا المیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے بچوں کے لیے کچھ کرنے کی ہمت دے، اور قاری صاحب کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

محمدعلیم صدیقی مسعودی

انچارج مدینہ لائبریری، مجاہد آباد

آہ حضرت علامہ مولانا قاری کریم الدین سیالوی چشتی علیہ الرحمہ

حضرت علامہ مولانا قاری کریم الدین سیالوی چشتی کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد یہ محسوس ہوا کہ ہم روحانی طور پر یتیم ہو گئے۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ عالم ہونے کے ساتھ زبردست قسم کے عامل بھی تھے۔ آپ شفقت و محبت کے بھی پیکر تھے۔ آپ بہت زیادہ مستقل مزاج تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ ۲۷ سال ایک ہی مسجد میں خطابت اور دین متین کی خدمت مستقل مزاجی ہی کا حصہ تھی۔

آپ بھارت میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم خانیوال سے حاصل کیں۔ بعد میں مدینہ

الاولیا، ملتان شریف میں حضرت مولانا سید احمد سعید کاظمی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ خاص تھے، بعد میں مادر علمی لاہور میں تشریف لائے۔

جوانی سے لے کر بڑھاپے تک رمضان المبارک کے مہینہ میں تمام رات اللہ اللہ کرتے یعنی عبادت کرتے اور ہر سال اہتمام کے ساتھ اعتکاف فرماتے۔ صبح و شام قرآن و حدیث مبارکہ کا درس باقاعدگی سے دیتے۔ جمعۃ المبارک کے روز عصر تا مغرب خصوصی طور پر ذکر فرماتے۔

مولانا صاحب انجمن فلاح عاشقان رسول کے ممبران کے ساتھ نہایت شفقت و محبت سے پیش آتے۔ مدینہ لائبریری کیلئے پہلی بار کتب آپ کے کہنے پر لائی گئیں۔ حال ہی میں مولانا قاری کریم الدین سیالوی کی فرمائش پر فتاوی رضویہ شریف مولف حضرت مولانا امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لایا گیا ہے۔

راقم کے ساتھ نہایت ہی کریمانہ سلوک کرتے تھے۔ ایم۔ اے علوم اسلامیہ کی کتب مولانا قاری کریم الدین سے ۲ ماہ کے قلیل عرصہ میں پڑھیں۔ اور ایم۔ اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ مولی تعالی آپ کی قبر انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

محررہ: ۲۰ رجون ۲۰۰۲ء

**مولانا خواجہ بشیر احمد چشتی**

**خطیب جامع مسجد محمدی، ولز ڈن گرین لندن**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا ابوالمکارم کریم الدین مرحوم و مغفور ہمارے پورے خاندان کے بہترین دوست، ہم بھائیوں خواجہ بشیر احمد چشتی و علامہ منظور احمد رضوی، قاری ارشاد احمد رضوی، ہمارے ماموں زاد بھائی مولانا نور احمد ریاض کے بچپن کے ساتھی، نیک سیرت، صالح شخصیت تھے۔ انہوں نے تعلیم کے حصول کو عبادت سمجھ کر شوق و محبت سے پڑھا ہے نہ کہ ذریعہ روزگار



کے طور پر۔ ہمارے والد گرامی مولانا رسول بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی بے تکلفی تھی۔ اکثر ان سے ادویات نسخہ جات پر تبصرہ کرتے۔ ہمارے والد گرامی اور مولانا موصوف شائستہ قسم کے نسخہ جات پر پیاری ظرافت کی باتیں کر جاتے۔ ہمارے ماموں صاحب قبلہ مولانا عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ انکے ساتھ بلکہ ہم تمام طلباء کے ساتھ اپنے بیٹوں کی طرح پیار کرتے۔ احسن طریقے سے تربیت دیتے چونکہ بچپن میں اچھی تربیت خوب کام کرتی ہے۔ انکی مخلصانہ عادات کا اثر ہم تمام انکے زیر سایہ تربیت پانے والوں پر اکثر پایا جاتا ہے۔ خصوصی ہمارے استاذ گرامی شیخ الحدیث مولانا عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ و مولانا محمد شفیع صاحب مدرس جامع اعلی تعلیم القرآن مرکزی جامع مسجد خانیوال کا اخلاق اور پیار بہت اثر پذیر ہے۔ مولانا محمد شفیع صاحب ہر طالب علم کو بھائی کہہ کر بلایا کرتے تھے۔ بچپن سے لے کر اسی عمر تک مولانا کو عشق خداوند قدوس و نبی آخر الزماں محمد مصطفی ﷺ میں اور اولیاء کرام کا شیدائی پایا۔ بلا خوشامد و بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ انہیں عالم باعمل قول صادق والا پایا ہے۔ بندہ کے پاس مری میں تشریف لائے تو کافی عرصہ تک قریہ قریہ بستی بستی تبلیغ دین فرمائی، علاقہ پر کافی اثر ہوا۔ بندہ نے انکو انگلینڈ بلانے کے لئے کئی دفعہ کاغذات بھیجے مگر نہ آئے۔ جب پوچھا کہ مولانا کیا ویزا نہیں ملا فرمایا کہ نہیں میں سفارت خانہ گیا ہی نہیں۔ جب مولانا حافظ محمد جمشید صاحب انگلینڈ آئے یا اب بھی ملتے ہیں تو ان کا ذکر خیر ہوتا رہتا ہے۔ سب کی زبان پر پہلا یہ لفظ آتا ہے کہ وہ درویش شخص ہیں۔ آج یہ تحریر لکھتے ہوئے برادران علامہ منظور احمد رضوی صاحب و قاری ارشاد احمد سے ذکر ہوا تو سب کے دل میں پھر سے انکی محبت آمیز گفتگو ہنس مکھ طبیعت یاد آئی۔

انکی کون کون سی خوبی بتائی جائے سب خوبیاں ہی خوبیاں تھیں۔ اللہ تعالی و رسول کریم کی محبت میں ان کا دل نورٌ علی نورٌ تھا۔ نیز یہ انکا خاصہ بھی تھا کہ عقیدہ اہل سنت والجماعت میں بالکل پختہ اور مجاہد انسان تھے۔ آجکل اس دور میں مجاہدانہ طبیعت کے کم لوگ ہیں۔ اگر انکی زندگی کی ہر بات لکھی جائے تو مضمون طویل ہوگا۔ ہم نے بالکل بھائیوں کی طرح زندگی گزاری ہے تو پھر خیال کریں کہ کتنی باتیں ہوں گی۔ پھر پاکستان جانے پر یہ ناممکن ہے کہ ان کو ملے بغیر

واپس آگئے ہوں۔علم میں باکمال اخلاق جمالی طبیعت تھی۔لالچ کا تو سوال ہی نہیں ہوتا گستاخانِ اللہ ورسول سے بیباک ڈنکے کی چوٹ کھل کر بات کرتے بلکہ ذرا بھی رعایت برداشت نہیں کرتے تھے۔

محبت رسول ﷺ میں طالب علمی کے دور میں ہروقت نعتیں پڑھتے رہتے تھے۔اسی طرح اپنے دل کو خوش کرتے۔علماء کی محفل میں علمی گفتگو،ادویات سے بھی کافی دلچسپی تھی، روحانی طور پر وظائف واوراد میں خصوصی درود شریف میں کثرت سے مشغول رہتے۔شائستہ ظرافت میں بھی کم نہ تھے۔غیروں بے عملوں گستاخوں کیلئے سخت گیر تھے۔ہم عمر دوست انکی زندگی پر کوئی غلط بات ثابت نہیں کرسکتا۔انکی نیکیاں عادتاً تھیں نہ کہ دکھاوے یا بناوٹ کی۔ حالانکہ قول ہے:''اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مَعَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانُ''۔مگر ہم اکثر بچپن کی عمر طالب علمی کا دور پھر بڑی عمر کا دور اکٹھے گزارا ہے۔بندہ بلا مبالغہ کہتا ہے کہ کوئی ناشائستہ حرکت نہ دیکھی نہ سنی۔ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کے مصداق تھے۔حق بات کہنے میں جھجکتے نہ تھے۔اساتذہ کرام مشائخ عظام علماء سے بے حد محبت تھی۔انکے بچوں کے ناموں سے انکی محبت دلی کا اندازہ ہوتا۔لندن میں بندہ کی شاگرد تھی لڑکا لاہور کا تھا، اخی المکرم مولانا صاحب کی تصدیق سے وہ رشتہ کردیا گیا جو آج تک اچھی زندگی بسر کررہے ہیں۔الحمدللہ! ہمارے سب خاندان والے سب کے سب خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔انکی وفات پر اس طرح افسوس کیا جس طرح کوئی رشتہ دار کیلئے افسوس کرتا ہے۔آج تک انکی یادیں آتی ہیں۔

انکی اولاد پر اللہ جل شانہ رسول اللہ ﷺ اولیاء کرام کا سایہ ہو۔آمین! اور انکو اللہ کریم انہیں صالح فرمائیں۔آمین ثم آمین!

آج عزیزم محمد ابوبکر جاوید کا مکتوب ملا تو اخی المحترم مولانا صاحب موصوف کی یاد آئی لیکن خوشی محسوس ہوئی کہ انکی اولاد نے ہمیں بھلایا نہیں ہے۔بارگاہِ ایزدی میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ انکی نگہبانی میں اولیاء کرام کا فیض نصیب ہو۔آمین ثم آمین!

آخر میں بارگاہ رب العالمین میں استدعا ہے اللہ تعالیٰ انکی قبر مبارک منور فرمائے اور



ہروقت رحمتیں ہوں،انکے درجات بہشت میں بلند ہوں جنت الفردوس نصیب ہو۔

فقیر کی طرف سے اور اہل خانہ کی طرف سے گھر میں سب کو سلام اور دعائیں ہوں، بروز ہفتہ مولانا حافظ محمد جمشید صاحب روانہ ہورہے ہیں، انکو ضرور مل لیں۔بندہ ہروقت دعاگو ہے جب بھی کوئی خدمت ہو تو یاد کرلیا کریں تاکید ہے۔

دعاگو

خواجہ بشیر احمد چشتی

## علامہ سید طالب حسین شاہ گردیزی

ناظم اعلیٰ، جامعہ برکات العلوم۔گنج مغلپورہ، لاہور

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم

امابعد!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

پیدا ہر اک دور میں ہوتے رہے یزید
لیکن کسی حسین کی گردن میں خم نہیں

تاریکیوں، ظلمتوں، عداوتوں، ہوس پرستوں کے اس دور میں اگر کسی زبان سے حق و صداقت کی آواز بلند ہوتی ہے اور عشق مصطفیٰ ﷺ کے چراغ کی لو ابھرتی ہے تو وہ صرف اور صرف علماء حق کی زبان ہے، اور ان کا سینہ ہے بلاشبہ ان کا سینہ محبت آقائے دو عالم کا مدینہ ہے۔مگر افسوس اس سینے کے اردگرد انانیت وفرعونیت اور یزیدیت کی بلند وبالا عمارتیں کوہ ہمالیہ کی کھڑی ہیں کہ ان کے حصار کو توڑ کر صدائے حق کو لوگوں تک پہنچانا ناممکن نہ سہی لیکن دشوار ضرور ہے۔البتہ ان کے لئے نہ دشوار ہے نہ پریشان کن جن کی نگاہ میں محبوب کریم علیہ السلام کی من موہنی صورت بسی رہتی اور دل میں ذکر حبیب کی برسات رہتی ہے۔ایسے ہی عاشقانِ

محبوب کریم علیہ السلام کے افراد میں سے ایک مبلغ اسلام خطیب اہل سنت فقیہ العصر مولانا قاری کریم الدین رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جنہوں نے مشکل حالات کے باوجود نہ صرف محراب و منبر سے عظمت رسول علیہ السلام کے نغمے بلند کئے بلکہ ملک میں مذہبی سیاسی تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا۔ تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفےٰ میں قاری صاحب نے مقامی بعض لوگوں کی مخالفت کے باوجود بھرپور حصہ لیا۔ قاری صاحب مسلک حق اہل سنت کے عمر بھر داعی رہے۔ مسلک کی تشہیر اور اشاعت کے معاملہ میں مخالف آندھیوں کو کبھی پرواہ نہیں کی آپ جمعیت علماء پاکستان سے ہمیشہ منسلک رہے اور مقامی جماعت اہل سنت کے ایک عرصہ تک سرپرست رہے۔ ضیاء الحق مرحوم کے دور اقتدار میں جمعیت علماء پاکستان کا کام نہایت مشکل تھا لیکن قاری صاحب نے راقم الحروف کے ساتھ مل کر بڑی محبت سے کیا۔ بندہ سید طالب حسین گردیزی ۱۹۵۶ء سے جمعیت سے وابستہ رہا ہے۔ کبھی علاقائی، ضلعی اور کبھی صوبائی تنظیم کا کام سرانجام دینا پڑتا۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دور اقتدار کے آخری حصہ سے ضیاء الحق کے دور اقتدار تک جو نہایت تاریک دور تھا۔ جمعیت علماء پاکستان کا ضلعی کام راقم الحروف کے ذمہ تھا، جس کے باعث مختلف اوقات میں تنظیمی امور انجام دہی کے سلسلہ میں اجلاس وغیرہ بھی ہوتے انہیں مقاصد کی خاطر اجلاس جاری تھے۔ کہ ایک اجلاس داروغہ والا لاہور محلہ شاہ نور بخاری کی ایک مسجد میں ہو رہا تھا جس میں قائد اہل سنت امام انقلاب علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی زید مجدہٗ کا خصوصی خطاب تھا۔ آپکی آمد میں قدرتاً تاخیر ہوگئی۔ حاضرین کا اشتیاق قابل دید تھا کثیر علماء کی موجودگی میں بندہ نے محترم قاری کریم الدین کو مائک پر آنے کی دعوت دی، پہلے تو قاری صاحب نے معذرت چاہی مگر مولانا میرے دیرینہ دوست تھے اور کریم بھی تھے میری عزت خاندان سادات ہونے کی وجہ سے بہت کرتے تھے میرے اصرار پر مائک پر تشریف لائے، خطبہ پڑھا بلاتمہید تقریر شروع کردی۔ جمعیت علماء پاکستان کے منشور پر روشنی ڈالتے ہوئے نظام مصطفےٰ ﷺ کی برکات بیان کیں۔ جس پر حاضرین کا شوق قابل دید تھا۔ اس دوران قائد اہل سنت جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے، میں نے مائک پر جا کر قاری صاحب کو



تقریر جاری رکھنے کا کہا۔ قاری صاحب فی البدیہہ تقریر کرتے رہے جس پر قائد اہل سنت اور دوسرے علماء نے مولانا علامہ قاری کریم الدین کی تقریر کو بہت سراہا۔ قاری کریم الدین ایک محقق عالم دین اور مسلک حق اہل سنت کے پاسبان تھے۔ بلاشبہ مولانا کریم الدین علیہ الرحمہ ان علماء اسلام میں سے تھے جن کے متعلق رب ذوالجلال نے فرمایا: ''وہ وہی لوگ ہیں آخرت میں فلاح پانے والے ہیں۔'' دعا ہے کہ رب العزت بتوسل حبیب الکریم علیہ السلام آپ کو قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

باب نمبر ۵

# دنیائے صحافت

## روزنامہ دن۔لاہور

بدھ ۱۲ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ / ۲۷ مارچ ۲۰۰۲ء

لاہور (پ ر) جامعہ مسجد حنفیہ رضویہ مجاہد آباد، مغلپورہ کے خطیب استاذ العلماء شیخ الحدیث الحاج مفتی قاری کریم الدین پیر کے روز حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کے استاد مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی نے پڑھائی۔ آپ کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں درس بڑے میاں قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ گزشتہ روز آپ کی رسم قل ادا کی گئی، جس میں آپ کیلئے قرآن خوانی کی گئی۔ اس موقع پر جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی رہنماؤں اور جید علماء و مشائخ نے آپ کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

## روزنامہ پاکستان۔لاہور

بدھ ۱۲ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ / ۲۷ مارچ ۲۰۰۲ء

لاہور (پ ر) جامعہ مسجد حنفیہ رضویہ مجاہد آباد مغلپورہ کے خطیب استاذ العلماء، شیخ الحدیث الحاج مفتی قاری کریم الدین پیر کے روز حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کے استاد مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی نے پڑھائی۔ آپ کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں درس بڑے میاں قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ گزشتہ روز آپ کی رسم قل ادا کی گئی۔ جس میں آپ کیلئے قرآن خوانی کی گئی اس موقع پر جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی رہنماؤں اور جید علماء و مشائخ نے آپ کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ ''آپ کی موت سے پیدا ہونے والا خلا پورا ہونا ناممکن ہے۔''

## روزنامہ مغرب

بدھ ۱۲ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ / ۲۷ مارچ ۲۰۰۲ء

لاہور (پ ر) جامعہ مسجد حنفیہ رضویہ مجاہد آباد مغلپورہ کے خطیب استاذ العلماء شیخ



الحدیث الحاج مفتی قاری کریم الدین پیر کے روز حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کے استاد مفتی مولانا عبدالقیوم ہزاروی نے پڑھائی۔ آپ کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں درس بڑے میاں قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ گزشتہ روز آپ کی رسم قل ادا کی گئی۔ جس میں آپ کیلئے قرآن خوانی کی گئی اس موقع پر جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی رہنماؤں اور جید علماء و مشائخ نے آپ کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ ''آپ کی موت سے پیدا ہونے والا خلا پورا ہونا ناممکن ہے۔''

## روزنامہ جنگ۔لاہور

بدھ ۱۲ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ / ۲۷ مارچ ۲۰۰۲ء

**استاذ العلماء شیخ الحدیث الحاج مفتی قاری کریم الدین کی رسم قل ادا کر دی گئی**

جامع مسجد حنفیہ رضویہ مین بازار مجاہد آباد مغلپورہ، لاہور کے خطیب مولانا قاری کریم الدین یوم عاشور کو انتقال کر گئے تھے۔ ان کی نماز جنازہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی نے پڑھائی۔ ان کی رسم قل گزشتہ روز جامع مسجد حنفیہ میں ہوئی۔ جس میں ممتاز علماء دین نے شرکت کی اور آپ کی دینی خدمات کا اعتراف کیا۔

## روزنامہ پاکستان، لاہور

۵ اپریل ۲۰۰۲ء

**حضرت مولانا قاری کریم الدین سیالوی کی یاد میں تعزیتی اجلاس**

ممتاز عالم دین قاری کریم الدین کی دینی، علمی، ملی، روحانی اور سیاسی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے جماعت اہل سنت حلقہ مغلپورہ کے زیر اہتمام آج اڑھائی بجے سہ پہر بمقام جامع مسجد صدیقی مجاہد آباد مغلپورہ لاہور میں منعقد ہوگا۔ تعزیتی اجلاس کی صدارت مفتی پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مہتمم جامع نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور کریں گے۔ جبکہ مہمانان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر علامہ سرفراز نعیمی پرنسپل جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو، لاہور، حضرت علامہ مفتی مظفر اقبال رضوی چیئرمین سنی ایکشن کمیٹی پاکستان اور

حضرت قاری غلام رسول بانی وسرپرست ادارہ تعلیمات اسلامیہ ہوں گے۔ علاوہ ازیں دیگر علماء کرام، سماجی وسیاسی شخصیات شرکت کریں گی۔

**روزنامہ نوائے وقت، لاہور**

۵/اپریل ۲۰۰۲ء

**علامہ قاری کریم الدین سیالوی کی یاد میں تعزیتی اجلاس آج ہوگا**

ممتاز عالم دین حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد صدیقی مجاہد آباد مغلپورہ میں تعزیتی اجلاس ہوگا۔ صدارت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی مہتمم کریں گے۔ مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر علامہ سرفراز نعیمی ہوں گے۔ قاضی مفتی مظفر اقبال رضوی، قاری غلام رسول اور دیگر علمائے کرام مرحوم کی دینی وملی خدمات پر روشنی ڈالیں گے۔

**روزنامہ جنگ، لاہور**

۵/اپریل ۲۰۰۲ء

آج شہر میں:

☆ مولانا قاری کریم الدین کی یاد میں تعزیتی اجلاس بعد نماز جمعہ جامع مسجد صدیقی مغلپورہ میں ہوگا۔

**روزنامہ نوائے وقت، ملتان**

پیر یکم صفر ۱۴۲۳ھ/۱۵/اپریل ۲۰۰۲ء

**مولانا کریم الدین سیالوی کی رسم چہلم**

ملتان (پ ر) حضرت علامہ مولانا قاری کریم الدین سیالوی یوم عاشورہ کے روز وفات پاگئے تھے۔ مرحوم کی رسم چہلم ۵ مئی اتوار کو بعد نماز ظہر جامع مسجد حنفیہ رضویہ مین بازار مجاہد آباد مغلپورہ لاہور میں منعقد ہوگی۔ مرحوم مولانا احمد سعید کاظمی کے شاگرد اور خواجہ قمر الدین سیالوی کے مرید تھے۔



**روزنامہ خبریں، لاہور**

۳/مئی ۲۰۰۲ء

**علامہ قاری کریم الدین سیالوی کی رسم چہلم ۵ مئی کو ہوگی**

لاہور (پ ر) ممتاز عالم دین شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی کے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی اور ختم چہلم 5 مئی بروز اتوار بعد نماز ظہر بمقام جامع مسجد حنفیہ رضویہ مین بازار مجاہد آباد مغلپورہ لاہور میں ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا سید محمد عرفان مشہدی اور حضرت علامہ محمد اشرف آصف جلالی خصوصی خطاب کریں گے۔

**روزنامہ جنگ، لاہور**

۶/مئی ۲۰۰۲ء

**علامہ الحاج قاری کریم الدین سیالوی کا چہلم ۵ مئی کو ہوگا**

لاہور (پ ر) عالم باعمل عاشق رسول حضرت علامہ الحاج قاری کریم الدین سیالوی کا ختم چہلم 5 مئی بعد از نماز ظہر جامع مسجد حنفیہ مین بازار مجاہد آباد مغلپورہ لاہور ہوگا، جس میں مبلغ اسلام پیر محمد عبداللہ جان نقشبندی پشاور، پیر طریقت سید محمد مظہر قیوم شاہ مشہدی بھکی شریف، علامہ پیر نور الحق قادری لنڈی کوتل، علامہ پیر افضل قادری گجرات اور دیگر علمائے کرام اور مشائخ عظام شرکت کریں گے۔

**روزنامہ نوائے وقت**، لاہور

۷/مئی ۲۰۰۲ء

شیخ الحدیث مفتی قاری کریم الدین کی رسم چہلم میں
جید علماء مشائخ اور سیاسی رہنماؤں کی شرکت

لاہور (پ ر) شیخ الحدیث علامہ قاری کریم الدین سیالوی کی رسم چہلم بعد نماز ظہر جامع مسجد حنفیہ رضویہ میں ادا کی گئی۔ مہمان خصوصی مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی، علامہ قاضی مظفر اقبال رضوی، علامہ سید محمد عرفان مشہدی، علامہ محمد اشرف آصف

جلالی، علامہ پیر افضل قادری نے خطاب کیا۔

چہلم میں ملک بھر سے جید علماء مشائخ عظام اور سیاسی و سماجی شخصیات نے شرکت کی۔

**روزنامہ خبریں۔ لاہور**

۵ رمئی ۲۰۰۲ء

**رسم چہلم**

معروف اور ممتاز عالم دین شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی کی روح کے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی اور ختم چہلم آج بعد نماز ظہر بمقام جامع مسجد حنفیہ رضویہ میں بازار مجاہد آباد مغلپورہ لاہور میں منعقد ہوگا۔

**روزنامہ آواز۔ لاہور**

۷ راپریل ۲۰۰۲ء

**علامہ قاری کریم الدین سیالوی سچے عاشق رسول تھے**

**تعزیتی تقریب سے پروفیسر سرفراز احمد نعیمی اور دیگر کا خطاب**

''جامع مسجد مجاہد آباد رام گڑھ کے خطیب علامہ قاری کریم الدین سیالوی متقی پرہیزگار اور سچے عاشق رسول تھے۔ انہوں نے تمام زندگی تبلیغ اسلام کے لئے وقف کیے رکھی'' ان خیالات کا اظہار پروفیسر علامہ سرفراز احمد نعیمی نے گزشتہ روز یہاں علامہ قاری کریم الدین سیالوی کی یاد میں منعقدہ تعزیتی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''علامہ صاحب خوددار اور درویش صفت انسان تھے انہیں قرآن و حدیث اور فقہ پر مکمل عبور حاصل تھا۔'' تقریب سے علامہ عبدالحکیم شرف قادری، علامہ منیر احمد یوسفی، چودھری محمد صدیق، قاری غلام رسول نقشبندی، سید شاہد حسین گردیزی، علامہ مولانا اشرف اعوان، پیر قاضی ولی الرحمٰن، پیر عابد حسین اور محمد عارف اعوان نے بھی خطاب کیا۔

**روزنامہ نوائے وقت۔ لاہور**

۸ راپریل ۲۰۰۲ء



جامع مسجد صدیقی مجاہد آباد مغلپورہ میں مولانا قاری کریم الدین کی یاد میں تعزیتی سیمینار سے علامہ صاحبزادہ پیر سید عابد حسین گردیزی محمد صدیق، سید ارشد حسین شاہ خطاب کر رہے ہیں، جبکہ سٹیج پر حافظ اشرف اعوان، مولانا سید صابر حسین مولانا عبدالرحمان جامی بیٹھے ہیں۔

**روزنامہ مغرب۔ لاہور**

۴ راپریل ۲۰۰۲ء

**شیخ الحدیث علامہ مفتی قاری کریم الدین سیالوی کی یاد میں جماعت اہل سنت کے**

**زیر اہتمام تقریب کل ہوگی**

لاہور (پ ر) استاد العلماء اور شیخ الحدیث علامہ مفتی قاری کریم الدین سیالوی کی دینی و روحانی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے جماعت اہل سنت کے زیر اہتمام کل بعد از نماز جمعہ جامع مسجد صدیقی مجاہد آباد مغلپورہ میں تعزیتی تقریب ہوگی۔ جس میں علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی، پروفیسر ڈاکٹر علامہ سرفراز احمد نعیمی، علامہ قاضی مفتی مظفر اقبال رضوی، قاری غلام رسول سمیت ملک کے جید علماء، مشائخ اور معروف سیاسی و سماجی شخصیات شرکت کریں گی۔

**روزنامہ نوائے وقت۔ لاہور**

۵ راپریل ۲۰۰۲ء

**علامہ قاری کریم الدین سیالوی کی یاد میں تعزیتی اجلاس آج ہوگا**

لاہور (پ ر) ممتاز عالم دین حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد صدیقی مجاہد آباد مغلپورہ میں تعزیتی اجلاس ہوگا۔ صدارت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی مہتمم کریں گے۔ مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر علامہ سرفراز احمد نعیمی ہوں گے۔ قاضی مفتی مظفر اقبال رضوی، قاری غلام رسول اور دیگر علمائے کرام مرحوم کی دینی و ملی خدمات پر روشنی ڈالیں گے۔

## ماهنامه المظهر، کراچی

شمارہ مئی جون ۲۰۰۲ء

علامہ قاری کریم الدین سیالوی ۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ کولاہور میں انتقال کر گئے —
ادارہ مسعودیہ اور تمام برادرانِ طریقت ان کے لواحقین سے دلی تعزیت پیش کرتے ہوئے
دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

## ماهنامه رضائے مصطفےٰ، گوجرانوالہ

شمارہ مارچ ۲۰۰۳ء

معروف علمی وروحانی شخصیت علامہ الحاج ابوالمکارم محمد کریم الدین چشتی سیالوی علیہ الرحمہ کا پہلا سالانہ عرس مبارک ۱۲ محرم الحرام ۱۶ مارچ بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد حنفیہ رضویہ مین بازار مجاہد آباد (رام گڑھ) مغلپورہ لاہور میں منعقد ہوگا۔



**باب نمبر ۶**

## روئیداد ختم چهلم شریف

(شیخ الحدیث حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ)

مورخہ ۲۱ صفر المظفر ۱۴۲۳ھ / ۵ مئی ۲۰۰۲ء بروز اتوار

| | |
|---|---|
| عظیم الشان ختم چہلم | رپورٹنگ: محمد عمر ابن قاری کریم الدین علیہ الرحمہ |

مورخہ ۵ مئی ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۱ صفر المظفر کو حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی علیہ الرحمہ کا ختم چہلم منعقد ہوا۔ اب سرکار علیہ السلام کا کرم دیکھیں کہ جہاں آپ کا وصال مبارک عاشورہ اور یوم شہادت امام عالی مقام کے مبارک موقع پر ہوا۔ وہاں آپ کے چہلم کا دن وہ جس دن عرس حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ منایا جا رہا تھا۔ اللہ اکبر نسبتوں کی بہاریں ہیں صاحب نظر کیلئے۔ بہر حال آپ کا چہلم ہر لحاظ سے علاقہ کا تاریخی چہلم ثابت ہوا۔ چہلم کا وقت بعد ظہر تھا۔ مگر صبح نو بجے کے بعد ہی علاقہ کے تمام مدارس کے طلبہ مسجد میں جوق در جوق پہنچ کر قرآن خوانی میں مصروف ہو چکے تھے۔ یہ نہیں بلکہ یہ تو وہ طلبہ تھے وہ اپنے کئی ہزار قرآن مقدس کا تحفہ بحضور علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ ساتھ لائے تھے۔ نماز ظہر ادا کرنے کے کی دیر تھی کہ قرب وجوار سے مخلوق خدا اسی مسجد کی طرف روانہ ہوئی تھی۔ جس میں تقریباً ۳۷ سال حضرت علامہ زینت منبر ومحراب رہے۔ یقیناً کثیر تعداد نے حضرت علامہ سے اکتساب فیض بھی کیا ہوگا۔ گویا اک نسبت ہے جو کھینچتی ہوئی لا رہی ہے۔ چند ثانیوں تک مسجد عشاقانِ مصطفےٰ ﷺ سے بھر چکی تھی۔ ادھر مسجد کے باہر لوگوں کی جوتیوں کی حفاظت کیلئے ٹوکن سسٹم کے تحت سٹال لگایا گیا تھا۔ انجمن فلاح عاشقانِ رسول کے نوجوان ڈیوٹی پر مستعد تھے، مگر لوگوں کے انبوہ کثیر کے وجہ سے تقریباً ڈیڑھ ہزار ٹوکن کم پڑ چکے تھے۔ مسجد کے سامنے گلی میں مندوبین کی گاڑیوں، سائیکلوں کی حفاظت کیلئے عارضی سٹینڈ قائم کیا گیا تھا۔ دور دور تک گلی کے دونوں طرف دورویہ گاڑیوں، موٹر سائیکلوں کی قطار علامہ قاری کریم الدین علیہ الرحمہ کی علمی بساط کا

کھلا ثبوت تھی۔ آمدورفت مسلسل جاری تھی کہ کچھ لوگ محض حاضری لگوا لینا ہی اپنے لئے باعث سعادت سمجھ رہے تھے۔

مسجد میں ملک بھر سے آئے ہوئے علماء ومشائخ کے خطابات دلپذیر جاری وساری تھے۔ تمام نے اپنے الفاظ میں حضرت علامہ کو خراج عقیدت پیش کیا۔

**حضرت علامہ عرفان مشہدی:**

حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی علیہ الرحمہ کے بارے میں جو اکابرین اہل سنت وجماعت اہل سنت کے ذمہ دار علمائے کرام نے جو بیانات دیے ہیں۔ وہ ایسے بیانات نہیں جیسے تہنیت کے موقع پر چند رسمی الفاظ کہہ دیئے جائیں۔ کیونکہ ذمہ دار علماء ایسے بیانات نہیں دیا کرتے۔ آپ کے زہدوتقویٰ، علمی قابلیت، استقامت فی الدین کا تذکرہ ہوا۔ مجھے امید ہے اللہ رب العزت حضرت علامہ قاری کریم الدین کے بارے علماء کی ان گواہیوں کو رد نہیں فرمائے گا۔

**حضرت علامہ اشرف آصف جلالی:**

میں جب بھی حضرت علامہ مولانا قاری کریم الدین کی خدمت میں حاضر ہوا، خود آپ سے پوچھتا، اکثر آپ مجھ سے استفسار فرما دیتے اور مختلف (نازک) موضوعات کو چھیڑ دیتے۔ مگر میں جب بھی حاضر ہوا آپ کو تسبیح کرتے ہوئے پایا۔ مجھے یقین ہے کہ مسجد کے درودیوار حضرت علامہ کے بارے میں گواہی دیں گے۔ جو ان کے لئے باعث نجات ثابت ہوگا۔

**پیر محمد افضل قادری:**

قاری صاحب کے زہدوتقویٰ، علم وفضل کو سراہنے کے بعد مفصل طور پر ایصال ثواب کے موضوع پر خطاب کیا۔

**حضرت علامہ مفتی عبدالعلیم سیالوی (شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ)**

یہ بات آپ حضرات سے مخفی نہیں کہ ایک ایسے شخص کا وجود (مراد قاری صاحب) جو



باعمل ہو اللہ ان کے سبب کائنات کو برکتیں بخشتا ہے۔ ان کے سبب بارشیں عطا فرماتا ہے اور دشمنوں پر کامیابی بخشتا ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ آپ کے سامنے قاری صاحب کی زندگی کھلی کتاب کی طرح ہے۔

آئین جوانمرداں، حق گوئی بے باکی　　　اللہ کے شیروں کو نہیں آتی روباہی

اسی علاقہ کے باسی اور مکین اور انتظامیہ کے لوگ خوش قسمت ہیں جنہوں نے حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی علیہ الرحمہ سے فیض حاصل کیا دیکھا اور پایا، لوگ یہاں کے رہنے والے لفوت ہونے کے گواہ ہوتے ہیں۔ آج ہر شخص ان کی ان گنت خوبیاں اور عملی زندگی عالم تو بہت مل جائیں کہ بڑے فاضل مگر عمل کی دنیا سے کوتاہ ہوں گے۔ مگر حضرت علامہ کو اللہ نے جن خوبیوں نوازا تھا وہ یہ تھیں، عالم بھی تھے اور مکمل باعمل بھی تھے یہ بات انکا طرہ امتیاز تھی۔ وہ ایسے تھے کہ جب وہ آتے تھے تو دل انکی طرف کھنچ جاتا تھا یہی اللہ کے نیک بندوں کی بڑی علامت ہوا کرتی ہے۔ کثیر تعداد میں علماء کا تشریف لانا ان کی عظیم زندگی کی عکاسی کررہا ہے۔

**حضرت علامہ قاضی مظفر اقبال:**

فرماتے ہیں کہ آپ میں کئی خوبیاں پائی جاتی تھیں کچھ تو عمومی اوصاف ہیں کچھ خاص ہیں۔ جنکی وجہ سے ہم انکے قریب تھے یوں تو ہر علم کا پڑھنے والا عالم کہلاتا ہے مگر اصل عالم وہ ہے جس کے دل میں خشیت الٰہی ہوا ہو۔ وہ اسکا مظاہرہ کرتا رہے چاہے کوئی خوش ہو یا ناخوش۔ گویا:

میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند　　　اپنے ہیں خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش

اب ہمارے علماء نے مجبوریاں بنالی ہیں۔ اور کچھ مجبور ہوگئی ہیں۔ حضرت اتنے سیدھے سادے تھے انکو دیکھ کر کوئی آدمی یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ یہ کوئی عالم ہے مگر جب آپ گویا ہوتے تھے تو معلوم ہوتا کہ علم کا سمندر اندر ہے۔ جس کی وجہ ہم انکے قریب ہوئے۔ آج ہم (علماء) مصلحتوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔ ان کے اندر یہ بات تھی کہ ہر وقت بات کہہ دینا۔ کوئی نا

خوشی ہو یا ناراض یا راضی ہو۔ اکثر کانفرنسوں اور جلسوں میں جلوہ فرما ہوتے رہتے تھے۔ آج کل نیا رواج شروع ہو گیا ہے، سپیکر پر نماز پڑھانے کا مگر آپ استقامت کے ساتھ اڑے رہے۔ اور آخر دم تک سپیکر پر نماز نہ پڑھائی آپ فرماتے آج کل کے مولوی اعلیٰ حضرت کے سامنے بونے ہیں۔ چھوٹے قد کے ہیں۔ میں مرید ہوں شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی علیہ الرحمہ کا مگر بات ختم ہوگی تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر۔ اس لئے وہ اعلیٰ حضرت کے بعد کسی کو فوقیت نہیں دیتے تھے۔

الحمدللہ اگلے دن بعد نماز عشا اولاد امجاد حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ پیر طریقت علامہ عبداللہ جان (مرشد آباد، پشاور) کی صدارت میں دوسری نشست منعقد ہوئی۔ جس میں آپ نے زور دیا کہ حضرت علامہ قاری کریم الدین سیالوی کے حالات زندگی پر کتاب ضرور شائع ہونی چاہیے۔

مولانا قاری غلام رسول نقشبندی بانی جامعہ تعلیمات اسلامیہ نے اس خیال کو بہت سراہا۔ انجمن فلاح عاشقان رسول نے اس بھاری ذمہ داری کو اپنے سر لے لیا ہے۔

ختم چہلم کے موقع پر اشتہار شائع کیا گیا، قارئین کے ذوق نظر کے لیے صفحہ نمبر 17 پر اشتہار کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔

مناظر اسلام حضرت علامہ سید محمد عرفان مشہدی (بھکھی شریف) نے دلائل سے بھرپور خطاب کیا، خطاب کی اہمیت کے پیش نظر حضرت علامہ کی مکمل تقریر الگ سے شامل ہے:



# خصوصی خطاب

## مناظر اسلام

### حضرت علامہ سید محمد عرفان مشہدی صاحب

مہتمم جامعہ جلالیہ (بھکی شریف) منڈی بہاؤالدین

(بر موقع ختم چہلم شریف)

"اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ سلام پیش کرنے کے بعد آج کا یہ عظیم اجتماع عالم باعمل، عاشق رسول حضرت علامہ قاری کریم الدین چشتی سیالوی نظامی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں ایصال ثواب اور آپ کی یاد کیلئے انعقاد پذیر ہے۔ اس طویل نشست میں عظیم علما و مشائخ خطاب فرما چکے ہیں۔ اس سٹیج پر عظیم اکابرین علما تشریف فرما ہیں۔ اکثر کو قاری غلام رسول صاحب نے مدعو کیا، مجھے بھی اس مبارک محفل میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ قاری صاحب سے کئی مرتبہ ملاقات ہوئی۔ ان کے بارے میں جید ذمہ دار علماء نے پیاری باتیں بیان کی ہیں۔ ان کے جذبہ عشق رسول کا تذکرہ ہوا۔ ان کے اعمال صالحہ کا تذکرہ ہوا۔ ان کی استقامت فی الدین کے بارے میں بہت ذمہ دار علماء نے بیان فرمایا، اب ذمہ دار علماء کا یہ بیان کرنا۔ اللہ کی بارگاہ میں بہت بلند مرتبہ رکھتا ہے۔ اس کا ثبوت اس حدیث پاک سے ہے۔ جو بخاری میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔ کہ:

تم اللہ کی زمین پر، اللہ کے گواہ ہو، آپ نے عرض کی کہ ہماری گواہی کی کیا قدر و قیمت ہے۔ تو آپ نے فرمایا" ایسے مسلمان کے بارے میں تین علماء گواہی دے دیں کہ وہ اچھا تھا، تو وہ جنتی ہے۔" آپ نے فرمایا، کہ" اگر دو گواہی دے دیں، فرمایا: پھر بھی وہ جنتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ آپ کا دریائے رحمت جوش پر تھا۔ ورنہ

مجھے یقین ہے کہ اگر میں ایک کے بارے پوچھ لیتا تو آپ ایک گواہی پر بھی جنت کی بشارت دے دیتے۔''

آپ تمام احباب اتنی دیر سے تشریف فرما ہیں۔ میں اس چیز کی گواہی دیتا ہوں۔ کہ یہاں جو اکثر علماء کرام نے بیان کیا، وہ باعمل علماء نے مسجد میں کھڑے ہو کر بیان کیا ہے۔ اور مسجد میں کھڑے ہو کر شہادت دی ہے۔

پھر رب نے یہ کیوں فرمایا؟ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ ○ جب دینا ہی نہیں تو منگوایا کیوں؟ جب ہمارے مانگنے سے منا ہی نہیں تو دعائیں کیوں منگوائیں؟ سوال یہ ہے کہ اس عمل کا فائدہ صرف قاری صاحب کو ہی ہوگا۔ آپ کو کیا فائدہ۔ صبح سے آپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی قبرستان سے گزرے اور گیارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھ کر تمام مدفون مسلمانوں کو بخشے گا تو اللہ تعالیٰ مردوں کی تعداد کے پڑھنے کے برابر گیارہ، گیارہ کی تعداد میں ثواب دے گا۔

یاد رکھو، جس کو جو ثواب دیا گیا ہے، اسی کے مرتبہ کے برابر پڑھنے والے کو ملے گا۔ یعنی گیارہ مرتبہ کا ڈبل ثواب۔ اس کی تشریح اس طرح سمجھ میں نہ آئے تو یوں سمجھ لیں آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرو تو وہ صحابی کے چلو بھر جو کے برابر نہیں ہو سکتا۔''

جن کو ایصال ثواب کیا گیا۔ ان کے مقام سے ثواب ہمیں مل رہا ہے۔ پڑھنے والا فائدے میں رہا یا جس کے لئے پڑھ رہے ہیں۔ وہ فائدہ میں رہا، ثابت ہوا یہ سلسلہ ہی بڑا مبارک ہے۔

آج کی اس نشست میں دوسرا مسئلہ یہ بیان کرنا ہے کہ بعض لوگ جو کہ فکری طور پر گمراہ ہو گئے، کہتے ہیں کہ تم کیلا، سیب، چاول وغیرہ کی خیرات کرتے ہو، وہ قبر میں کس طرح



چلا جاتا ہے۔ وہاں پر کونسا سوراخ ہوتا ہے، جس سے یہ چیزیں وہاں پہنچ جاتی ہیں۔ اس مسئلہ پر انکے مناظر بڑی ہی واہیات باتیں کرتے ہیں۔ اور اعلیٰ حضرت کے وصایا پر بڑے اعتراض کرتے ہیں۔ میں یہ ساری باتیں اس لئے کر رہا ہوں کہ قاری صاحب علیہ الرحمہ کے ساتھ ساتھ ثواب میں آپ کو بھی فائدہ پہنچے۔

اس مسئلہ پر محدث کوٹلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہیں یہ تو یاد آجاتا ہے کہ قبر میں یہ چیزیں کیسے پہنچ جاتی ہیں؟ جب تو پانچ مہینے ماں کے پیٹ میں زندہ رہا کیونکہ پانچ ماہ بعد جسم میں روح ڈال دی جاتی ہے، جس کی وجہ سے زندگی ہے، وہاں تم پانچ ماہ کیسے سانس لیتے رہے اور کیسے غذا کھاتے رہے۔ اس اعتراض کے جواب میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ قبر کی خوراک چاول نہیں ہے کیا تم روزہ کو کسی صورت میں قبر میں ساتھ لے کر جاؤ گے؟ جواب: نہیں! بلکہ اس کا ثواب لے کر جاؤ گے۔ اسکی مثال یوں ہے جیسے اگر آپ کو کوئی پاؤنڈ بھیجے اور آپ ایک پاؤنڈ لے کر اسکی بازار میں جا کر بوتل لیں تو وہ نہیں لے گا۔ حالانکہ وہ دس روپے کا ہے، پھر اسی پاؤنڈ کو لے کر آپ کرنسی ایکسچینج کرنے والے کے پاس لے جائیں تو وہ پاؤنڈ جو کہیں نہیں چل رہا تھا، صرف منی چینجر کے پاس جانے سے اس کی دولت مل جائے گی۔ اس طرح یہ چاول، سیب، کیلا نہیں بلکہ اس کا ثواب قبر میں جائے گا، یہاں بدل چکے گا۔ جس طرح پاؤنڈ کا بدل یعنی دنیاوی خوراک کو اخروی خوراک میں بدل دیا جائے گا۔ آخری بات بیان کر کے ختم کرتا ہوں۔ لوگ انبیاء، رسل اولیاء کے بارے میں عجیب وغریب باتیں کرتے ہیں۔ ان کو جی خبر نہیں وغیرہ وغیرہ۔ انکی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ اللہ نے تو ان سے وعدہ فرمایا ہے کہ تمہاری اجازت کے بغیر موت طاری نہیں کی جائے گی۔ صحیح بخاری کا حوالہ پیش کروں گا۔ کہ جب عزرائیل علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کرنے آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے آپ کے منہ پر تین انگلیاں ماریں، تو ان کی آنکھ نکل گئی۔ وہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی ''یا اللہ! وہ تو مرنا نہیں چاہتے''۔ اللہ رب العزت

نے فرمایا ''اچھا اس کو کہو بنی اسرائیل کے ایک بیل پر ہاتھ رکھو، جتنے بال ہاتھ نیچے آئیں گے اتنی عمر عطا کر دی جائے گی''، عزرائیل علیہ السلام گئے عرض کی، فرمایا ''پھر کیا ہوگا''، جس پر اس نے کہا ''میں پھر آجاؤں گا''۔ آپ نے فرمایا ''آج ہی لے جا پھر جو آنا ہے۔ فرشتے نے کہا پہلے غصہ کیوں کیا۔ فرمایا ''مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا کہ پوچھے بغیر موت نہیں طاری کی جائے گی۔'' ہم رسول نہیں کہ ہم تمہارے پوچھے بغیر جان دے دیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔ یہ سب ادب سکھانے کیلئے تھا۔ تم بنی اسرائیل کو کس طرح کہہ سکتے ہو کہ انہیں موت پر اختیار نہیں۔ میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں۔ تم مقام مصطفیٰ ﷺ پر بات مت کیا کرو، تم اس قابل ہی نہیں کہ مقام مصطفیٰ ﷺ پر بات کرسکو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ سے اور حضور ﷺ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ سے روایت فرماتے ہیں۔ (یعنی حدیث قدسی ہے)

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میں اللہ ہوں، فعال ہوں جو چاہے کرتا ہوں مجھے کبھی کوئی تردد نہیں ہوتا۔''

میں تردد کا ترجمہ نہیں کرتا۔ یاد رکھو نجات ترجموں سے نہیں ادب و احترام سے ہوا کرتی ہے۔ فرمایا مجھے تردد نہیں ہوتا، ہاں ایک موقع پر تردد ہوتا ہے —— اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے۔ مجھے تردد ہوتا ہے —— مجھے آج معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو تردد بھی ہوتا ہے —— جب وہ اپنے دوست کی موت کا فیصلہ کرتا ہے کہ اگر اس نے یہ فیصلہ پسند نہیں کیا تو اس کو ناراض کرنا مجھے پسند نہیں ہے —— یہ ہے تردد یعنی تقدیر بھی ہو جائے، یار بھی راضی رہے۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس نے ۷۰ سال کی زندگی میں مجھے ناراض نہیں کیا آج اس کو ناراض کر دوں —— داتا گنج بخش، خواجہ غریب نواز، فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو نہ جانے کیا کیا کہتے ہو؟ تم کو کبھی شرم نہیں آئی۔ جن پر فیصلہ بات کرتے ہوئے، اللہ کو تردد ہو جائے تم کو بھی تو کچھ تردد ہونا چاہیے۔ وماعلینا الاالبلاغ!

# مدینہ لائبریری

زیرِ اہتمام

## انجمن فلاحِ عاشقانِ رسول مجاہد آباد لاہور

یہاں پر ہر شعبہ ہائے زندگی سے متعلق مفید ترین کتب جس میں قرآنیات تفاسیر احادیث سیرتِ طیبہ۔ فقہ۔ ردِ عقائدِ باطلہ۔ تاریخی و اصلاحی ناول طب انسائیکلو پیڈیا۔ اسلامیات۔ فتاویٰ جات سوانحیات حکایات رضویات کے علاوہ اخبارات اور رسائل و جرائد عوام الناس کے مطالعہ کے لئے بلا معاوضہ موجود ہیں۔

اس کے علاوہ دروس قرآن و حدیث۔ تلاوت نعت خوانی اور علمائے کرام کی تقاریر پر مشتمل کیسٹ بھی موجود ہیں۔

نوٹ: لائبریری کے قیام سے لے کر اب تک کے اخبارات اور رسائل و جرائد جلدوں کی صورت میں محفوظ ہیں۔

**اوقاتِ لائبریری روزانہ ۵ بجے شام تا ۸ بجے رات**

پتہ:۔ مدینہ لائبریری
۱۵۔ اے۔ مدینہ سٹریٹ مین بازار مجاہد آباد۔ مغل پورہ۔ لاہور